ڈاکٹر ابرار عبدالسلام

خطوط نثار احمد فاروقی بنام لطیف الزّ ماں خاں

تعارف: نثار احمد فاروقی ۲۹؍جون ۱۹۳۴ء کو امروہہ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے۔ والد تسلیم احمد فریدی (ف: جنوری ۱۹۷۸ء) زمیندار تھے۔ ابتدائی تعلیم کے لیے پرائمری سکول محلہ پیرزادہ میں داخلہ لیا۔ والد صاحب کے فاتر العقل ہونے کے بعد فاروقی کی والدہ بچوں کو لے کر میکے آگئیں۔ یہیں پر فاروقی کے نانا شاہ سلیمان احمد چشتی صابری اور ماموں حکیم شبیہہ احمد چشتی نے گھر پر فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔ میٹرک تک کی تعلیم امروہہ ہی میں حاصل کی۔ ۱۹۵۰ء میں ہندوستان میں زمینداری کا خاتمہ ہونے کی وجہ سے معاش کی فکر دامن گیر ہوئی تو مئی ۱۹۵۱ء میں دہلی آگئے اور پرائیویٹ دفتر میں ملازمت کرلی۔ دفتر سے فراغت کے بعد گھر آکر رات گئے تک امتحانات کی تیاری کرتے۔ ملازمت میں رہتے ہوئے ہائی سکول اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب ماہر اور ادیب کا امتحان دے کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے منشی اور منشی فاضل کے امتحان دیے۔ ۱۹۵۷ء میں دہلی یونیورسٹی لائبریری میں ملازمت مل گئی۔ اس ملازمت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی علمی تشنگی کو بجھایا اور سیکڑوں کتابیں پڑھ ڈالیں۔ دہلی کالج ایوننگ (اب ذاکر حسین کالج) میں داخلہ لیا اور انگریزی کے علاوہ ہندی، اردو، عربی اور تاریخ کے مضامین رکھے۔ ۱۹۶۲ء میں بی۔ اے کرلیا۔ ملازمت سے استعفیٰ دے کر دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۴ء میں ایم۔ اے عربی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اسی سال دہلی یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لیکچرر کی حیثیت سے تقرر ہوگیا۔ ۱۹۶۶ء میں دہلی کالج میں لیکچرر ہوگئے۔ ۱۹۷۷ء میں ''فن التاریخ عند المسلمین فی العصر الاول'' (عربوں کی تاریخ نویسی- ابتداء سے ۱۳۲ھ تک) کے موضوع پر پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا اور ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ ۱۹۷۷ء میں ریڈر ماڈرن عربک ہوکر پھر دہلی یونیورسٹی میں واپس آگئے۔ ۱۹۸۶ء میں پروفیسر ہوگئے۔ اس کے بعد تین تین سال تک دو بار اور ریٹائرمنٹ سے پہلے دو سال (کل آٹھ سال) صدر شعبۂ عربی رہے۔

۱۹۵۲ء میں رسالہ ''شمع'' دہلی پھر ''آئینہ'' اور ۵۸-۱۹۵۷ء میں ''پگڈنڈی'' امرتسر سے منسلک رہے۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۴ء تک ''دہلی کالج اردو میگزین'' کے ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک ڈاکٹر سید عابد حسین کے ساتھ انگریزی جرنل ''اسلام اینڈ دی ماڈرن ایج'' کے معاون ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۷۵ء میں غالب انسٹی ٹیوٹ کا مجلّہ ''غالب نامہ'' اور ۱۹۹۰ء میں ''رضا لائبریری ریسرچ جرنل'' شروع کیا۔ کئی ادبی ایوارڈ حاصل کیے۔ ہندو پاک کے کئی علمی اداروں سے وابستہ رہے۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف، تحقیق و تدوین اور ترتیب و تراجم وغیرہ کے کام جاری رکھے۔ ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے کتب خانوں کے علمی ذخائر پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کی علمی تحقیقات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ کئی کتابوں کے مقدمے لکھے، تبصرے کیے، چند خاکے بھی لکھے۔ ان کی دل چسپی کے موضوعات میں اردو ادب، ہندوستانی

فارسی ادب، عربی ادب، ہندوستانی مسلمانوں کی ثقافت، تصوف، سیرت، تقابلی مذہب، تاریخ نویسی، تذکرہ نویسی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اردو شاعری میں میر اور غالب سے خاص شغف رہا۔ ان کی علمی فتوحات درج ذیل ہیں:۔

☆ ذکر میر کا اردو ترجمہ (۱۹۵۷ء) ☆ دید و دریافت (۱۹۶۴ء) ☆ طبقات الشعراء (۱۹۶۵ء) ☆ تین تذکرے، کلیاتِ مصحفی (اول و دوم)، تذکرہ مقالات الشعرا (۱۹۶۸ء) ☆ غالب کی آپ بیتی، تلاش غالب (۱۹۶۹ء) ☆ تلاشِ میر، سیرتِ نبوی کی اولین کتابیں اور ان کے مؤلفین (ترجمہ اردو، ۱۹۷۴ء) ☆ دراسات، Early Muslim Historiography (۱۹۷۸ء) ☆ مرقومات امدادیہ (مکتوبات امداد اللہ مہاجر مکی، ترتیب جدید)، امداد المشتاق (ملفوظات مہاجر مکی)، تاریخ طبری کے ماخذ کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ (اردو ترجمہ)، تذکرہ خواجہ نظام الدین اولیا (۱۹۸۰ء) ☆ چشتی تعلیمات اور عصرِ حاضر میں ان کی معنویت (۱۹۸۱ء) ☆ مقاصد العارفین (مرتبہ ۱۹۸۴ء)، ☆ عالم بشریت کے لیے سیرت طیبہ کی اہمیت (۱۹۸۸ء، عربی زبان میں اگست ۱۹۹۱ء میں بنارس سے شائع ہوئی)، مفتاح الخزائن (مرتبہ)، نقد ملفوظات (۱۹۸۹ء) ☆ شفاء العلیل (مرتبہ ۱۹۹۰ء) ☆ تلاشِ میر، قوام العقائد (۱۹۹۴ء) ☆ انوار قرآن (۱۹۹۵ء) ☆ تلاشِ غالب (۱۹۹۶ء) ☆ تاریخ محمدی (۲۰۰۲ء) ☆ ان کے علاوہ عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں ۴۵۰ سے زائد مقالات تحریر کیے۔ یہ مقالات ہندوستان اور پاکستان کے معیاری مجلات میں شائع ہوئے۔ عربی کے مضامین عربی مجلّہ ''ثقافت الہند'' نئی دہلی سے چھپتے رہے۔ کم و بیش چار سو ریڈیائی تقریریں بھی لکھیں۔

تعارف: لطیف الزّماں خاں ۱۳، مارچ ۱۹۲۴ء کو بھیلواڑہ ریاست میواڑ میں پیدا ہوئے۔ قلمی نام لطیف عارف ہے۔ والد عبداللطیف خاں محکمۂ پولیس میں ملازم تھے۔ مکتب کی تعلیم ۱۹۳۲ء میں مولوی احمد حسن دہلوی سے حاصل کی۔ تیسری جماعت کا امتحان کنور پدا مڈل سکول جگ دیش چوک اودے پور سے پاس کیا۔ مہارانا مڈل سکول چتوڑ گڑھ میواڑ سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ مہارانا انٹر کالج اودے پور سے نہم اور میٹرک راجپوتانہ بورڈ سے پاس کیا۔ ۱۹۴۷ء میں انٹر میں تھے کہ فسادات پھوٹ پڑے۔ اس وجہ سے تعلیم ترک کرنا پڑی ۱۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو کراچی آ گئے۔ انٹر اور بی۔ اے اردو کالج، کراچی یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۵۹ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے انگریزی ادبیات میں کیا۔ پہلا تقرر بحیثیت لیکچرر، شعبہ انگریزی میں گورنمنٹ کالج، رحیم یار خان میں ہوا۔ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ کالج ملتان میں تبادلہ ہوگیا۔ ملازمت کا بیش تر عرصہ اسی کالج میں گزارا اور یہیں سے ۱۳ مارچ ۱۹۸۶ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔

تمام عمر انگریزی پڑھائی لیکن دلی لگاؤ اردو زبان و ادب سے ہے۔ اردو، علی گڑھ، رشید احمد صدیقی اور غالب ان کی زندگی کے محور ہیں۔ رشید احمد صدیقی سے عقیدت کی بنا پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، دار المصنفین اعظم گڑھ، غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی، کراچی یونیورسٹی، بیت الحکمت کراچی اور بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں رشید احمد صدیقی کے نام سے گوشے بنوائے اور ان گوشوں کے لیے ہزاروں کی تعداد میں کتابیں عطیہ دیں۔ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی شعبہ اُردو کے ایم۔ فل میں اول آنے والے طلبہ و طالبات کو طلائی تمغہ دینے کے لیے کثیر رقم جمع کروائی۔

رشید احمد صدیقی سے عقیدت اور غالب سے عشق ہے اپنی تمام عمر اسی عقیدت اور عشق کو نبھانے میں صرف کی۔ اسی عقیدت اور عشق کا حاصل ان کی درج ذیل تالیفات ہیں۔ عزیزانِ علی گڑھ بخطِ رشید احمد صدیقی، گنج ہائے گراں مایہ حصہ دوم، خطوطِ رشید احمد

صدیقی جلد اول تا جلد ہشتم، سرسید کا مغربی تعلیم کا تصور اور اُس کا نفاذ علی گڑھ میں، پیام اقبال، غالب نکتہ داں، غالب آشفتہ سر، میزانِ نثر جلد اول تا پنجم، تراجم میں نامہ ہائے فارسی غالب مرتبہ سید اکبر علی ترمذی کا ترجمہ مکتوبات غالب، مہر نیم روز عکس مخطوطہ وترجمہ، خاکوں کا مجموعہ 'ان سے ملیے' اس کے علاوہ مجروح سلطان پوری، قرۃ العین حیدر، عارف ثاقب، سردار جعفری اور دیگر حضرات کے پانچ سات خاکے بھی شائع کیے ہیں۔ تحقیقی وتنقیدی مقالات بھی مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ بیسویں صدی کے معروف وغیر معروف شعرا، ادبا، محققین، ناقدین اور دیگر شخصیات کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھے اور ان کے خطوط بھی ان کے پاس موجود ہیں۔ ان میں گیان چند جین، مالک رام، رشید حسن خاں، خواجہ احمد فاروقی، ڈاکٹر محمد حسن، شارب ردولوی، قمر رئیس، گوپی چند نارنگ، کالی داس گپتا رضا، وارث علوی، انصار اللہ نظر، امتیاز علی عرشی، خلیق احمد نظامی، مختار الدین آرزو، اسلوب احمد انصاری، رشید احمد صدیقی، سردار جعفری، قرۃ العین حیدر، شمیم حنفی، افتخار امام صدیقی، حنیف نقوی، خلیق انجم، ڈاکٹر عبدالحق، خورشید الاسلام، شاہد علی خاں، حکیم ظل الرحمٰن، معین احسن جذبی، عبدالقوی دسنوی، وزیر الحسن عابدی، ناصر بغدادی، جمیل جالبی، اسلم فرخی، غلام رسول مہر، احمد ندیم قاسمی اور محمد طفیل نمایاں نام ہیں۔

خاں صاحب کا اختصاص ان کی ذاتی لائبریری ہے جس کو بنانے میں انھوں نے اپنا خون پسینہ ایک کر دیا۔ غالب اور رشید احمد صدیقی پر جتنی کتابیں اور مضامین ان کے کتب خانے میں موجود ہیں اتنی یک جا صورت میں ہندوپاک کے کسی سرکاری یا نجی کتاب خانے میں موجود نہیں ہوں گے۔ خاں صاحب کی شخصیت اور ادبی خدمات پر ایم۔اے اور ایم۔فل کے مقالات تحریر کیے جا چکے ہیں۔ خاں صاحب کے ذاتی ذخیرے میں موجود غالب سے متعلق کتب ورسائل اور مضامین کی توضیحی فہرست ''نادر ذخیرۂ غالبیات'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ ان کے اہل قلم کو لکھے گئے خطوط کے تین مجموعے 'انشائے لطیف' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ چوتھا مجموعہ زیر اشاعت ہے۔

نثار احمد فاروقی اور لطیف الزماں خاں کے درمیان تقریباً چودہ سال خط وکتابت رہی۔ ۳۱ر جنوری ۱۹۶۸ء سے دسمبر ۱۹۸۱ء تک خط وکتابت کا یہ سلسلہ مستقل چلتا رہا۔ ۱۹۷۱ء کی پاک جنگ کی وجہ سے کچھ عرصے تک کا یہ سلسلہ منقطع رہا لیکن جیسے ہی دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کم ہوئی۔ یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔ اب اس سلسلے کی نوبت بدل چکی تھی۔ دونوں دوستوں کے درمیان سردِ جنگ شروع ہو چکی تھی اور اس کا اختتام دسمبر ۱۹۸۱ء کے خط پر ہو جاتا ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان کشیدگی کے دو سبب تھے۔ ایک مالی نوعیت کا تھا اور دوسرا 'دیوانِ غالب بخطِ غالب نسخہ امروہہ' کا تھا۔ ان دونوں اسباب نے دونوں دوستوں کے درمیان وہ خلیج پیدا کر دی جو کبھی ختم نہ ہو سکی۔

نثار احمد فاروقی کے یہ خطوط کئی حوالوں سے اہم ہیں۔ ان خطوط سے نثار احمد فاروقی کے مزاج، علمیت، تحقیقی دائرۂ کار اور نجی زندگی کے بعض پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ ان خطوط میں بہت سے معاملات زیرِ بحث آئے۔ مختلف موضوعات پر اظہارِ خیال کیا گیا۔ علمی معاملات سامنے آئے اور سب سے بڑھ کر غالب کے نام پر ہونے والی جعل سازی اپنے منطقی انجام تک پہنچی۔ یہ واقعہ معمولی نوعیت کا نہیں تھا۔ اس واقعے پر ہندوستان میں خوب لے دے ہوئی۔ نثار احمد فاروقی اور اکبر علی خاں میں رسہ کشی شروع ہوئی۔ یہ واقعہ مختلف اخبارات ورسائل کی زینت بنا۔ اس کی حمایت اور مخالفت میں کثیر تعداد میں مضامین لکھے گئے۔ مقدمے بازیاں ہوئیں۔ یہاں تک کہ یہ معاملہ ہندوستانی پارلیمنٹ میں بھی اٹھایا گیا۔

سوال یہ ہے کہ معاملہ کیا تھا؟ اور اس کی نوعیت کیا تھی؟ معاملہ یہ تھا کہ ہندوستان میں دیوانِ غالب کا ایک قلمی مسودہ سامنے آیا۔ اس مسودے کا مالک امروہہ کا ایک کتب فروش توفیق احمد چشتی تھا۔ جس سے نثار احمد فاروقی کے ذاتی مراسم تھے۔ نثار احمد فاروقی اس مسودے کو منظر عام پر لاکر شہرت اور زر و مال کمانا چاہتے تھے لیکن بدقسمتی سے اس مسودے کے حصول میں اکبر علی خاں عرشی زادہ بھی شریک ہو گئے۔ انھوں نے توفیق احمد چشتی کو کسی طرح بہلا پھسلا کر اس مخطوطے کو حاصل کر لیا اور اسے شائع کر کے شہرت اور زر و مال کمانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اس بات پر فاروقی صاحب سیخ پا ہو گئے کہ ان کے ہاتھ میں آئی ہوئی مچھلی اکبر علی خاں لے اڑے۔ چناں چہ انھوں نے اس معاملے کو اس طرح الجھا دیا کہ دیوانِ غالب کی اشاعت کافی عرصے تک تاخیر کا باعث بنی رہی۔ اکبر علی خاں، فاروقی صاحب کے اس طرزِ عمل پر سخت ناراض ہوئے۔ چھ ماہ تک فاروقی صاحب کے خلاف اردو اور انگریزی اخباروں میں فرضی ناموں سے مضامین، مراسلات اور خبریں شائع کراتے رہے۔ حکومتِ ہند کے مختلف محکموں کو ان کے خلاف درخواستیں بھجوائیں۔ تین بار پارلیمنٹ میں اس مخطوطے کے حوالے سے سوال کروائے۔ رام پور کے اخبار ''قومی جنگ'' کا تین چار صفحے کا ایک ضمیمہ ان کے خلاف لکھوایا اور انھیں اسمگلر اور پاکستان کا جاسوس لکھوایا۔ (دیکھیے: کتاب نما اگست ۱۹۹۰ء، ص ۷)

دیوان غالب کی دریافت سے اشاعت تک کا حال گیان چند جین نے اپنے مضمون 'خود نوشتہ دیوانِ غالب اور الزام جعل سازی' میں اس طرح بیان کیا ہے۔ بھوپال کے تاجر کتب قاری شفیق الحسن خاں فضلی نے حیدر شیر خاں عرف پٹھان کباڑی سے ایک قلمی جلد ڈھائی روپے میں خریدی۔ ان سے امروہے کے قدیم کتب کے تاجر حافظ توفیق احمد چشتی قادری نے ۲، اپریل ۱۹۶۹ء کو (بقول نثار صاحب ۵، اپریل) گیارہ روپیوں میں خریدی۔ اس جلد میں غالباً تین کتابیں تھیں: دیوان غالب، قصہ لیلیٰ مجنوں اور فارسی مکتوبات۔ قصہ لیلیٰ مجنوں کے آخر میں تاریخ کتابت ۱۸۲۵ء درج تھی۔ مخطوطے کو لے کر توفیق احمد دہلی روانہ ہو گئے اور ۷، اپریل ۱۹۶۹ء کے اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیا کہ میرے پاس غالب کے اپنے قلم سے لکھا ہوا نسخہ دیوان موجود ہے۔۔۔ اس کی قیمت کم از کم چھے ہزار روپے ہوگی۔ کسی نے توفیق احمد کے دعوے پر اعتبار نہ کیا کہ ان کا نسخہ بخطِ غالب ہے۔

۱۳، اپریل ۱۹۶۹ء کو اسٹیٹ آرکائیوز الہ آباد کے ایک افسر جلال الدین اپنے کسی نجی کام سے امروہہ آئے اور توفیق احمد سے مل کر اس نادر نسخے کو بھی دیکھا چوں کہ ترقیمے کی عبارت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مخطوطہ بخطِ غالب ہے اس لیے وہ مخطوطے کے اول و آخر کے دو صفحوں کے عکس لے کر ۱۴، اپریل کو مولانا عرشی سے تصدیق چاہنے کی غرض سے رام پور پہنچے۔ مولانا عرشی نے فرمایا مخطوطہ بخطِ غالب ہی معلوم ہوتا ہے مگر صحیح قدر و قیمت، زمانہ ترتیب و نقل اور تاریخی اہمیت کے بارے میں اس وقت تک کوئی رائے قائم نہیں کی جا سکتی جب تک اصل سامنے نہ ہو اور اس کا تفصیلی جائزہ نہ لیا گیا ہو'' (نسخہ عرشی زادہ، ستمبر ۱۹۶۹ء ص ۱۲)

جلال الدین نے ۱۶، اپریل کو اس نسخے کی دریافت کی خبر پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو بھیج دی جو ۱۷، اپریل کے انگریزی، اردو، ہندی اور دوسری زبانوں کے اخباروں میں چھپی اور اسی دن ریڈیو سے نشر ہوئی۔ نثار احمد فاروقی امروہے کے توفیق احمد کے ہم وطن ہیں۔ نثار صاحب کے بقول انھوں نے ۱۶، اپریل کو توفیق احمد کو خط لکھا کہ وہ نسخہ لے کر دہلی آجائیں یا انھیں امروہہ بلا لیں۔ ۱۷، اپریل کو توفیق دہلی پہنچے اور نثار صاحب کو مخطوطہ دکھایا۔ انھوں نے فوراً پہچان لیا کی یہ غالب ہی کے قلم

سے ہے۔توفیق احمد نے انھیں اس نسخے سے استفادے کی اجازت دی۔نثار صاحب نے نسخے کے بخطِ غالب ہونے کی تصدیق نامہ ہماری زبان (علی گڑھ) بابت ۲۳، اپریل کے ''الجمیعۃ'' میں دیا۔اکبر علی خاں اپنے ایڈیشن کے ابتدایئے میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ مالکِ مخطوطہ خود اسے عرشی صاحب کے ملاحظے کے لیے رام پور لانے کی اطلاع دے چکے تھے مگر کسی مجبوری کی بنا پر نہ جا سکے۔یکم مئی کو پروفیسر آل احمد سرور کے حسبِ حکم وارشاد عرشی زادہ امروہے گئے اور مخطوطے کو اپنے ساتھ رام پور لے آئے۔یہاں دس بارہ روز میں اس کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے میں حاصل شدہ معلومات مولانا عرشی کے حضور میں ملاحظے کے لیے پیش کیں چوں کہ مالکِ مخطوطہ کی درخواست تھی کہ مولانا عرشی نسخے کے بارے میں اظہار خیال کریں اس لیے ان معلومات کے پیشِ نظر مولانا نے ایک مضمون بھی سپردِ قلم فرمایا۔

مجھے یہ معلوم نہیں کہ توفیق احمد کا نثار احمد فاروقی اور اکبر علی خاں سے کوئی معاہدہ ہوا یا نہیں۔آخر الذکر دونوں حضرات نے توفیق کی اجازت کے بغیر یہ نسخہ چھاپ دیا۔میرا خیال ہے کہ نثار احمد فاروقی نے اس کی کئی فوٹو کاپیاں بنوالیں۔اس زمانے میں غالباً زیراکس مشین نہیں آئی تھی،کیمرے سے فوٹو بنوانا کافی مہنگا پڑتا ہوگا۔جولائی ۱۹۶۹ء میں میں دہلی میں نثار صاحب سے ملا۔انھوں نے ازراہِ لطفِ خاص اس کبریت احمر کی ایک کاپی مجھے لاگت کی رقم خطیر کے عوض عنایت کی،اس شرط کے ساتھ کہ جب تک یہ نسخہ شائع نہ ہو جائے میں اس کے بارے میں کچھ بھی کہیں شائع نہ کروں۔اشاعت سے پہلے چوں کہ میں کچھ لکھ تو سکتا نہ تھا اس لیے اطمینان سے نسخے کا ایک ایک لفظ پڑھا اور اس کا نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ عرشی سے مقابلہ کیا۔

عرشی زادہ صاحب نے دسمبر ۱۹۶۹ء کے وسط میں 'دیوانِ غالب بخط غالب،نسخۂ عرشی زادہ' کے نام سے شائع کر دیا۔پروفیسر سُرُور ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو یا اس کے ایک آدھ دن ادھر ادھر اس کی ایک کاپی لے کر امریکہ پہنچے۔نثار صاحب کا مرتبہ نسخہ' نقوش لاہور میں 'بیاضِ غالب بخطِ غالب' کے نام سے شائع ہوا۔ان کے طویل عالمانہ مقدمے کے آخر میں اپریل ۱۹۶۹ء درج ہے۔نقوش کے شمارے پر اکتوبر ۱۹۶۹ء کا مہینہ لکھا ہے۔مجھے مدیر نقوش طفیل صاحب نے جو کاپی اپنے دستخط سے بھیجی ہے اس پر ۲۶ فروری ۱۹۷۰ء کی تاریخ درج ہے۔میرا خیال ہے کہ نثار صاحب کا اتنا گہرے مطالعے والا مقدمہ اپریل میں مکمل نہیں ہو سکتا، کافی عرصے کے بعد ہوا ہوگا۔طفیل صاحب نے بھی شمارے کی طباعت کے ساتھ مجھے جلد از جلد عنایت کیا ہوگا،اس لیے اس کی طباعت فروری ۱۹۷۰ء یا جلد از جلد جنوری ۷۰ء میں ہوئی ہوگی۔

نسخۂ عرشی زادہ کی اشاعت کی خبر ملنے پر میں نے ''ہماری زبان'' بابت ۸ نومبر ۱۹۶۹ء میں اپنا مضمون 'غالب کا خودنوشت دیوان' چھپوا دیا۔اس طرح اس نسخے کی طباعت سے قبل اس کا مفصل مطالعہ کرنے والوں میں مولانا عرشی،اکبر علی خاں عرشی زادہ اور نثار احمد فاروقی کے بعد میں چوتھا آدمی ہوں۔دونوں ایڈیشنوں کی اشاعت کے بعد میں نے اپنے پاس والی فوٹو کاپی جموں یونیورسٹی لائبریری کو اسی قیمت پر دے دی جو میں نے ادا کی تھی۔مجھے علم نہیں کہ بھوپال کے شفیق الحسن نے توفیق احمد پر مقدمہ دائر کر دیا جس کے نتیجے میں تا حکم ثانی نسخے کی اشاعت اور فروخت پر امتناع کر دیا گیا۔آخر کار مقدمے میں شفیق اور توفیق کے بیچ نسخے کی پانسو روپے قیمت پر تصفیہ ہوا۔توفیق نے یہ قیمت ادا کر دی۔اس کے بعد توفیق احمد نے مولانا عرشی کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک پوسٹر نکالا جس میں ایک الزام یہ تھا کہ ان کے گھر سے نسخہ واپس نہیں مل رہا ہے۔آخر کار نسخہ غائب ہو گیا۔عدالت کے حکم کی وجہ سے نسخۂ عرشی زادہ بھی بازار سے اٹھ گیا۔''نقوش'' چوں کہ ملک غیر میں تھا اس لیے دستیاب ہوتا رہا۔

اس کے کچھ عرصے بعد میں نے اکبر علی خاں عرشی زادہ کو لکھا کہ جموں یونیورسٹی کے لیے کہیں سے نسخہ عرشی زادہ کی ایک کاپی دلوا دیجیے۔ انھوں نے عدالتی حکم کو نظر میں رکھ کر جواب دیا کہ میرے پاس تو ہے نہیں، میں کہیں سے تلاش کروں گا۔ اس کے بعد غالباً دلی کے کسی ماخذ سے یونیورسٹی کو ایک جلد ۳۰۰ روپیوں میں دلا دی۔ اس پر انھوں نے دستی تحریر میں مجھے خطاب کر کے مصرع لکھا ۔

خدا کے واسطے داد اس جنونِ شوق کی دینا

اور واقعی اس تدوین کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ اس نسخے میں مرتب نے مقدمے اور حواشی میں بھی دستی تحریر میں اضافے کیے ہیں۔ کاش اس وقت میں اپنے لیے بھی ایک جلد خرید لیتا، آخر اتنی ہی رقم میں مَیں نے کچھ سال پہلے اس کی فوٹو کاپی حاصل کی تھی۔

چونکہ جلال الدین نے نسخے کی دریافت کا دعویٰ کیا تھا، اس لیے نثار احمد فاروقی نے ان کے خلاف ایک سخت مراسلہ شائع کیا۔ اسی طرح اکبر علی خاں عرشی زادہ کے خلاف ''ہماری زبان'' میں ایک سخت مضمون ع ''چور جاتے رہے کہ اندھیاری''، کے عنوان سے لکھا۔ اس میں یہ معرکے کا شعر بھی جڑ دیا تھا ۔

ہمیں پہ حضرت واعظ کی برقِ وعظ گرتی ہے
بپھرتے ہیں فقط فرہاد پر، خسرو سے ڈرتے ہیں

۔۔۔ ہے۔ یہ سب میں یادداشت کے بل پر لکھ رہا ہوں۔ میں اس نسخے کے لیے اصرار نہیں کر سکتا کہ یہ غالب ہی کے قلم سے ہے۔ میں غالب کے خط کا عارف نہیں۔ (کتاب نما، اکتوبر ۹۸ء، ص ۱۷۔۱۹)

لطیف الزماں خاں نے دیوانِ غالب کے اس نسخے کے حوالے سے گیان چند جین سے مختلف صورت حال تحریر کی ہے۔ لطیف الزماں خاں، نثار احمد فاروقی کے بہت قریب رہے اور اس دیوان کے حوالے سے نثار احمد فاروقی کی ان سے خط کتابت بھی رہی اور بہت سے معاملات کے وہ چشم دید گواہ بھی ہیں اس لیے ان کا بیان خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے خیال میں یہ مخطوطہ جعلی ہے اور یہ سب کچھ ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کے تخلیقی ذہن کی کرشمہ سازی ہے۔ ان کا بیان درج ذیل ہے۔ ''۱۹۶۹ء میں جو مخطوطہ بھوپال میں نمودار ہوا وہ کئی نام سے لکھا جاتا ہے۔ 'دیوانِ غالب نسخہ امروہہ'، 'بیاضِ غالب بخطِ غالب'، 'نسخہ عرشی زادہ'، 'نسخہ بھوپال ثانی'۔ غالب کے نام پر جعل سازی کا یہ شاہ کار دراصل ڈاکٹر نثار احمد فاروقی صاحب صدر شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی کا کارنامہ ہے۔

جوش صاحب کے سلسلے میں بین الاقوامی سیمینار دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ پاکستان کی نمائندگی محترم ڈاکٹر محمد علی صدیقی صاحب اور میں نے کی تھی۔ ایک دن سہ پہر میں ہم دونوں، محترم زبیر رضوی صاحب (ایڈیٹر 'ذہنِ جدید''، دہلی) سے ملنے ان کے فلیٹ پر گئے۔ ڈاکٹر شمیم حنفی صاحب پہلے سے وہاں موجود تھے۔ دورانِ گفتگو رضوی صاحب نے فرمایا'' کہنے کو تو امروہہ چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن وہاں بڑے باکمال لوگ پائے جاتے ہیں۔ آپ کو ڈیڑھ سو سال پرانا کاغذ درکار ہے، مل جائے گا، اتنا ہی قدیم خط (HAND WRITING) لکھنے والا چاہیے مل جائے گا'' میں نے عرض کی اگر ایسا نہ ہوتا تو دیوانِ غالب نسخہ امروہہ کیسے وجود میں آتا۔

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی صاحب۔۔۔ نے دیوانِ غالب نسخہء امروہہ اپنے قلم سے ایک رجسٹر میں لکھا اور پھر کاتب سے اس کا مخطوطہ تیار کرایا۔ جب مخطوطہ لکھا جا چکا تو اس میں دو پرانی کتابوں کو سلوایا گیا اور پھر فروری ۱۹۶۹ء علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے لائبریرین کو دکھایا گیا مگر بشیر الدین صاحب لائبریرین نے اسے جعلی قرار دیا اور یونیورسٹی نے اسے نہ خریدا۔

۷/اپریل ۱۹۶۹ء ''الجمعیۃ'' دہلی میں توفیق احمد تاجر کتب نے اشتہار شائع کرایا اور مخطوطے کی قیمت چھ ہزار روپے طلب کی۔ ۷/اپریل کو نثار احمد فاروقی۔۔۔ کے ہاتھ مخطوطہ آیا۔ انھوں نے اس کے کئی فوٹو گراف بنوالیے۔ اسی زمانے میں فاروقی صاحب کی کتاب ''تلاشِ غالب'' لاہور سے مَیں چھپوا رہا تھا۔ اپریل کے آخری ہفتے میں فاروقی صاحب کا لکھا ہو وہ دیباچہ ملا جو پہلے ''تلاشِ غالب'' میں چھپا اور بعد میں ''نقوش'' لاہور میں ''بیاضِ غالب بخطِ غالب'' کے ساتھ شائع ہوا۔ ''تلاشِ غالب'' مئی ۱۹۶۹ء میں لاہور اور دلی سے بیک وقت شائع ہوئی۔

ڈاکٹر گیان چند جین صاحب کا مضمون ''خود نوشتہ دیوانِ غالب اور الزامِ جعل سازی''، ''کتاب نما'' دہلی میں اکتوبر ۱۹۹۸ء کو شائع ہوا۔ وہ لکھتے ہیں ''میرا خیال ہے کہ نثار صاحب کا اتنے گہرے مطالعہ والا مقدمہ اپریل میں مکمل نہیں ہو سکتا۔ کافی عرصہ کے بعد ہوا ہوگا'' دراصل یہ مقدمہ کافی عرصہ قبل لکھا جا چکا ہوگا۔ اگر پہلے سے نہ لکھا گیا ہوتا تو اپریل ۱۹۶۹ء کے آخری ہفتے میں فاروقی صاحب مجھے کیسے بھیج دیتے؟

ہندوستان پارلیمنٹ میں اکبر علی خاں کے کہنے پر کسی رکنِ پارلیمنٹ نے یہ سوال اٹھایا کہ مخطوطہ دیوانِ غالب پاکستان کیسے پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ مخطوطہ کبھی پاکستان آیا ہی نہیں۔ اسے تو خود اکبر علی خاں نے غائب کیا۔ جب حکومتِ ہندوستان نے تحقیقاتی افسر مقرر کیا تو نثار احمد فاروقی صاحب نے اولین فرصت میں اسے اپنے چچا (پرانی انارکلی لاہور میں رہتے تھے) کے پاس بھیجا۔ انھوں نے مرحوم محمد طفیل مدیر ''نقوش'' کو دیا۔ طفیل صاحب نے مجھے مرحمت فرمایا۔ یہ آج بھی میرے ذخیرہَ غالبیات میں موجود ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین صاحب مذکورہ مضمون میں کہتے ہیں ''میں اس نسخے کے لیے اصرار نہیں کر سکتا کہ یہ غالب ہی کے قلم سے ہے، میں غالب کے خط کا عارف نہیں'' ایک جانب تو جین صاحب اسے ''خود نوشتہ دیوانِ غالب'' کہہ رہے ہیں اور دوسری جانب فرماتے ہیں ''میں غالب کے خط کا عارف نہیں'' اسے کہتے ہیں رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔ (''طلوعِ افکار''، کراچی ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۴۳۔۴۲)

پاکستان میں نثار احمد فاروقی کے جاننے والے تو بہت تھے لیکن دو افراد ایسے تھے جن پر وہ اعتماد بھی کرتے تھے اور جنھیں وہ اپنا ہمدرد اور بہی خواہ بھی سمجھتے تھے۔ ان میں ایک محمد طفیل ''نقوش'' اور دوسرے لطیف الزماں خاں تھے۔ محمد طفیل سے بعض معاملات پر نثار احمد فاروقی مطمئن نہ تھے۔ اس لیے وہ اپنی کتابوں کی اشاعت اور دوسرے معاملات کے حوالے سے لطیف الزماں خاں کو تکلیف دیتے تھے اور خاں صاحب بھی ان کے معاملات کو حل کرنے میں بہ دل و جان پیش پیش رہتے تھے۔ خاں صاحب کی اسی دوست نوازی کو دیکھتے ہوئے انھوں نے اپنی کتاب ''تلاشِ غالب'' کا انتساب خاں صاحب کے نام معنون کیا۔ چنانچہ جب ''دیوانِ غالب بخطِ غالب'' کی پاکستان میں اشاعت کا معاملہ درپیش ہوا تو انھوں نے صرف اور صرف خاں صاحب ہی کو اپنا ہم راز بنایا اور انھی کے ذریعے وہ دیوانِ غالب کی اشاعت راز داری میں کردار رہے تھے۔ اس حوالے سے وہ ہر دوسرے

چوتھے روز خط لکھ کر خاں صاحب کو ہدایات دیتے اور معاملات سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ یہ خطوط انھی معاملات اور رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

ان خطوط سے ''دیوانِ غالب نسخۂ امروہہ'' جسے نسخۂ بھوپال بھی کہا گیا، کے حوالے سے بعض وہ معاملات بھی سامنے آتے ہیں جو اردو ادب کے قارئین کے علم میں نہیں۔ ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ''دیوانِ غالب بخطِ غالب'' کی اشاعت کے لیے کتنے بے تاب تھے اور کس راز داری سے وہ اس کی اشاعت کر وا رہے تھے۔ ان کے خطوط کے چند اقتباسات دیکھیے:

۱۔ ''دیوانِ غالب نسخۂ امروہہ'' کے سلسلے میں سب سے پہلے تو آپ کو یہ لکھ دوں کہ اس سلسلے کی جملہ خط و کتابت top secret ہے آپ کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کریں گے نہ کسی کو خط میں لکھیں گے کہ میں اسے شائع کر رہا ہوں اور یہ پاکستان میں آپ کی وساطت سے چھپ رہا ہے۔ (۱۶ر مئی ۱۹۶۹ء)

۲۔ اب آپ کو خواہ خط لکھنا پڑے یا لاہور جانا پڑے ولید میر صاحب کو انتہائی سخت تاکید کر دیں کہ کتاب کی اشاعت سے قبل یہ صفحات کے عکس کسی کو نہ دکھائیں نہ کسی سے ان کا تذکرہ کریں اور آپ سے بھی ایسی ہی درخواست کر رہا ہوں۔ اگر کتاب چھپنے سے پہلے کسی کو اس کا علم ہو گیا تو مجھے نقصان ہوگا۔ تفصیل بعد میں بتاؤں گا۔ (۸ر مئی ۱۹۶۹ء)

۳۔ اب طفیل صاحب وغیرہ سے میں خود نمٹ لوں گا آپ تو اس سلسلے میں مکمل راز داری رکھیے اور ان لوگوں پر کیا کسی پر بھی یہ ظاہر نہ کیجیے کہ آپ کی وساطت سے یہ چھپ رہا ہے۔ (۲۹ر مئی ۱۹۶۹ء)

۴۔ اب سب سے زیادہ اہم بات ''دیوانِ غالب بخطِ غالب'' کی اشاعت ہے۔ اس سلسلے میں آپ کو بہت اہم رول ادا کرنا ہے۔ سب سے پہلے اور بار بار تاکید سے یہ عرض کر دوں کہ آپ اسے سختی سے صیغۂ راز میں رکھیں (۲۰ر مئی ۱۹۶۹ء)

۵۔ آپ کو ایک بات معلوم رہے کہ اصل نسخہ میری ملکیت نہیں ہے اور میرے اندر اسے خریدنے کی استطاعت بھی نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے کہ کہیں فروخت ہوگا اور چھپنے سے پہلے فروخت ہوگا۔ مالکِ نسخہ نے میرے ہم وطن ہونے کی رعایت سے مجھے یہ اجازت دی ہے کہ نسخہ فروخت ہو جانے کے بعد میں اسے چھپواؤں۔ میں اس سلسلے میں راز داری اور عجلت دونوں باتیں چاہتا ہوں۔ راز داری اس لیے کہ اگر یہ نسخہ دوسرے ہاتھوں میں گیا (اور جا رہا ہے) تو وہ لوگ بھی اسے پہلے چھاپ سکتے ہیں۔ اس لیے اس نسخے کی اشاعت میں کام یابی اسی وقت ممکن ہے جب آپ کے اور ناشر کے سوا کسی کو یہ علم نہ ہو کہ آپ اسے چھپوا رہے ہیں۔ (۲۳ر مئی ۱۹۶۹ء)

نثار احمد فاروقی دیوانِ غالب کی اشاعت کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتے تھے اور اس حوالے سے کسی اور کے سبقت لے جانے کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ جب انھیں اکبر علی خاں کے بیچ میں پڑنے کی خبر ملی تو خوب پیچ و تاب کھائے ہوئے اور انھیں پیچھے ہٹانے کی ہر ممکن تدبیر کرنے لگے۔ حتیٰ کہ مقدمے بازی سے بھی گریز نہیں کیا۔ کبھی علی الاعلان تو کبھی ٹٹی کی اوٹ سے۔ اس حوالے سے خطوط کے چند اقتباسات دیکھیے:

۱۔ یہاں اخباروں میں مقدمے سے متعلق خبریں چھپنا شروع ہوگئی ہیں ایک اخبار کا تراشہ میں نے طفیل صاحب کو بھیجا ہے اور تفصیلی خط بھی لکھا ہے۔ طفیل صاحب کو یہ لکھا تھا کہ اسی خط کو لطیف صاحب کے پاس بھیج دیجیے۔ انہوں نے شاید بھیجا ہو اگر نہ بھیجا ہو تو آپ لاہور جا کر دیکھ لیں ان سے کہیے گا کہ شفیق صاحب کے ہمراہ جو خط نثار نے بھیجا تھا وہ دکھا دیں۔ دوسری بات نہایت راز داری میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور آپ ایمان داری سے وعدہ کریں کہ کسی کو ہرگز نہیں بتائیں گے (میں کبھی کسی شخص پر اتنا اعتماد نہیں کرتا جتنا آپ پر کرنے لگا ہوں) وہ یہ کہ بھوپال کے شفیق الحسن سے توفیق اور اکبر علی خاں پر میں نے ایک بھوپالی دوست کو بیچ میں ڈال کر مقدمہ دائر کرا دیا ہے تا کہ نسخۂ عرشی زادہ کی سرکولیشن ہمارا دیوان چھپنے تک رکی رہے۔ میں ابھی تک کہیں picture میں نہیں ہوں لیکن ایک صاحب کی معرفت یہاں سے finance کر رہا ہوں۔ آئندہ مجھے اس مقدمے کے سلسلے میں پانچ سو روپوں کی ضرورت ہوگی وہ آپ طفیل صاحب سے کہہ کر مجھے بھجوا دیں تو میں ان لوگوں کو اچھی طرح سبق سکھا دوں گا۔ اس وقت میرا ہاتھ بہت تنگ ہے۔ آپ کی امانت کے روپے میرے پاس محفوظ ہیں مگر کسی وجہ سے انہیں خرچ نہیں کر سکتا...... اگر طفیل صاحب یہاں کسی ذریعے سے پانچ سو روپے بھجوا دیں تو مجھے سال بھر تک مقدمے کی کاروائی چلانے کے لیے اطمینان ہو جائے گا اس لئے کہ بھوپال والا شفیق الحسن بہت مفلس آدمی ہے۔ وہ دس پانچ روپوں کے لئے بھی محتاج رہتا ہے اور مقدمہ لڑانے کے لئے بہت روپیہ درکار ہے۔ (۶ر نومبر ۱۹۶۹ء)

۲۔ میں نے توفیق احمد مالک نسخۂ امروہہ سے ایک خط طفیل صاحب کو اس مضمون کا لکھوا دیا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حکیم نبی احمد خاں صاحب اور دوسرے حضرات کو درمیان میں ڈال کر اکبر علی خاں آپ سے کچھ معاملہ کر رہے ہیں۔ کتاب کا اصلی مالک تا دم تحریر میں ہوں، میری مرضی کے بغیر کسی سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ وقتی طور پر یہ تحریر اس pressure کو ختم کر دے گی جو حکیم صاحب وغیرہ طفیل صاحب پر ڈال رہے ہیں۔ مگر ان سے کہیے کہ توفیق کی تحریر صرف انھیں دکھا دیں ان کے حوالے نہ کریں۔ میں نے ذرا long term plan بنا رکھا ہے۔ اس میں زیادہ پائیداری ہوگی یہ وقتی کارروائی ہے۔ (۳۰ر جنوری ۱۹۷۰ء)

۳۔ ایک نیا مقدمہ توفیق اور اکبر علی خاں کے درمیان چلنے والا ہے جس سے یہ معاہدہ منسوخ ہوگا ان لوگوں کو میں توفیق سے خط لکھوا دوں گا کہ اکبر علی خاں سے اس کا معاہدہ منسوخ ہو رہا ہے اگر انھوں نے اسے شائع کیا تو یہ بھی ناجائز ہی اشاعت ہوگی۔ لیکن یہ سب باتیں آپ لکھ کر نہ بھیجیں زبانی کسی اور ذریعے سے کہلوائیں جس میں آپ کا نام ظاہر نہ ہو۔ (۳ر فروری ۱۹۷۰ء)

۴۔ ان لوگوں کو میں توفیق سے خط لکھوا دوں گا کہ اکبر علی خاں سے اس کا معاہدہ منسوخ ہو رہا ہے ۔(۳ر فروری ۱۹۷۰ء)

۵۔ قصائی (اکبر علی خاں) مقدمے میں بری طرح الجھ گیا ہے اب میری خوشامد میں لگا ہوا ہے۔ اسے اس چکر سے میں ہی نکال سکتا ہوں۔ (۳۰ر جنوری ۱۹۷۰ء)

ان خطوط کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب لطیف الزماں خاں نے نثار احمد فاروقی کو لکھا کہ وہ آپ کے خطوط شائع کرانے لگے ہیں تو فاروقی صاحب خوف زدہ ہو گئے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ ان خطوط کے چھپنے سے ان کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہے گی اور ان کی ساری جعل سازی کھل جائے گی وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ۶ رنومبر ۱۹۶۹ء کے خط میں لکھا ''میری یہ تحریر آج کل ہی نہیں دس برس کے بعد بھی کسی کے ہاتھ نہیں لگنی چاہیے''۔ کیوں کہ وہ یہ جانتے تھے کہ اگر یہ خطوط منظر عام پر آگئے تو وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے:۔

۱۔ ''براہ کرم آپ اس بارے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ اگر آپ نے میری مرضی کے برخلاف ان خطوط کو چھپوایا تو مجھے یقیناً آپ سے شکایت ہوگی اس لئے کہ مجھے یہ امید نہیں ہے کہ آپ ان کے سیاق وسباق کو پوری طرح روشن کر دیں گے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ میں خطوط کی اشاعت کی بات سن کر بہت سراسیمہ ہوا ہوں اور آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ انہیں میری مرضی کے خلاف شائع نہ کریں گے۔'' (۱۰ رمارچ ۱۹۸۰ء)

۲۔ ''مجھے خطوط کے سلسلے میں آپ یہ اطمینان دلا یئے کہ انھیں آپ مجھے دکھائے بغیر شائع نہیں کریں گے اگر اس کے بعد بھی آپ نے انھیں شائع کیا تو مجھے بہت رنج ہوگا۔'' (۱۰ رمارچ ۱۹۸۰ء)

لطیف صاحب، فاروقی صاحب کے خطوط کیوں چھپوانا چاہتے تھے؟ اور انھوں نے فاروقی صاحب سے کیا ہوا وعدہ کہ وہ ان کے خطوں اور رازوں کو کبھی منظر عام پر نہیں لائیں گے، کیوں توڑنا چاہا؟ اس کے پس منظر میں بھی ایک حقیقت چھپی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ خاں صاحب ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان آگئے تھے اور پھر اپنی والدہ صاحبہ کو بھی پاکستان لے آئے تھے لیکن ان کے والد صاحب نے ہندوستان چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ ۱۹۶۷ء میں ان کا انتقال ہوا تو ان کی جمع پونجی ۲ ہزار روپے تھے۔ خاں صاحب نے والدہ سے مشورے کے بعد وہ دو ہزار روپے خالہ کے لیے وقف کر دیے تھے کیوں کہ ان کی خالہ نے ان کے والد کی بہت خدمت کی تھی اس لیے خاں صاحب نے وہ دو ہزار روپے نثار احمد فاروقی کو یہ کہہ کر دے دیے کہ وہ ہر ماہ چند روپے انھیں منی آرڈر سے بھجوا دیا کریں۔ وہ مستحق بھی تھیں۔ خاں صاحب نے خالہ کو وہ رقم اس لیے نہ دی کہ جب رشتہ داروں کو پتا چلے گا تو وہ ان سے پیسے اینٹھ لیں گے اور خالہ بھولپن اور سادگی میں ان پیسوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔ فاروقی صاحب نے ان کی خالہ کو دو چار مرتبہ پیسے بھجوائے تھے کہ ۱۹۷۱ء میں پاک بھارت جنگ ہوئی اور دونوں ملکوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ فاروقی صاحب نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اب حالات سدھر نہیں سکیں گے اور خاں صاحب کو حقیقت بھی معلوم نہیں ہوگی کیوں کہ خط وکتابت کا سلسلہ بند ہو چکا تھا، رقم دبا لی لیکن چند سال بعد جب حالات معمول پر آئے اور خط وکتابت کا سلسلہ شروع ہوا تو خاں صاحب کو حقیقت کا علم ہوا۔ انھیں فاروقی صاحب کے اس رویے پر بے حد صدمہ ہوا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ اب وہ فاروقی صاحب کا اصل مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے لائیں گے۔ چناں چہ انھوں نے کالی داس گپتا رضا کو ایک طویل خط لکھا جس میں نثار احمد فاروقی صاحب کا سارا کچا چٹھا کھول دیا۔ کالی داس گپتا رضا نے وہ خط 'شانِ ہند' دہلی میں شائع کروا دیا۔ جس کے بعد دونوں کی دوستی میں ایسی دراڑ پڑی جو کبھی ختم نہ ہو سکی۔ ۱۴ ردسمبر ۱۹۸۰ء کا خط اسی پس منظر میں لکھا گیا ہے۔

(۱)

۳۱ر جنوری ۱۹۶۸ء

۲۰۰۲ قاسم جان سٹریٹ دہلی-٦

مکرم بندہ تسلیمات!

۱۰ر جنوری کا نوازش نامہ ملا۔ یادفرمانے کا بہت بہت شکریہ۔ میری خوش بختی ہے کہ ''دید و دریافت'' کا نسخہ آپ جیسے صاحب ذوق، اہل علم اور قدر دانِ کمال کے ہاتھوں میں پہنچا اور آپ نے اسے ملاحظہ فرما کر مجھے یاد کیا۔

ڈاکٹر سید عبداللہ کے بارے میں جو کچھ میں نے لکھا ہے، اس میں یہ بات واضح نہیں ہے کہ میں لازماً اُن کی رائے سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے خیالات سے مجھے ایک فی صدی اتفاق بھی نہیں ہوتا، مگر میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ آپ نے جو کتاب 'اردو ادب ۱۸۵۷ء سے ۱۹۶۶ء' تک ارسال فرمانے کا وعدہ کیا ہے اس کے لئے پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ اسے میرے گھر کے پتے پر یا کالج کے پتے پر ارسال فرمائیں۔ کتاب ملنے پر اسے پڑھ کر اپنی رائے ضرور لکھوں گا۔ 'دید و دریافت' میں آپ کو جو غلطیاں ملیں، یا اختلاف رائے ہو، اُسے آپ خواہ ذاتی خط ہیں، خواہ مضمون کی شکل میں، ضرور لکھیے۔ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو محض تعریف کے خواہاں ہوں اور تنقید سے گھبراتے ہیں۔ میں تو تنقیص کا بھی خیر مقدم کرتا ہوں اور اعتراض (خواہ وہ بدنیتی سے کیا جائے) پر غور کرنے کا عادی ہوں۔ اس لئے آپ یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ آپ کی رائے مجھے کسی طرح ناگوار گزرے گی اور گھر کا پتا اوپر چھپا ہوا ہے۔ والسلام

خیر طلب

نثار احمد فاروقی

(۲)

۱۴ر مارچ ۱۹۶۸ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی،٦

خاں صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے مخلصاں، سلامت باشند۔ ۲۵ر فروری کا نوازش نامہ، اور کتاب موجودہ رجسٹری سے پہنچی۔ دونوں کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کی ہر تحریر سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں۔ میں ہر اس شخص کا معترف ہوسکتا ہوں جس کے پاس کہنے کے لئے کوئی بات ہے۔ خواہ وہ میری رائے سے کتنی ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ میں نے 'دید و دریافت' کے اسی دیباچے میں کلیم الدین احمد کا نام بھی لکھا ہے۔ حالانکہ ان کی ہر رائے سے (بلکہ زیادہ تر آرا سے) مجھے قطعاً اتفاق نہیں ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی بات پورے اعتماد سے کہتے ہیں اور انفرادیت سے کہتے ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے اپنی تحریروں میں کوئی دعویٰ نہیں کیا، لیکن وہ صاف اور سہل انداز میں لکھتے ہیں اور مشرقی علوم پر، خصوصاً فارسی ادب پر اچھی نظر رکھتے ہیں، ان کی تحریروں سے اردو ادب کا اوسط درجے کا قاری اور کالجوں کے طالب علم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میں ان کی تین کتابوں سے متاثر ہوا ہوں۔ ایک 'بحث و نظر' دوسرے 'نقد میر' اور تیسرے 'ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ'۔ یقیناً انہوں نے بعض تحریریں بہت سطحی بھی لکھی ہیں، جو اگر وہ نہ لکھتے تو اچھا تھا، لیکن اس کا سبب یہ ہے کہ پاکستان میں اچھے نقاد، محقق اور اسکالر اتنی رفتار سے پیدا نہیں ہو رہے ہیں جتنا ان کی ضرورت بڑھتی جارہی ہے۔ لامحالہ یونیورسٹیاں اور اشاعتی ادارے چند

اشخاص کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عام ضرورت کی چیزیں بھی لکھیں۔اگر پاکستان میں اچھے نقادوں کی ایک پوری نسل تیار ہوجائے (اور ضرور ہوگی) تو پھر ایسی سطحی تحریروں کا احتساب بھی سختی سے کیا جائے گا۔آپ نے 'اردو ادب' نامی کتاب جو ازراہِ کرم ارسال فرمائی ہے، بہت سطحی اور سرسری ہے۔اتنا ہی سرسری میں نے اسے پڑھا بھی ہے اور بظاہر آپ کی رائے سے اتفاق نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاسکا ہوں۔آپ جیسے باعلم اور باذوق نوجوان حضرات سے توقع کی جاتی ہے کہ شخصیت کے بت توڑکر نئی روایتوں کی طرح افگنی کریں گے۔محض تنقید یا تنقیص سے تو کام نہیں چلے گا!

خاکہ نگاری پر میرے مضمون مشمولہ 'دید و دریافت' کو آپ نے پسند فرمایا اس سے میری حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔میں نے یہ مضمون ۱۹۵۷ء میں لکھا تھا۔اس وقت بعض کتابیں مجھے نہیں مل سکی تھیں اور بعض اس کے بعد اس گیارہ سال کے عرصے میں چھپی ہیں۔اتنی تعداد میں چھپی ہیں کہ اتنا ہی مفصل ایک مضمون اور لکھا جاسکتا ہے۔ارادہ یہی ہے کہ اگر وقت ملا تو اسے مکمل کر کے کتابی صورت میں علیحدہ چھپواؤں گا۔'نگار' میں شائع ہونے والے جس مضمون کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ میری نظر سے نہیں گزرا۔اس کا کچھ اتا پتا لکھئے۔آپ نے کتاب کے انتساب پر بھی تردد کیا ہے۔میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ محمد طفیل صاحب سے میرے خصوصی دوستانہ مراسم ہیں اور ان کی بعض اداؤں کا میں گرویدہ ہوں جن کا تعلق میری ذات سے ہے اور جن کی تفصیل آپ کو نہیں بتا سکتا۔اس لئے اس انتساب کو قطعاً 'ذاتی' قسم کا کہا جائے۔یہ بالکل اتفاق کی بات ہے کہ محمد طفیل نامی شخص 'نقوش' کا ایڈیٹر بھی ہے۔وہ اگر اس رسالے سے کسی طرح بھی متعلق نہ ہوتے اور میرے ان سے یہی تعلقات ہوتے ہیں، تو بھی کتاب اُنھی سے منسوب کی جاتی۔میں نے غالب پر متعدد مضامین لکھے ہیں اور ایک غالب کی ببلوگرافی تین ہزار اندراجات کی تیار کی تھی یہ سب کتابی صورت میں 'غالب نما' کے نام سے شائع ہورہے ہیں۔کتاب آج کل طباعت کے مرحلوں میں ہے، شائع ہوجائے تو اس کی ایک جلد آپ کی نذر کروں گا۔آپ کے کالج میگزین کا غالب نمبر نکل رہا ہے یہ بہت خوشی کی بات ہے، میں اس کے لئے ضرور کچھ لکھوں گا۔ابھی تو فروری ۱۹۶۹ء دور ہے، اگر زندہ رہا تو آپ اکتوبر یا نومبر میں یاد دلائیں۔امید ہے آپ کبھی کبھی یاد فرماتے رہیں گے۔اوپر میں نے جو کچھ لکھا ہے اگر آپ کو اس سے اتفاق نہ ہو تو بے تکلف لکھئے۔میں اختلاف سے ہرگز برا نہیں مانتا۔اگر میری کوئی بات ناگوار ہوئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۳)

۸/اپریل ۱۹۶۸ء

محبی، تسلیمات! ۲۴/مارچ کا نوازش نامہ پہنچا۔بہت بہت شکریہ۔آپ نے عہد حاضر کی تنقید اور تحقیق کے رجحانات پر جن تاثرات و خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے آپ کے خلوص کا نشان ملتا ہے۔میں تو یہی تجویز کروں گا کہ آپ لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں اُتر آیئے۔آپ کی طرح اور بھی کتنے ہی لوگ سوچتے ہوں گے انہیں یقیناً آپ کی تحریروں سے ولولہ ملے گا اور وہ آپ کی تائید کریں گے۔مجھے یقین ہے کہ آپ پہلے سے لکھ رہے ہوں گے لیکن میری بدقسمتی ہے کہ آپ کی تحریریں ابھی تک پڑھ نہیں سکا ہوں۔وجہ یہی ہے کہ اُدھر کے رسالے اور کتابیں یہاں کبریت احمر کا حکم رکھتے ہیں۔اگر آپ اپنے مضامین کے کچھ آف پرنٹ بھجوائیں تو مجھے ان سے استفادے کا موقع ملے گا۔

’خاکہ نگاری‘ آپ نے پسند کیا اس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے یحییٰ امجد صاحب کا مضمون نہیں دیکھا۔ اگر آپ وہ مضمون بھجوا سکیں تو اچھا ہو۔ خاکوں پر جو کتابیں آپ کے ذخیرۂ ذاتی میں ہوں ان کی ایک سرسری فہرست بھی بنا کر بھیج دیجئے۔ مجھے مردم دیدہ (چراغ حسن حسرت) اور پھر بیان اپنا (اخلاق احمد دہلوی) دید و شنید (رئیس احمد جعفری)؟ (ضیاء الدین برنی) [اس کا نام بھول گیا ہوں] یہاں نہیں مل سکیں اگر آپ وہاں سے تحفۃً بھجوا دیں تو آپ کی ضرورت کی کتابیں میں یہاں سے بہ طور ہدیہ بھیج دوں گا۔ آپ کی تجویز پر میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ خاکہ نگاری والے مضمون کو از سر نو لکھ کر علیحدہ کتابی صورت میں شائع کراؤں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اگر خاکوں کا کوئی اور مجموعہ پاکستان میں چھپا ہو اور آپ کے علم میں ہو تو تحریر فرمائیے۔ آپ کے غالب نمبر کے لئے کیا لکھوں۔ عنوان سوچ رہا ہوں۔ ابھی تک کچھ ذہن میں نہیں آیا۔ آپ کچھ رہ نمائی کیجئے تو شاید آپ سے سرخ رو ہو سکوں۔ آپ نے غالب پر جو مضامین فراہم کر رکھے ہیں اگر ان کا انتخاب ۲۵-۳۰ مضامین پر مشتمل غالب نمبر کی صورت میں چھاپ دیں تو یہ بھی بہت بڑا کام ہوگا۔ ان مضامین کو ضرورت کے مطابق گھٹایا جا سکتا ہے اور ان کی ترتیب بھی سوانحی، تنقیدی اور تحقیقی کے عنوانوں کے تحت کی جا سکتی ہے۔ میری کتابیں ہنوز پریس میں پھنسی ہوئی ہیں۔ ان مراحل سے نکل آئیں تو آپ کی خدمت میں بھیجوں گا۔ میں نے غالب پر مضامین جمع نہیں کیے ہیں صرف ان کی یادداشتیں وقتاً فوقتاً قلم بند کرتا رہا ہوں۔ والسلام

مخلص

نثار احمد فاروقی

(۴)

۶ / جون ۱۹۶۸ء

چاہ غوری امروہہ (یو۔ پی)

صدیقی العزیز، وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

۲۵ / مئی کا مکرمت نامہ دہلی سے ری ڈائرکٹ ہو کر آج ہی ملا۔ ان دنوں کالج بند ہے اور شاید ۱۶ / جولائی کو کھلے گا۔ میں آج کل اپنے وطن میں مقیم ہوں اور گرمی سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہوں۔ سال گذشتہ پہاڑ پر چلا گیا تھا، لیکن اس سال یہ ممکن نہ ہو سکا۔ ایک تو آج کل پہاڑ پر اشیائے ضروری بہت گراں ہو جاتی ہیں اور اپنے معمولات کے مطابق زندگی گزارنے میں میرے تجربے کے مطابق آٹھ گنا خرچ ہوتا ہے، دوسرے وہاں سے کبھی نہ کبھی تو نیچے اترنا ہی پڑتا ہے، میدان میں آتے ہی سارا مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔ بہر حال خدا کا شکر ہے یہاں بھی آرام سے بسر ہو رہی ہے۔ دو ایک کتابوں کے مسودات ساتھ لے آیا تھا، کام کی رفتار اگرچہ سست ہے اور ضروری کتابیں دیکھنے کے لئے یہاں میسر نہیں ہوتیں، لیکن بہر حال کچھ نہ کچھ کام چل رہا ہے۔ یہ جان کر رنج ہوا کہ آپ کا تبادلہ آپ کے منشا کے خلاف ڈیرہ غازی خان کو ہو گیا ہے۔ (۱) غالباً اب تو وہاں بھی گرما کی میقاتی چھٹیاں شروع ہو چکی ہوں گی۔ خدا کرے یہ تبادلہ منسوخ ہو جائے اور آپ سکون و طمانیت کے ساتھ رہیں۔ [معاف کیجئے آپ نے اسی خط میں تو آگے لکھا ہے کہ چھٹی جولائی اگست میں ہوگی۔]

آپ نے مضامین شائع نہ کرانے کے جو اسباب لکھے ہیں انہیں محض 'تصوراتی' سمجھتا ہوں۔ آپ ان سب باتوں سے بلند ہو کر لکھئے۔ اس کا خیال بھی چھوڑ دیجئے کہ دوسرے لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں یا کوئی مضمون پڑھتا بھی ہے یا نہیں۔ اگر ایسی بے نفسی سے آپ اپنی ریاضت جاری رکھیں گے تو بہت جلد اہل نظر سے خراج تحسین وصول کرنے لگیں گے۔ اور آپ تو ماشاء اللہ مغربی ادبیات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی فکر کے سوتھ تو کبھی خشک ہو ہی نہیں سکتے! میں آپ سے ہی خواہش کروں گا کہ لکھیے اور خوب لکھیے اور اسے شائع بھی کرائیے۔ آج سے تقریباً ۲۰ سال قبل پروفیسر رشید احمد صدیقی نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ پڑھنا بغیر لکھے اتنا ہی بیکار ہے، جس طرح بغیر پڑھے لکھنا۔ ان کے اس حکیمانہ مشورے کا اثر آج خوب محسوس کرتا ہوں۔ یعنی اگر کثرت سے مطالعہ کرنے والا انسان کچھ نہ لکھے تو اس کی فکر میں الجھاؤ اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر مطالعہ کے ساتھ ساتھ کچھ لکھتا بھی رہے تو ذہن کا بہاؤ ٹھیک رہتا ہے اور فکر و مطالعے کے لئے نئے گوشے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ ادب سے اتنا گہرا ذوق رکھتے ہوئے بھی آخر لکھتے کیوں نہیں۔ کتب و مضامین کی فہرست سازی کو جب واقعی بالکل فرصت ہو اور کوئی دوسرا کام ہرج نہ ہوتا ہو تو بھیج دیجئے گا۔ نہ مجھے اس کے لئے کوئی عجلت ہے نہ اصرار۔ اگر آپ نہ بھیج سکے تو کوئی شکایت بھی قطعاً نہیں ہوگی۔ میری فرمائش کو آپ محض 'فضول' سمجھا کریں، میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دونوں کی نبھ جائے گی۔

یحییٰ امجد صاحب نے اگر ابھی مضمون نہ بھیجا ہو تو انہیں میرا موجودہ پتا بھیج دیجئے۔ گلی قاسم جان والا مکان اب میں چھوڑ چکا ہوں اور فی الحال کالج کے اسٹاف ہاسٹل میں کمرہ لے رکھا ہے اور بالفعل تو ۱۰ر جولائی تک یہیں اپنے وطن میں ہوں۔ بشرط زندگی آپ کی فرمائش ضرور پوری کروں گا اور 'خاکہ نگاری' والا مضمون دوبارہ تفصیل سے لکھ کر علیحدہ کتابی صورت میں چھپواؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا تعاون اور تعامل میرے کام کو آسان اور دلچسپ بنا دے گا۔ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ میری ضرورت کی کتابیں آپ بھیج دیں اور اپنی پسند کی کتابیں منگوالیں۔ اس میں آپ ہرگز مشرقی تکلف سے کام نہ لیں۔ ایک تو اس زمانے میں کتابیں بہت گراں ہیں میں ہرگز یہ نہیں چاہوں گا کہ یہ 'خواہ مخواہ' کا بار آپ کی جیب پر پڑے۔ دوسرے اس تبادلے میں میرا بہت فائدہ ہے۔ میں آیندہ ہر کتاب کے لئے بے تکلفی سے لکھ سکوں گا۔ ورنہ آپ نے ایک آدھ کتاب تحفۃً بھیج دی تو اسے شکریے کے ساتھ دوست کا ہدیہ سمجھ کر قبول کر لوں گا۔ مگر آیندہ کے لئے اپنی ضرورت کو آپ سے چھپاؤں گا اور یقیناً تکلف کروں گا۔ آپ اسے 'تاجرانہ اخلاق'' ہرگز نہ سمجھیں۔ میں بھی ایسا نہیں سمجھتا ہوں۔

غالب نمبر کے لئے تعمیل ارشاد کی کوشش کروں گا، اور کچھ بھیجوں گا بھی مگر دہلی جا کر اور اس شرط کے ساتھ کہ آپ جولائی میں یاد بھی دلا دیں۔ کچھ ایسے حضرات کے پتے بھی بھیج دوں گا جو اس سلسلے میں آپ سے تعاون کر سکیں۔ مگر ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی آ رہی ہے۔ درجنوں اخبار اور رسالے غالب نمبر نکالنے کی فکر میں ہیں۔ آج کل مضمون نگاروں سے کچھ حاصل کرنا مشکل ہی ہے۔ دیکھئے کوئی اور پلان بنائیں گے۔ امید ہے کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ والسلام علیکم واللہ معکم اینما کنتم۔ خیر طلب

نثار احمد فاروقی

(۵)

۲۵/اگست ۱۹۶۸ء

دہلی کالج، دہلی-۶

محبی تسلیمات، آپ کے خط کا جواب لکھ چکا تھا، پرسوں کارڈ ملا۔ 'اخبار الطّوال' ابھی نہیں آئی ہے۔ 'اجڑا دیار' (۲) مل گئی۔ شکریہ۔ میری کتاب 'تذکرہ طبقاتِ الشعراء' (قدرت اللہ شوق) مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کی ہے۔ مجلس نے اس کتاب کے مجھے صرف ۱۰ نسخے دیئے تھے وہ یہاں دوستوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم ہوگئے اور ابھی اس کی ضرورت باقی ہے۔ آپ براہ کرم لاہور کے کسی کتب فروش کی معرفت اس کے کم از کم ۴۰ نسخے مجلس سے اور خریدیں (تا کہ اسے تاجرانہ کمیشن کے ساتھ مل جائیں) اور مجھے ۵-۵ نسخوں کے بنڈل بھجوادیں تا کہ یہاں دوستوں کو دے سکوں۔ میں اتنی قیمت کی آپ کی مطلوبہ کتابیں یہاں سے خرید کر بھیج دوں گا۔ آج کل میں چند کتابیں جن میں 'متنی تنقید'، 'باغ و بہار'، 'گلزار نسیم'، 'سحر البیان'، 'دلی کالج میگزین میر نمبر'، 'قدیم اردو' شمارہ ۱-۲، 'مکاتیب غالب'، وغیرہ شامل ہیں آپ کو رجسٹرڈ پیکٹ میں بھیجی جائیں گی ان کی رسید سے آپ مجھے مطلع کردیں۔ آپ کو اگر دشواری نہ ہو تو طبقات الشعراء کے نسخے اس سے زیادہ بھی بھجوا سکتے ہیں، لیکن اس بات کا اطمینان کر لیجئے کہ یہاں یا وہاں کے قانون کو اس پر اعتراض نہ ہو اور غالباً نہیں ہوگا۔ آپ کی مرسلہ فہرستوں میں مجھے جن کتابوں کی ضرورت ہوگی وہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہوں گا۔ پچھلے خط میں چند کے نام لکھ بھی چکا ہوں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۶)

۴/اکتوبر، ۱۹۶۸ء

دہلی کالج، دہلی-۶

محبِ صادق الوداد، والسلام علیکم واللہ معکم اینما کنتم۔ ۲۲/ستمبر کا لکھا ہوا نوازش نامہ آج ملا۔ ۲۹/ستمبر سے ہمارا کالج بند ہے۔ میں اپنے وطن گیا ہوا تھا، گذشتہ شب آیا ہوں کل پٹنہ (بہار) کے لئے روانہ ہونا ہے۔ وہاں کتب خانہ خدا بخش میں ایک ہفتہ گزاروں گا۔ ۱۵/اکتوبر کو واپسی ہوگی اگر دوران تعطیل میں دہلی آنا نہ ہوتا تو یہ خط ۱۶/اکتوبر کو مجھے ملتا۔ ساتھ ہی 'کتابیات' کی نشریات کا تحفہ بھی ملا۔ بہت سلیقے کے ساتھ یہ کتابیں چھپی ہیں اور معیاری کتابیں ہیں۔ بقول مہدی افادی 'عروس جمیل ولباس حریر'۔ اس مخلصانہ تحفے کے لئے شکریے کے رسمی الفاظ کیا حق ادا کرسکیں گے۔ عربی شاعر المتنبی کے مشہور شعر کا ایک مصرع ہے۔ وخیر جلیسٍ فی الزمانِ کتاب، یعنی زمانے میں بہترین ہم نشیں کتاب ہے۔ میں اس پر یہ اضافہ کرتا ہوں کہ دونوں جہان میں بہترین تحفہ بھی کتاب ہے۔ اور ایک جذباتی دلیل دیتا ہوں کہ خدا نے بھی قرآن کو 'الکتاب' کہا ہے، اور بنی نوع انسان کو اپنی طرف سے ہی ہدیہ بھیجا ہے۔ خدا آپ کو خوش رکھے اور دنیا کے مکروہات سے محفوظ۔ آپ کی محبت کے صدقے میں ایسے اچھے تحفے مل رہے ہیں۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں، کل صبح پٹنہ کو نشانہ سفر بنانے والا ہوں۔ وہاں سے واپس آ کر آپ کے لئے کتابیں

بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ 'آخر شب کے ہمسفر' یہاں دہلی کے کتب فروشوں کے پاس ختم ہوگئی ہے بمبئی سے آجائے تو روانہ خدمت ہوگی۔ 'کلیات مصحفی' کی جلد دوم کا غلط نامہ چھپ رہا ہے وہ شامل کرکے آپ کو بھیجوں گا اور اسی پکھواڑے میں جلد اول بھی چھپ جائے گی۔ آپ کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ اس کے تمام کلام کا انتخاب بھی شائع ہونا چاہیے۔ ان شاءاللہ یہ سیٹ مکمل چھپ جائے تو ایک جلد منتخب کی بھی ترتیب دوں گا۔ 'مقدمہ کلیات مصحفی' علیحدہ جلد میں چھپ رہا ہے۔ اس میں مصحفی کا evaluation بھی کیا گیا ہے اور ان کی مفصل سوانح عمری بھی ہے لیکن یہ شاید اگلے سال چھپ سکے گی۔ اس میں محمد حسین آزاد وغیرہ کے اعتراضات سے بھی بحث کی گئی ہے۔

'طبقات الشعراء' جلد دوم کی رائلٹی کا صحیح اندازہ اس وقت ہوسکتا ہے جب اس کے صفحات کا اندازہ ہوجائے۔ متن تذکرہ والی جلد ۸۴۰ صفحات کی ہے اور اس کا ٹائپ جلی ہے۔ دوسری جلدیں میں حواشی ہیں اس لئے خفی ٹائپ (غالباً ۱۲ پوائنٹ) استعمال ہو رہا ہے لیکن امید ہے کہ ضخامت میں وہ بھی ۸۰۰ صفحات سے کم نہیں ہوگی۔ ان لوگوں کا معاوضہ دینے کا اصول کیا ہے میں نے اس سلسلے میں کبھی خط و کتابت نہیں کی۔ معاوضے کو ذہن میں رکھ کر میں لکھتا بھی نہیں۔ جو مل جائے اسے 'مال غنیمت' سمجھ کر لے لیتا ہوں۔ پھر بھی اندازہ ہے کہ دو ہزار سے زیادہ رائلٹی ہوگی، جو ظاہر ہے کہ پاکستان ہی میں کسی دوست کو ادا کی جائے گی۔ اس سلسلے میں آپ کے ذہن میں جو کچھ ہو لکھیے۔ 'کتابیات' کی کتابیں مجھے پسند ہیں۔ اگر آپ ان سے میری کتاب کی اشاعت کا معاملہ کریں تو مجھے خوشی ہوگی۔ اس سلسلے میں کل اختیار آپ کو دیتا ہوں یعنی آپ ان سے جو بات بھی طے کریں گے وہ میری طرف سے ہی سمجھی جائے گی۔ اس لئے آپ نہایت اطمینان اور اعتماد سے معاملہ طے کرلیجئے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کتاب ممکن حد تک خوب صورت ہو اور ٹائپ میں چھپنے سے یہ بات حاصل ہوجاتی ہے۔ اب ایک صورت تو یہ ہے کہ میری کتاب 'دید و دریافت' کا پاکستانی ایڈیشن وہ چھاپ لیں، (میں اسے نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ چھپواؤں گا) اور اگر یہ نہیں تو میرے دوسرے مضامین کا مجموعہ 'دراسات' تیار ہے اسے چھاپ لیں۔ تیسرے ایک چھوٹی سی کتاب اس 'موسم' میں چھپنے کی 'غالب کی آپ بیتی' ہے جو نقوش کے آپ بیتی نمبر میں شامل ہے۔ اس پر ایک دو صفحے کا مقدمہ آپ لکھ کر انہیں دے دیجئے۔ دل چسپ اور فروخت ہونے والی چیز ہوگی۔ یہ نقوش کے تقریباً ۴۰ صفحوں میں تھی۔ ٹائپ میں لگ بھگ ۱۰۰ صفحوں کی مختصر کتاب ہوگی۔ ان تین کتابوں کے سوا غالب پر مضامین کا ایک مجموعہ یہاں چھپ رہا ہے اسے پاکستان میں بھی چھاپا جاسکتا ہے۔ میر کی آپ بیتی کا دوسرا ایڈیشن (نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ) چھپ رہا ہے وہ بھی ایسی چیز ہے کہ وہاں چھپے تو مقبول ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ جو فیصلہ کریں اس کی اطلاع مجھے دے دیں۔ 'نوائے ادب' والے مضمون کی ۲۳ قسطیں کیا مسلسل آپ [کے] پاس ہیں؟ آج کل سب شماروں کا ملنا تو مشکل ہے میرے پاس جو ہوں گے وہ نذر کردوں گا۔ باقی آئندہ۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷)

۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۸ء

دہلی کالج اجمیر گیٹ، دہلی-۶

محب مکرم، تسلیمات! ۲۰ر اکتوبر کا خط پہنچا، شکریہ۔ خدا کرے اب آپ صحت یاب ہوچکے ہوں۔ میں ۱۶ر اکتوبر کو

پٹنہ سے آکر اپنے وطن چلا گیا تھا۔ نومبر کے شروع میں پھر ۲،۳ دن کے لئے جاؤں گا۔ یکم نومبر کو رات کے ساڑھے نو بجے اردو سروس آل انڈیا ریڈیو سے سجاد باقر رضوی صاحب کی دو کتابوں 'تہذیب و تخلیق' اور 'مغرب کے تنقیدی نظریے' پر تبصرہ نشر کروں گا۔ اتنے تنگ وقت میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ سن بھی نہیں سکیں گے۔ میں اپنی کسی ریڈیو تقریر کا مسودہ محفوظ نہیں رکھتا اس لئے کہ بالکل روا روی میں اور ہاتھ کے ہاتھ لکھی جاتی ہے اور اسے نقل کرنے کی مہلت نہیں ہوتی لیکن میں کوشش کروں گا کہ اس مسودے کو محفوظ رکھ سکوں اور نقل آپ کو بھیج دوں۔ کلیات مصحفی کی جلد اول بھی تقریباً تیار ہے اسی ہفتے میں آجائے گی آپ کو ابھی تک کوئی کتاب نہیں بھیج سکا اس کا سبب یہ ہے کہ یہاں کے اخبارات میں ایک خبر دیکھی تھی کہ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے ہندوستان سے آنے والی تمام کتابیں بحق سرکار ضبط کرلی جائیں۔ ہماری حکومت تو پرانے قاعدے پر عامل ہے اور -/50 سے کم قیمت کی کتابیں جو بہ طور تحفہ بھیجی جائیں انہیں نہیں روکتی مگر آپ کی حکومت ضبط کرلیتی ہے اور نوٹس دے دیتی ہے۔ میں اگر کتابیں بھیجوں اور آپ تک نہ پہنچیں تو بڑا دکھ ہوگا۔ وہاں سے تو کتابیں بطور تحفہ آجاتی ہیں یہاں سے جانے والی ضبط ہو جاتی ہیں۔ میں بعض رسالوں کو تبصرے کے لئے اپنی کتاب بھیجنا چاہتا تھا مگر اسی وجہ سے نہیں بھیجی۔ لہٰذا آپ چند روز اور انتظار فرمالیں جب یہ ڈاک کا نظام معمول پر آجائے گا تو آپ کے لئے جو کتابیں فراہم کر رکھی ہیں ضرور بھیجوں گا۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ آئندہ سال ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کم سے کم ایک ہفتہ دہلی میں آپ بے تکلف میرے مہمان رہیں گے ابھی سے دعوت دے رہا ہوں۔ 'طبقات الشعراء' جلد-۲ کی رائلٹی کا حساب میں نے معلوم نہیں کیا لیکن امید ہے کہ یہ دو ہزار سے زیادہ ہوگی۔ اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں یہاں سے خط لکھ دوں کہ وہاں آپ کو پیشگی ادا کردی جائے یہاں اگر آپ ادا کرانا چاہتے ہیں تو لکھ دیجئے۔ 'کنایات' سے اگر آپ کی گفتگو ہو اور اثبات میں ہو تو مسودہ بھیج دوں گا۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مجھے consult کرنے کی ضرورت نہیں آپ جو کچھ طے کریں گے وہ گویا میرا منظور کردہ معاملہ ہوگا۔ 'نوائے ادب' اور 'آج کل' کے سابقہ شمارے فراہم کر رہا ہوں۔ آپ کو ان کی فہرست بنا کر بھیج دوں گا۔ والسلام والاکرام!

نثار احمد فاروقی

(۸)

۱۰ر نومبر ۱۹۶۸ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۲

محبی تسلیمات، آج آپ کا نوازش نامہ ۳ر نومبر کا لکھا ہوا ملا۔ اس سے پہلے آپ کا جو خط آیا تھا اس کا جواب لکھ چکا ہوں، وہ آپ کو لاہور کے سفر سے واپس جا کر ملا ہوگا۔ اس خط کا جواب اختصار سے عرض کرتا ہوں: (۱) خوشی ہوئی کہ آپ نے 'طبقات الشعراء' کی دس جلدیں خرید لی ہیں لیکن اگر ان پر تاجرانہ کمیشن نہیں ملتا تو مزید نہ خریدیے گا چوں کہ وہ میری ہی کتاب ہے شاید مجلس سے مجھے اس کی خریداری پر رعایت مل جائے گی۔ میں ان سے خط و کتابت کروں گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو آپ سے وہاں کتابوں کی قیمت ادا کرادوں گا۔ (۲) آپ نے جس پیکٹ میں سجاد رضوی باقر صاحب کی کتاب اور 'طبقات الشعراء' کے دو نسخے روانہ کئے ہیں وہ ابھی نہیں ملا ہے۔ وصول ہونے پر اطلاع دوں گا۔ [یہ خط لکھنے کے بعد پیکٹ مل گیا ہے، شکریہ۔ طبقات کے باقی نسخے بھی بھیج دیں]۔ (۳) میں نے جن کتابوں کی فرمائش کر رکھی ہے وہ آسانی سے مل جائیں اور بغیر کسی قانونی اعتراض

کے میرے پاس پہنچ سکیں تو بھجوایئے ورنہ میرا مقصد آپ کو زحمتِ محض میں مبتلا کرنا نہیں ہے۔(۴) باقر رضوی صاحب کی کتاب 'تنقید کے مغربی نظریات' (کذا) (۳) پر میں نے یکم نومبر ۱۹۶۸ء کو آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام میں تبصرہ کر دیا تھا۔ اتنا وقت نہیں تھا کہ آپ کو پہلے سے اطلاع دیتا اور آپ میری آواز سن لیتے۔ عموماً ریڈیو کی تقریروں کے مسودے بھی محفوظ نہیں رکھتا، لیکن اس کتاب پر جو تبصرہ تھا وہ حصہ نقل کر کے آپ کو بھیجنے کے لئے رکھ لیا تھا، اس وقت تلاش کیا، نہیں ملا، آئندہ ہاتھ آ جائے گا تو بھیج دوں گا۔(۵) آپ نے ولید میر صاحب کتابوں کی طباعت پر گفتگو کی، ممنون ہوا۔ وہ 'غالب کی آپ بیتی' چھاپ لیں۔ اس کا مقدمہ آپ ہی لکھ دیں۔ غالب دوستی اور مجھ سے ارتباطِ روحانی، دونوں کا تقاضا ہے، اور یہ آپ کی محبت کی ایک یادگار بھی رہے گی۔ نقوش کا آپ بیتی نمبر وہاں آسانی سے مل جائے گا، اس سے پریس کاپی تیار کر لیں۔ اجازت نامہ لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ لکھئے کہ یہ کافی ہوگا کہ نہیں۔(۶) غالب پر اپنے دوسرے مضامین فراہم کر کے آئندہ آپ کے پتے پر بھیج دوں گا۔ مطمئن رہیں۔(۷) آپ نے طفیل صاحب کو نقوش کے 'غالب نمبر' کے لئے جو مواد فراہم کر کے دیا ہے، اگر انہوں نے یہ نمبر نکالا تو وہ سب چیزیں محفوظ ہو جائیں گی۔ جن چیزوں کو وہ استعمال نہ کر سکیں وہ آپ جب لاہور جائیں تو ان سے واپس لے لیں۔ آپ چاہیں گے تو میں انہیں لکھ دوں گا۔ آپ کو ان چیزوں کی فہرست ضرور رکھ لینی چاہیے تھی۔ ممکن ہے میرے پہلے خط کے جواب میں آپ کا عنایت نامہ دو چار دن میں پھر آ جائے۔ آپ کی اسی گلگشت کالونی میں سید قدرت نقوی صاحب بھی تو رہتے ہیں، کیا ان سے آپ کی ملاقات ہے؟ وہ غالب صدی پر کیا کرنے والے ہیں؟ اس خط کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ والسلام، خیر خواہِ دوستاں! منسلک اجازت نامہ

نثار احمد فاروقی

(۹)

۲۴ رنومبر ۱۹۶۸ء
دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

مجی العزیز، سلام مسنون! نوازش نامہ ملا۔ ضروری امور اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں: (۱) 'طبقات الشعراء' کی دو جلدیں 'داستان مغلیہ' کے ساتھ ملی تھیں، تین بعد کو پہنچیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں جب سہولت ہو، باقی بھی بھیج دیجئے گا۔ آئندہ اس کتاب کے لئے ناشر کو لکھوں گا کہ وہ رعایتی نرخ پر آپ کو جلدیں مہیا کر دیں۔(۲) آپ کی فرمائش کے مطابق غالب پر اپنے آٹھ مضامین کا مجموعہ 'تلاش غالب' کے نام سے تیار کر کے ولید میر صاحب کے پتے پر (رجسٹری نمبر ۳۱۸ مورخہ ۲۳ نومبر) بھیج دیا ہے۔ اس کا مقدمہ تقریباً ۸ صفحوں کا ہے، جو اگرچہ لکھا ہوا رکھا ہے لیکن فائنل پروف دیکھنے کے بعد مقدمہ کا مسودہ بھیجوں گا۔ اب آپ جانیں اور ولید صاحب۔ میں اپنی ذمہ داری سے سبک دوش ہو گیا۔(۳) 'غالب کی آپ بیتی' کا مسودہ تو نقوش کے 'آپ بیتی نمبر' سے مل جائے گا۔ شروع کے صفحات اور سرورق وغیرہ کی ڈمی بنا کر بھی بھیج دی ہے۔ اس کا مقدمہ آپ کو لکھنا ہے وہ آپ اپنی سہولت کے مطابق لکھ کر ناشر کے پاس بھیج دیں۔(۴) دونوں کتابوں کے پروف ایک بار تو وہیں پڑھے جائیں گے اور دوسرے پروف فائنل ریڈنگ کے لئے میرے پاس آئیں گے، اس کے بعد ہی print over دیا جائے گا۔ یہ آپ ولید میر صاحب کو لکھ دیں۔(۵) سجاد باقر صاحب کی کتاب پر تبصرہ میں نے نقل کر کے آپ کو بھیجنے کے لئے رکھ لیا تھا لیکن وہ کاغذات

میں گم ہوگیا ہے۔ ملے گا ضرور۔ آئندہ کسی بھی خط میں بھیج دوں گا۔ اور جب بھی موقع ملا 'تیشۂ لفظ' پر تفصیل سے تبصرہ لکھ دوں گا۔ اگر آپ نے پہلے بتایا ہوتا سجاد صاحب کو شاعری اتنی لاڈلی ہے تو میں اسی کتاب پر پہلے ریویو کرتا۔ خیر: 'مے باقی و ماہتاب باقیست' (۶) پاکستان میں کتابوں کی ضبطی اور پابندی کے سلسلے میں جو خبر عام طور سے یہاں کے اخباروں میں شائع ہوئی ہے اس کی کٹنگ آپ کے ملاحظے کے لئے بھیج رہا ہوں۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ کتابیں ضبط ہو گئیں اور نوٹس آ گئے۔ اسی لئے میں نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔ اب اپنی کتاب 'کلیات مصحفی' جلد اول و دوم کا ایک ایک نسخہ بہ طور تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجوں گا اس سے اندازہ ہوجائے گا کہ سابق دستور ختم ہو گیا یا ابھی باقی ہے۔ بھیجنے میں تاخیر اس لئے ہوئی کہ جلد اول کا ٹائٹل چھپ رہا ہے اور شاید ایک ہفتے کے بعد کتاب تیار ہو سکے گی۔ دونوں جلدیں ساتھ بھیجوں گا۔ (۷) آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے اور شدید انتظار ہے۔ خدا کرے کہ سارے مراحل خیر و خوبی سے طے ہو جائیں۔ (۸) 'نوائے ادب' کا تازہ شمارہ جو آیا ہے اس میں طالب کشمیری صاحب کا مضمون کی ۲۵ ویں قسط ہے آپ کے پاس ۲۱ موجود ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ یہ چار شمارے آپ کو درکار ہوں گے۔ ان کے لئے میں بمبئی کو لکھ رہا ہوں۔ میرے پاس پچھلے سال یہ رسالہ پابندی سے نہیں آیا اور پتا تبدیل ہو جانے کی وجہ سے ڈاک میں بدنظمی رہی۔ اس لئے قسط ۲۲، ۲۳ والے شمارے موجود نہیں ہیں۔ (۹) امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے اور اب آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰)

۶ر دسمبر ۱۹۶۸ء

محب مکرم، تسلیمات! ۲۷ نومبر کا نوازش نامہ کل ۵ دسمبر کو ملا۔ مختصراً جواب عرض کرتا ہوں: (۱) 'طبقات الشعراء' جلد ۱ کے مزید ۳ نسخے آپ کی عنایت سے مجھے مل چکے ہیں۔ گویا میرے پاس آٹھ نسخے آئے ہیں لیکن جو نسخہ آپ نے اپنے ملاحظے کے لئے رکھا ہے وہ بھی، اور جو 'ایک صاحب' کو دیا ہے یہ دونوں میری طرف سے 'نذر' ہیں: گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ مزید نسخوں کے لئے مجلس کو خط لکھوں گا کہ آپ کے پتے پر بھیج دیں یا براہ راست مجھے بھیج دیں اور ان کا ہدیہ آپ سے وصول کر لیں۔ (۲) میں 'غالب کی آپ بیتی' کا اجازت نامہ تو بھیج چکا ہوں جو آپ کو مل گیا ہے اب اس کا مقدمہ میری خواہش یہی ہے کہ آپ لکھیں۔ میں زیادہ سے زیادہ ایک صفحے کا عرضِ حال لکھ دوں گا اس کا انتساب بھی میں نے ولید میر صاحب کو لکھ بھیجا ہے جو یوں ہے: 'اُس 'اک شخص' کے نام جو غالب کی رعنائی خیال کا باعث تھا' اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ (۳) پھر رجسٹرڈ پیکٹ سے میں نے اپنے آٹھ مضامین متعلق بہ غالب ولید میر صاحب (۴) کے پتے پر بھیجے ہیں، اور اس مجموعے کا نام 'تلاشِ غالب' تجویز کیا ہے اس لئے کہ یہ بیشتر تحقیقی مضامین ہیں۔ اس کا مقدمہ اور انتساب بھیجنا باقی ہے وہ فائنل پروف دیکھ کر بھیجوں گا۔ آپ کا لاہور جانا ہو تو ان مضامین پر ایک نظر ڈال لیجئے گا۔ ولید صاحب کی طرف سے بھی ابھی مجھے رسید نہیں ملی ہے۔ (۴) ولید میر صاحب نے مجھے کون سی کتابیں بھیجی ہیں؟ میرے پاس ابھی تک کچھ نہیں آیا ہے۔ خدا کرے خیریت سے پیکٹ پہنچ جائے۔ ہمہ تن چشم انتظار ہوں۔ (۵) ابھی تو میں چار پانچ مہینے تک بہت مصروف ہوں جب تک 'طبقات الشعراء' کے حواشی کا مسودہ مکمل نہیں ہو جاتا کوئی اور کام شروع نہیں کر سکتا۔ خود میرا thesis اُدھر میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ باقر صاحب

کی کتابوں پر 'مفصل ترین' تبصرہ لکھ دیا جائے گا آپ کا ارشاد میں نے ذہن میں نوٹ کرلیا ہے۔(۶) دیکھئے 'نقوش' کا نمبر کیسا نکلتا ہے؟ یقیناً اس کی کامیابی میں آپ کا بھی خاموش حصہ ہوگا اور طفیل صاحب کی انصاف پسندی سے امید ہے کہ وہ آپ کی مخلصانہ پیش کش کا شکریہ ادا کریں گے۔(۷) آپ نے مضامین کو جو فہرست اکبر علی خاں کو بھیج تھی کیا اس کی Duplicate بھی نہیں رکھی تھی؟ وہ تو میرے لئے بہت اہم چیز ہوتی۔آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ۱۹۶۰ء میں غالب کی Bibliography مرتب کرنی شروع کی تھی جو 'غالب نما' کے عنوان سے تحریک (دہلی) اور برہان (دہلی) کی چار اشاعتوں میں چھپی تھی۔غالب صدی گزرنے کے بعد تمام مضامین کا احاطہ کر کے میرا ارادہ اُسے کتابی صورت میں چھپوانے کا ہے۔(۸) قدرت صاحب کے بارے میں آپ سے عجیب معلومات حاصل ہوئے۔مجھے ان سے نیاز حاصل نہیں ہے غائبانہ تعارف شاید ہو۔مگر کبھی خط و کتابت بھی نہیں ہوئی۔(۹) آپ کے ماموں صاحب قبلہ کو میں نے آج ہی خط لکھ دیا ہے۔ان کا جو کچھ جواب آئے گا اس سے آپ کو اطلاع دوں گا۔امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔والسلام

نثار احمد فاروقی

(۱۱)

۱۵/دسمبر ۱۹۶۸ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی،۶

مجی، تسلیمات! جس روز میں نے آپ کے پہلے خط کا جواب لکھا، اسی دن شام کی ڈاک سے آپ کا دوسرا خط (نوشتہ یکم دسمبر) پہنچ گیا۔اس کا جواب آج لکھتا ہوں۔(۱) 'طبقات الشعراء' کے مزید نسخے بھی مل گئے۔اس طرح اب میرے پاس کل ۸ (آٹھ) جلدیں آئیں۔لیکن دو جو آپ نے روک لیں میں ان کو بھی شامل رکھوں گا۔(۲) 'غالب کی آپ بیتی' کا اجازت نامہ آپ نے ولید میر صاحب کو بھیج دیا ہوگا۔مقدمہ آپ نے اگر نذیر احمد صاحب سے لکھوایا ہے تو مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔کیا میں آپ کے انتخاب پر اتنا بھی اعتماد نہ کروں؟ مقدمے کی نقل مجھے بھیجنے کی ضرورت نہیں، ولید میر صاحب کو بھیج دیجئے جب کتاب کے پروف آئیں گے تو میں بھی دیکھ لوں گا۔(۳) میں نے غالب سے متعلق اپنے آٹھ مضامین کا مسودہ 'تلاش غالب' کے نام سے رجسٹری کر کے ولید صاحب کی خدمت میں بھیج دیا تھا اس کی رسید ان کی طرف سے موصول نہیں ہوئی ہے آپ ذرا خط لکھ کر معلوم کرلیں کہ 'تلاش غالب' کا مسودہ ملا یا نہیں اور ملا ہے تو وہ بھی اشاعت کے پروگرام میں شامل ہے؟ بہتر ہے کہ فروری میں وہ بھی آجائے۔(۴) ولید صاحب نے اگر کوئی کتاب بھیجی ہے تو اس کا نام لکھئے۔مجھے ان کی بھیجی ہوئی کوئی چیز نہیں ملی ہے۔(۵) آپ کے ماموں صاحب قبلہ کی خدمت میں ۸، ۱۰ دن قبل خط لکھ دیا تھا اور یہ بھی عرض کردیا تھا کہ میں ۲۲/دسمبر سے ۸ جنوری تک دہلی سے باہر رہوں گا۔ان کا جواب ابھی تک نہیں آیا ہے میں نے ابھی مجلس والوں کو لکھا نہیں ہے آپ کے ماموں صاحب کا خط آنے پر 'نوعیت' کا اندازہ ہوجائے تو دیکھوں گا کہ مجلس کو لکھنا ضروری ہے یا میرے کسی عزیز سے بھی مقصد برآری ہوسکتی ہے۔میں نے ابھی تک مجلس کو جلد دوم کا مسودہ مکمل کر کے نہیں دیا ہے، اس سے ذرا شرمندگی ہے۔اب تعطیلات میں شاید کچھ کرسکوں لیکن ایسا نہیں ہے کہ میں انہیں لکھوں اور وہ کچھ نہ کریں۔(۶) غالب کے متعلق یہاں جو کچھ شائع ہوگا آپ کے لئے خریدا جائے گا۔(۷) 'تلاشِ غالب' کے سلسلے میں ولید صاحب کے اور آپ کے خط کا منتظر ہوں۔والسلام والاکرام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲)

۸؍جنوری ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

محبّ گرامی قدر، تسلیمات!

آپ کا خط ۲۹؍دسمبر کا لکھا ہوا ملا۔ ’تلاشِ غالب‘ اور ’غالب کی آپ بیتی‘ کے سلسلے میں مجھے کوئی تشویش نہیں ہے آپ جانیں اور ولید صاحب جانیں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر چھپے تو پروف مجھے دکھالئے جائیں۔ ولید صاحب کی یا کسی اور ادارے کی طرف سے مجھے کوئی کتاب نہیں ملی ہے۔ انہوں نے کیا بھیجا تھا کم سے کم یہ معلوم ہوجائے تو بہتر ہے۔ اگر وہ راہ میں ضائع ہوئیں تو اس کا ’جرمانہ‘ آپ کیوں بھگتیں۔ یہ سب تو میری وجہ سے ہوا ہوگا۔ آپ صرف کتابوں کے نام معلوم کرکے مجھے لکھ دیجئے۔ میں حیدرآباد دکن گیا ہوا تھا آج ہی صبح کی ٹرین سے واپس آیا ہوں دسمبر میں آپ کے ماموں صاحب قبلہ کو خط لکھا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ۲۱؍دسمبر سے ۸؍جنوری تک دہلی سے غیر حاضر رہوں گا ممکن ہے اسی وجہ سے انہوں نے تاخیر کی ہو۔ ابھی تک ان کا کوئی خط بھی نہیں ملا ہے۔ میں طویل سفر سے واپس آیا ہوں چند روز کے بعد معمولات درست ہوں گے تو حواشی تذکرہ کی قسط کا مسودہ بھیجتے ہوئے تاج صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ آپ کی ضرورت پوری کرسکیں۔ آپ کا تبادلہ ملتان کو ہوگیا اس سے بہت خوشی ہوئی اب آپ کو روزانہ ۲۔۳ گھنٹے کے بقدر وقت بچے گا۔ ’کلیات مصحفی‘ جلد اول و دوم اور تذکرہ ’مقالات الشعراء‘ کی ایک جلد، اسی ہفتے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کروں گا ان کی رسید سے مطلع فرمائیں اور ان پر کسی رسالے میں تبصرہ شائع کرادیں ممنون ہوں گا۔ ’کلیات مصحفی‘ جلد دوم میں کتابت کی غلطیاں رہ گئی تھیں اس کا غلط نامہ چھپوا کر شامل کیا گیا اس لئے بھیجنے میں دیر ہوئی ورنہ وعدے کے مطابق بہت پہلے بھیجتا۔ نوائے ادب کے مطلوبہ شماروں کے لئے بمبئی میں اپنے دوست عبدالرزاق قریشی صاحب کو خط لکھ دیا ہے وہاں سے براہ راست آپ کو شمارے مل جائیں گے۔ جب آپ دہلی تشریف لائیں گے تو میرے ذخیرے میں جو کچھ آپ کی پسند ہوگا وہ آپ کی نذر کردیا جائیگا۔ آج کل شمارے بھی اس انبار میں دبے پڑے ہیں۔ اگر مجلس ترقی ادب والے آمادہ نہ ہوتے تو جتنا آپ نے لکھا ہے اس کا نصف آپ کو دوسرے ذریعے سے وہیں مل رہے گا اور نصف ماموں صاحب کو واپس ہوجائے گا۔ آپ کا ایک خط جواب طلب اور باقی رہ گیا ہے وہ ابھی کاغذات میں گم ہوگیا جب مل جائے گا تو جواب لکھ دوں گا۔ والسلام

مخلص: نثار احمد فاروقی

(۱۳)

۱۸؍فروری ۱۹۶۹ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

محبّ گرامی قدر، کل آپ ۱۰؍فروری کا لکھا ہوا شکایت نامہ ملا۔ مجھے بہت رنج اور حیرت ہے کہ میرے چار خطوں میں سے ایک بھی آپ کو نہیں ملا۔ بار بار تفصیل سے لکھنے کی ہمت بھی نہیں ہے مختصراً عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ ان مطالب کو پوری شرح وبسط میں سمجھ لیں گے۔ (۱) مذکورہ پوسٹ کارڈ کا جواب کل اسی وقت پوسٹ کارڈ سے لکھ دیا تھا اور اسی میں یہ وعدہ کیا

تھا کہ دوسرا خط اس بناپر احتیاط سے رجسٹری سے بھیجوں گا۔ جنوری کے پہلے ہفتے میں آپ کے ماموں صاحب تشریف لائے تھے اور اسی دن میں نے ایک مفصل خط لکھا تھا اس کے بعد تین پوسٹ کارڈ اور لکھے۔ لیکن نہ آپ کا جواب ملتا ہے نہ تاج صاحب کا۔ راولپنڈی میں میرے ایک عزیز ہیں ان کو خط لکھا تھا، نہ انہوں نے کوئی جواب دیا۔ میں سخت بے چارگی کے عالم میں ہوں کہ آپ کا غصہ اور بدگمانی کس طرح دور کروں۔ اگر میرے گم شدہ خطوط آپ کو مل گئے تب آپ کو یقین آئے گا کہ میں آپ کے ہر خط کا جواب فوراً دیتا رہا ہوں بلکہ ایک دو خط اپنی طرف سے زائد لکھ دیتا ہوں۔ اس پر بھی آپ مجھے 'غداری' کا الزام دیتے ہیں۔ (۲) ولید صاحب کی طرف سے بھی مجھے نہ کوئی کتاب ملی۔ نہ خط ملا۔ نہ کتاب کا type script ملا۔ خدا جانے وہ اسے چھاپنا بھی چاہتے ہیں یا نہیں۔ (۳) آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں نے غالب کے سلسلے کی چیزیں آپ کے لئے فراہم نہیں کی ہیں۔ آپ بالکل مطمئن رہیں حتی الوسع تمام چیزیں آپ کے لئے حاصل کی جائیں گی۔ جب آپ سے وعدہ کرلیا ہے تو آخر اتنی بے صبری اور بدگمانی کیوں ہے؟ آج ایک پیکٹ آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں۔ جس میں مندرجہ ذیل کتابیں ہیں۔ (i) 'شبستان دہلی غالب نمبر' (ii) 'ہما دہلی غالب نمبر' (iii) 'مشکلات غالب' (iv) 'باقیات غالب' (v) 'انداز غالب' (vi) 'روح کلام غالب' (vii) 'غالب کی کہانی' (viii) 'غالب سے معذرت کے ساتھ'۔ ان کی رسید سے مطلع فرمایئے گا۔ (۴) آپ سے آخری بار نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ آپ اتنے جلدی بدگمان نہ ہوں اور میری مجبوریوں کو بھی نظر میں رکھیں۔ غالب سے متعلق جو چیزیں آپ کے لئے فراہم کی گئی ہیں اگر وہ میں نہ بھیج سکا تب بھی وہ یہاں محفوظ رہیں گی اور جب آپ دہلی آئیں گے آپ کی نذر کردی جائیں گے۔ کتابوں کے معاملے میں حکومت نے تھوڑی سی رعایت دے رکھی ہے اس رعایت کے تحت اور قانون کے خلاف کئے بغیر آپ کو بطور تحفہ جو چیزیں بھیجی جاسکتی ہیں وہ ضرور بھیجوں گا۔ باقی کے لئے آپ مجھے معذور سمجھ لیں اور یہ بھی مدنظر رہے کہ اس معاملے میں جو کچھ سختی ہے وہ آپ کی حکومت کی طرف سے ہے۔ (۵) آپ کو پچھلے خطوط میں خدا جانے کیا کیا لکھا تھا اب وہ ساری باتیں یاد کسے ہیں اور یاد بھی آئیں تو لکھنے کا دماغ کسے ہے، فرصت اور ہمت کہاں ہے۔ اپنی بے چارگی پر کڑھنے کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ (۶) آپ کے ماموں صاحب سے ملاقات ہوتے ہی میں نے تاج صاحب کو بھی خط لکھ دیا تھا اگر ان کو وہ خط نہیں ملا یا انہوں نے جواب نہ دیا تو میں کیا کروں؟ اب انہیں پھر رجسٹرڈ خط لکھوں گا۔ جب اتنا فاصلہ درمیان میں حائل ہو اور ایک دوسرے کی صحیح پوزیشن معلوم ہی نہ ہو حتیٰ کہ یہ بھی خبر نہ ہو کہ فریق مر گیا یا زندہ ہے اور اس علم کا انحصار بھی اس کے خطوں پر ہی ہو تو انسان کو اتنے جلدی بدگمان یا غصہ نہیں ہونا چاہیے۔ حتی الامکان کسی بہانے سے دل کو سمجھانا چاہیے اسی کو 'ظن المومن خیرا' (مومن کا گمان نیک ہوتا ہے) کہا گیا ہے۔ میں یہاں سے برابر خط لکھ رہا ہوں آپ کو ملتے نہیں تو آپ یہ حکم لگاتے ہیں کہ میں نے آپ کے اعتبار اور اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔ مجھے اسی لئے آپ کے ماموں صاحب کی آمد پر تامل تھا مگر آپ کی محبت کی وجہ سے ان کا خیر مقدم کرلیا۔ اب وہ خیر مقدم ہی میرے لئے سب سے زیادہ ندامت کا باعث ہوتا جارہا ہے۔ براہ عنایت آئندہ آپ صبر وضبط سے کام لیں اور آپ کے دوست لاکھ 'طعنے' دیتے رہیں آپ ان سے یہی کہہ دیں کہ غالب کے سلسلے میں جو کچھ بھی چھپے گا وہ آج نہیں تو کل میرے کتب خانے کی زینت ضرور بنے گا۔ امید ہے آپ اس مختصر تحریر کو بہت جانیں گے۔ والسلام،

آپ کا مخلص

نثار احمد فاروقی

(۱۴)

۲۴ر فروری ۱۹۶۹ء

محبّ گرامی، تسلیمات! ۱۷ر فروری کا لفافہ ملا۔ میری آنکھیں دکھ رہی ہیں اس لئے مختصر اشاروں میں جواب لکھتا ہوں۔(۱) یہ میرا آٹھواں خط ہے۔ آپ کو میرے خطوط نہ ملیں تو کیا کروں؟ (۲) تاج صاحب کو دو خط، اور اپنے ایک عزیز کو بھی دو خط لکھ چکا ہوں بظاہر وہ بھی گم ہوئے۔(۳) آپ کے ماموں صاحب کو بھی پرسوں خط لکھ کر ساری صورت حال سمجھا دی ہے۔(۴) ولید صاحب کی طرف سے آج تک مجھے نہ کوئی خط ملا، نہ کتاب، نہ پروف، ان سے کسی طرح کا رابطہ ازل سے آج تک قائم ہی نہیں ہوا۔(۵) کتاب وہ ٹائپ میں نہیں چھاپ رہے ہیں اس خبر سے مجھے رنج ہوا۔ لیکن آپ کو مکمل اختیار دے چکا ہوں اس لئے جو آپ کی خوشی ہو وہ میری خوشی ہوگی۔(۶) کتابوں کی حقیقت اب معلوم ہوئی۔ مجھے خواہ مخواہ آپ سے ندامت تھی۔ کہیں پروف کا معاملہ بھی ایسا ہی نہ ہو۔(۷) غالب کے متعلق جو کچھ یہاں چھپ رہا ہے سب آپ کے لئے برابر خریدا جارہا ہے آپ کو دیر میں ملے وہ امر دیگر ہے لیکن حصول تو حسب وعدہ ہوگا۔ مارچ ۱۹۶۹ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے شب میں، میرے ایک دوست جناب سید غلام سمنانی (لیکچرر شعبہ انگریزی) آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام میں جناب سجاد باقر رضوی کی کتاب 'تیشۂ لفظ' پر ریویو کریں گے۔ آپ بھی سن لیں اور رضوی صاحب سے بھی کہہ دیں۔ والسلام نقل تبصرہ بعد میں بھیج دوں گا (۸) ایک پیکٹ جس کی تفصیل لکھ چکا ہوں۔ آپ کو بھیجا ہے۔(۹) شکیل الرحمٰن کی کتاب میں نے اردو بازار میں نہیں دیکھی۔(۱۰) 'نوائے ادب' کے لئے یاددہانی کرا رہا ہوں۔(۱۱) میرے پچھلے خطوط آپ کو ملتے تو آپ بدگمان نہ ہوتے۔ اب درخواست یہ ہے کہ آپ اپنا 'حسنِ ظن' اتنی آسانی سے ختم نہ کیجئے اور اپنے رنج و غم سے مجھے افسردہ نہ کیجئے۔ (۱۲) تاج صاحب کو صرف ایک بار اور لکھوں گا۔ ورنہ پھر زبانی پیغام بھجواؤں گا۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۱۵)

۷ مارچ ۱۹۶۹ء

محبّ گرامی قدر، تسلیمات!

۲۲ر مارچ اور ۲۰ر مارچ کے دونوں کرم نامے ملے۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ آپ اتنی شدت سے معذرت کر کے مجھے اور بھی شرمندہ کر رہے ہیں۔ دراصل آپ کی جذباتی طبیعت اور میری غلط فہمی دونوں ہی اس کی ذمہ دار ہیں ورنہ آپ کا ہرگز وہ مطلب نہ تھا جو میں نے سمجھ لیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ اس سلسلے میں میری غلط فہمی سے پیدا ہونے والے احساس ندامت کے لئے آپ مجھے معاف فرما دیں گے اور آئندہ کے لئے ہم دونوں بدگمانی سے محتاط رہنے کی کوشش کریں گے۔ اب جواب سنیے: (۱) تاج صاحب کو اور اپنے ایک عزیز کو تین خط لکھ چکا ہوں، ایک مفصل اور دو مختصر۔ لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ بظاہر انہیں خط ہی نہیں پہنچے ورنہ کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ اب انہیں احتیاطاً لکھنا نہیں چاہتا، اس فکر میں ہوں کہ زبانی پیغام بھیجوں۔ شیخ محمد اکرام صاحب آئے ہوئے تھے ان سے ملنا چاہتا تھا (اسی مقصد کے لئے) مگر وہ علی گڑھ چلے گئے اور وہاں سے اس طرح واپسی ہوئی کہ میں عید کرنے کے لئے گھر چلا گیا تھا۔ کل ہی میں واپس آیا ہوں اور کل کو پھر جا رہا ہوں امید ہے کہ جلد ہی کوئی نہ کوئی ملے گا۔ اور میں آپ سے

سرخروئی حاصل کرسکوں گا۔(۲) میں آپ کے ہر خط کا فوراً جواب لکھتا ہوں اور ہزار مصروفیت چھوڑ کر لکھتا ہوں۔ آپ کبھی یہ نہ سمجھیں کہ میں نے قصداً وعمداً تغافل کیا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کبھی دہلی سے باہر ہوں۔ یا بیمار ہوں، یا آپ کا خط ہی نہ ملے۔(۳) آپ کے لئے جو کتابیں غالب سے متعلق جمع کی ہیں وہ اب روانہ کرنا شروع کروں گا۔ پہنچیں تو سبحان اللہ ورنہ آپ ذمہ دار ہیں، جو کتاب بھیجوں گا اس کی اطلاع آپ کو دے دوں گا۔ آپ کے ذاتی کتب خانے میں غالب سے متعلق جو کتابیں ہیں ان کی فہرست بنا کر بھیج دیجئے تاکہ Duplication نہ ہو۔ یہ کام ضروری ہے۔(۴) اس خط کے ساتھ یوم غالب کا first day issue لفافہ اور ٹکٹ بھیج رہا ہوں امید ہے آپ اسے پا کر خوش ہوں گے۔ وہاں جو غالب کے دو یادگاری ٹکٹ نکلے ہیں وہ آپ بھجوائیے۔(۵) ماہ نو کا 'غالب نمبر' میرے لئے بھیج دیجئے۔ 'صحیفہ' مجھے مل چکا ہے۔(۶) ولید صاحب کا نہ کوئی خط، نہ کتاب، نہ پروف، نہ خیریت۔ کچھ نہیں ملا۔(۷) مالک رام کی مرتبہ 'گل رعنا' ابھی نہیں چھپی ہے۔ 'دستنبو' اور 'دیوان غالب' چھپی ہیں وہ آپ کو بھیجی جائیں گی آئندہ ہفتے۔(۸) غالب کے متعلق کتابوں کا ایک پیکٹ بھیجا ہے۔ دوسرے پیکٹ میں 'دلی کالج میگزین میر نمبر' اور 'دیوان مصحفی' بطور ہدیہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ یہ سہ شنبہ کو وطن سے واپس آکر بھیجوں گا۔(۹) آج کل کا 'غالب نمبر' خاص نہیں ہے۔ بالکل عام شمارہ ہے۔ مگر ابھی بازار میں نہیں آیا۔ نیا دور لکھنؤ کا 'غالب نمبر' اچھا ہے وہ آپ کے لئے حاصل کر لیا ہے۔ تحریک کا 'غالب نمبر' رجسٹری سے بھجوا چکا ہوں۔ 'شاعر' اور 'اردو ادب' ابھی نہیں آئے۔(۱۰) وہاں غالب پر جو نئی کتابیں چھپی ہیں ان کی فہرست بھجوائیے، مکمل۔(۱۱) غالب صدی کی تقریبات کی proceedings آپ کو رجسٹری سے بھیج چکا ہوں۔

نثار احمد فاروقی

(۱۶)

۱۰/اپریل ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

محب گرامی قدر، تسلیمات!

میں پندرہ دن سفر میں رہ کر آج دہلی آیا تو آپ کے اکھٹے چار خط ملے۔ ۲۰/مارچ، ۲۱/مارچ، ۲۸/مارچ اور ۳۱/مارچ کے۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ اب ڈاک کا نظام ٹھیک ہوتا جا رہا ہے۔ انتظار تھا کہ پہلی کتابوں کی رسید آجائے تو دوسری قسط بھیجوں۔ آج دس کتابوں کا پیکٹ بھجوا رہا ہوں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔ (1) 'نشاط غالب' (2) 'مرزا غالب' (ڈراما) (3) 'جہان غالب' کوثر چاند پوری (4) 'تصویر خیال' ڈراما از ابرار الرحمٰن قدوائی (5) رسالہ فکر و فن 'غالب نمبر' (6) سودیت جائزہ غالب نمبر (7) 'شرح دیوان غالب' ناطق گلاوٹھی (8) A short Biography (9) 'دیوان غالب' مرتبہ مالک رام (10) 'غالب اور حیدر آباد'۔ ان کی رسید آنے پر غالب سے متعلق کچھ اور چیزیں بھیجوں گا۔ (۲) تاج صاحب کو میرے خطوط نہیں ملے۔ اب انہیں مسودہ کی قسط کے ساتھ خط لکھوں گا۔ راولپنڈی میں جن صاحب کو خط لکھا تھا انہیں ایک خط ملا ہے لیکن وہ تناسب میں فرق چاہتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کا مطلب نہ سمجھے ہوں۔ (۳) 'کلیات مصحفی' پر آپ وہاں تبصرہ چھپوا دیں۔ میں نے مقدمہ 'کلیات مصحفی' کے نام سے علیحدہ جلد پوری تفصیل سے لکھی ہے وہ جب چھپے گی تو آپ کا غصہ فرو ہو جائے گا۔ (۴) مجھے ولید سے کوئی شکایت نہیں ہے آپ شرمندہ نہ ہوں۔ انہیں شرمندہ

کریں۔ یقیناً کسی مجبوری کی وجہ سے وہ اب تک کچھ نہیں کر سکے۔ پروف تیار ہوں گے تو وہ بھیج ہی دیں گے۔ اگر کتاب چھاپنا نہ چاہیں تو ادنیٰ سی بدمزگی پیدا کئے بغیر آپ ان سے مسودات واپس لے لیں مجھے رتی بھر ملال نہیں ہوگا۔ (۵) ماہ نو کا 'غالب نمبر' اور مزید غالبیات کی کتابوں کا انتظار ہے۔ نقوش مجھے بھی ملا ہے مگر ایک دوست کو بھی درکار ہے۔ براہ کرم اس کے دو نسخے خرید کر بھجوا دیں اور دو ہی افکار: غالب نمبر کے۔ وہاں کے رسالوں میں غالب پر کتابوں کے اشتہار تو بہت دیکھ رہا ہوں آپ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں چھپا۔ غالب اکیڈمی کو کتابوں کا تحفہ دینے کی بجائے آپ غالب سوسائٹی کو دیجئے اسے ہماری حکومت کی سرپرستی بھی حاصل ہے اور اس کی نہایت شاندار عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ وزیر صنعت جناب فخر الدین علی احمد اس سوسائٹی کے سکریٹری ہیں۔ میں ان سے تذکرہ کر دوں گا کہ آپ غالب کے متعلق پاکستانی کتابیں سوسائٹی کو تحفے میں دینے پر آمادہ ہیں۔ آپ کا نام ظاہر نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں جو کچھ آپ کے عطیات ہوں وہ میرے نام بھجوا دیجئے گا۔ یکم مئی سے کالج کی چھٹی ہے اب آپ ۱۵/ جولائی تک ذیل کے پتے پر خط لکھیں۔ میں خواہ کہیں بھی رہوں خط مجھے محفوظ ملے گا۔ کتابیں بھی اسی پتے پر بھیجیں۔ جو کتابیں آپ مجھے بھیج رہے ہیں کسی نوٹ بک میں ان کا نام وغیرہ لکھتے رہیے میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔ عند الملاقات ان کا تصفیہ ہو جائے گا۔

نثار احمد فاروقی

(۱۷)

۱۹/اپریل ۱۹۶۹ء

محلہ چاہ غوری امروہہ، ضلع مراد آباد

بھائی، میں آج کل خوشی سے بدحواس ہو رہا ہوں، تفصیل پھر لکھوں گا، خلاصہ یہ ہے کہ غالب کے قلم سے لکھا ہوا پورا دیوان مل گیا ہے۔ اور یہ ۱۲۳۵ھ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے یعنی 'نسخہ حمیدیہ' اس کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ میں آج کل اسے دیکھ رہا ہوں۔ یہ میرے ایک ہم وطن کو ملا ہے جو کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ چاروں طرف سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں اور خطوط بھی لکھ رہے ہیں یہاں خوب شہرت ہو رہی ہے۔ میں اس کی قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور سچی بات یہ ہے کہ ایک لاکھ روپیہ بھی تھوڑا ہے۔ بہر حال آپ بھی اس خبر سے خوش ہوں گے اس لئے لکھ دیا ہے۔ میں آپ کے لئے اس کا عکس فراہم کر کے رکھوں گا لیکن ابھی آپ اس کا تذکرہ وہاں کسی سے نہ کیجئے اس دیوان کے فروخت ہو جانے کا انتظار ہے اس کے بعد لکھوں گا کہ کیا کرنا ہے میں اس سلسلے میں آپ سے بھی مدد لوں گا۔ آپ کا مرسلہ پیکٹ ملا۔ ذرا موٹے کاغذ میں اچھی طرح باندھ کر بنایا کیجئے۔ کتاب 'غالب کون' کہیں راستے میں نکل گئی باقی چیزیں پہنچ گئیں۔ 'غالب کون' دوبارہ بھیج دیجئے۔ آئندہ بس خطوط اور پیکٹ امروہہ کے پتے پر ارسال فرمائیں اور اچھی طرح پیکٹ بنا کر۔ آج ہی آپ کی خالہ کو حسب الحکم منی آرڈر بھیج دیا ہے اور برابر جاتا رہے گا۔ جن کتابوں کے لئے آپ نے لکھا ہے ان میں سے جو ملتی جائیں گی بھیجتا رہوں گا۔ میں خط لکھ کر اکثر چپراسی کو دے دیتا ہوں وہ ڈاک خانے جا کر ٹکٹ چسپاں کر کے ڈال آتا ہے اس لئے بچوں کے واسطے نئے نئے ٹکٹ کی فرمائش (باوجود یکہ آپ نے کئی بار لکھا) پوری نہ ہو سکی، آئندہ کچھ ٹکٹ دوسرے ملکوں کے کتابوں میں رکھ کر بھیجوں گا۔ میرا مرسلہ پیکٹ مل گیا ہوگا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ ایک کی رسید آ جائے تو دوسرا بھیجوں۔ دو تین بنے رکھے ہیں۔ ایک پرسوں پیر کے دن روانہ کروں گا۔ غالب پر جو کچھ دہلی کے بازاروں میں آ رہا ہے میں خرید رہا ہوں اور آپ کو ملتا رہے گا۔ آپ کی مرسلہ فہرست سے مجھے اور سہولت

ہوئی۔ اب duplication نہیں ہوگا۔ میں فی الحال اپنے وطن میں رہوں گا اور اس عرصے میں آپ کو خط تو برابر لکھتا رہوں گا لیکن کتابوں کی رفتار دھیمی رہے گی اس کے لئے دہلی جانا پڑے گا۔ آپ لاہور میں کسی اچھے پبلشر سے 'دیوان غالب' کے اس نئے ایڈیشن کی بات کر سکتے ہیں؟ لیکن ابھی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یعنی یہاں بھی 'ایک انار وصد بیمار' والا معاملہ ہے۔ اس لئے پبلشر ایسا ہو جو بہت سا سرمایہ لگا کر اسے چھاپ سکے اور معقول رائلٹی ادا کر سکے۔ مظفر علی سید کا مرتب کردہ دیوان کس ادارے نے چھاپا ہے؟ باقی پھر، والسلام!

ضروری: امروہہ کے پتے پر مجلس کا چھاپا ہوا (۱) 'کلیاتِ غالب فارسی' ۳ حصے (۲) 'عود ہندی' (۳) 'دیوانِ غالب نسخۂ شیرانی' رجسٹری سے فوراً بھجوا دیجئے۔ آپ تاج صاحب کو خط لکھنے سے منع کرتے ہیں تو مجھے اجازت دیجئے کہ آپ [کی] امانت اپنے تصرف میں لاسکوں ورنہ یہ میرے لیے بھی بیکار رکھی ہے۔

نثار احمد فاروقی

(۱۸)

۲۲ راپریل ۱۹۶۹ء

مجی، تسلیمات! آج مندرجہ ذیل کتب ارسال کی ہیں۔ 'غالب تصور کا دوسرا رخ'، 'اصہار الغالب'، 'Selection from Ghalib'، 'شرح دیوانِ غالب' فیاض حسین جامعی، 'دستنبو' مرتبہ مالک رام، 'انتخاب کلام غالب' از محمد مجیب ان کی رسید سے مندرجہ ذیل پتے پر مطلع فرمائیں (محلہ چاہ غوری، امروہہ (ضلع مراد آباد)

دیوانِ غالب کا جو نسخہ خود غالب کے قلم سے لکھا ہوا ملا ہے اس کی اطلاع دے چکا ہوں۔ (۶) کتاب 'غالب کون' راستے میں نکل گئی دوبارہ بھیج دیجئے۔ آپ کے حسب الارشاد اتر ولی کو روپے بھیج چکا ہوں۔ آئندہ بھی جاتے رہیں گے۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۱۹)

۵ رمئی ۱۹۶۹ء

چاہ غوری امروہہ (مراد آباد)

محبّ گرامی، تسلیمات نیاز، دہلی میں آپ کا خط ملا تھا جس میں بچوں کی کتابوں کی فرمائش تھی، اس کا جواب لکھ دیا تھا۔ امروہہ آ کر آپ کا ۱۸ راپریل کا لکھا ہوا لفافہ اور ایک رجسٹرڈ پیکٹ ملا جس میں 'نقوش' اور 'افکار' کے 'غالب نمبر' اور 'تلاش غالب' کے ۹ پروف تھے۔ اس کی رسید ایک پوسٹ کارڈ سے دے دی تھی۔ میں اس دوران میں ایک بہت اہم کام میں مصروف رہا اس لئے دل جمعی سے خط نہ لکھ سکا۔ ابھی وہ کام ختم نہیں ہوا ہے شاید ۱۵، ۲۰ دن اسی کی نذر ہو جائیں گے۔ اب جواب عرض کرتا ہوں۔ (۱) دہلی کے پتے پر جو آپ نے پیکٹ بھیجا تھا اس میں سے 'غالب کون' کہیں راستے میں نکل گئی۔ باقی چیزیں پہنچ گئیں۔ مذکورہ کتاب کی ایک جلد آپ اور بھیج دیں جب بھی موقع ہو۔ (۲) 'کلیات مصحفی' کی جلد دوم اور بعض دوسری کتابیں اسی ہفتے دہلی جا کر بھیجوں گا ابھی تو دو پیکٹ ایسے بھیج رکھے ہیں جن کی رسید ہی آپ کی طرف سے نہ آئی (ایک کی اب آ گئی، ایک ابھی باقی رہی) (۳) یہاں سے جو کتابیں آپ کی فرمائش کے خلاف یا ضرورت سے زائد ملیں ان کا آپ کسی سے معاملہ کر لیجئے اور ان کے

عوض میں اپنی ضرورت کی کتابیں لے لیجئے۔ میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔ 'نقوش' اور 'افکار' کے غالب نمبر کی جتنی کاپیاں بھی ممکن ہوں بھجوادیں۔ میں یہاں کے علمی مجلس کی کچھ مطبوعات 'کلیات مصحفی' وغیرہ آپ کو زائد بھجواؤں گا۔ (۴) تلاش غالب کے proof مجھے پسند آئے۔ ٹائپ اچھا ہے اور setting بھی مناسب ہے میں نے ان کو بہت غور سے پڑھا اور ممکن حد تک ہر طرح کی غلطی سے پاک کردیا ہے۔ اس کا index بھی ساتھ ہی ساتھ تیار کرلیا۔ اس میں دو مضامین مجھے اور شامل کرانا ہیں ایک تو مطبوعہ ہے 'کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح' اس کا off print بھیج دیا ہے۔ دوسرا مضمون غیر مطبوعہ ہوگا۔ یہ میں آج کل لکھ کر صاف کررہا ہوں۔ اس کا مسودہ اگلے ہفتے تک ولید میر صاحب کو بھیجوں گا۔ آج میں نے رجسٹرڈ پیکٹ میں مندرجہ ذیل چیزیں ولید صاحب کو بھیج دی ہیں:۔ (تلاش غالب کے ۹ پروف، ایک مضمون 'کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح'۔ تلاش غالب کے ابتدائی ۱۶ صفحوں کا matter (مقدمہ وغیرہ) آخری غیر مطبوعہ مضمون کے ساتھ چھپنے والے تین عکس بلاک بننے کے لئے۔ یہ اس نسخہ 'دیوان غالب' کے ہیں جو ابھی دریافت ہوا ہے اور مکمل غالب کے خط میں لکھا ہوا ہے اور اس میں بہت سا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ میں سب سے پہلے اس کا تعارف 'تلاش غالب' میں پیش کروں گا لیکن اس مضمون کو تادم اشاعت صیغہ راز میں رکھنا ہے آپ ابھی کسی سے اس کا ذکر نہ کریں۔ آپ فوراً ولید صاحب کو خط لکھ دیجئے اور اس میں مندرجہ ذیل امور کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائیے: (الف) 'تلاش غالب' کی پہلی کاپی (مقدمہ وغیرہ) اور باقی matter کے پروف بھی فوراً بھیج دیں تاکہ میں index مکمل کرسکوں۔ (ب) پروف براہ راست میرے پتے پر بھیج دیں۔ (ج) آخری مضمون جس کا عنوان ہے 'دیوان غالب: نسخہ امروہہ' اسی ہفتے میں رجسٹری سے بھیج دیا جائے گا۔ (د) اب جتنی جلد ممکن ہوسکے کتاب کو out کرنے کی کوشش کریں یہ میں آخری مضمون کی وجہ سے کہہ رہا ہوں، اب اس نسخے کا علم ہوگیا ہے تو اس پر اور مضامین بھی آنے شروع ہوں گے میں چاہتا ہوں کہ اولیت 'تلاش غالب' کو حاصل رہے۔ اب آپ مجھے ۱۰ ر جولائی تک امروہہ کے پتے پر ہی خط لکھیں۔ دہلی ایک دو دن کے لئے جاؤں گا مقصد صرف یہ ہے کہ وہاں جو ڈاک آئی ہو وہ وصول کرلوں اور آپ کو کچھ کتابیں بھیج دوں۔ یہ خط یہاں تک لکھا تھا کہ آپ کا ۱۹۶۹ء اپریل کا لفافہ اور ۳۰ ر اپریل کا پوسٹ کارڈ دونوں ساتھ ملے۔ مختصراً ان کے جواب بھی سن لیجئے۔ میں نے جب آپ کو کوئی بات وضاحت سے لکھی ہے وہی خط نہیں ملا، اس لئے میں نے خامشی میں فائدہ اخفائے حال ہے، پر عمل شروع کردیا ہے۔ ٹکٹ جو آپ نے امروہہ والے پیکٹ پر لگائے تھے کسی نے راستے ہی میں چھڑا لئے۔ غالب والے ٹکٹ میں نے ۵ روپے کے لئے تھے زیادہ ملے ہی نہیں ختم ہوگئے تھے۔ ابھی ۴، ۵ رکھے ہیں مگر دہلی میں۔ آئندہ وہ آپ ہی کو بھیجوں گا۔ کسی رجسٹری پر آپ ۵۰ پیسے والا غالب ٹکٹ لگا کر بھیجئے۔ کتابوں کا ایک پیکٹ یہاں سے ایک ہفتے میں نکلتا ہے، جب وہ نکل جائے تو اصولاً دوسرا بھیجنا ٹھیک ہوگا۔ ورنہ اگر راستے میں دونوں یک جا ہوگئے اور ان کی قیمت مقرر حد سے زیادہ بن گئی تو دونوں ضبط ہوجائیں گے۔ 'دیوان غالب نسخہ امروہہ' پر ایک مفصل مضمون 'تلاش غالب' میں شامل ہے۔ آپ خدارا اس کا ذکر ابھی کسی سے نہ کیجئے گا۔ نہ تحریر میں نہ تقریر میں۔ تاوقتیکہ کتاب چھپ جائے۔ کتابوں کے پیکٹ راستے میں کھولے جاتے ہیں اور بہت بیدردی سے سلوک کیا جاتا ہے اس لئے آپ انہیں اچھی طرح زیادہ بڑے اور دبیز کاغذ میں لپیٹ کر سُتلی سے دو تین طرف سے باندھیں گے تب وہ محفوظ رہیں گے۔ باقی کتابیں بڑے سائز کی تھیں 'غالب کون' چھوٹے سائز کی ہوگی اس میں سے موقع پاکر نکل گئی۔ میں نے جن کتابوں کو لکھا ہے وہ ان کے لئے کسی اہتمام یا عجلت کی ضرورت نہیں۔ صرف آپ note کرلیں اور

جب بھی ممکن ہو بھجوادیں۔ایک ضروری بات یہ ہے کہ میں نے 'تلاش غالب' کا انتساب آپ کے نام کیا ہے۔اگر آپ نے اس میں 'چوں' بھی کی تو سمجھ لیجئے کہ تعلقات ختم ہو جائیں گے۔آپ تو نسباً پٹھان ہیں اور میں مزاجاً پٹھان ہوں۔اتنا لکھنا غالباً کافی ہوگا۔ولید صاحب نے اگر کچھ بھیجا ہوگا تو وہ دہلی جا کر ملے گا۔UBL کی ڈائری جو آپ نے حاصل کی ہے اس کے لئے دل و جان سے شکریہ۔امروہہ کے پتے پر رجسٹری سے اللہ کا نام لے کر بھیج دیجئے۔ایک سوشل ویلفیئر سنٹر سانیال (ادارہ معاشرتی بہبود) کی طرف سے بھی چھپی ہے کیا وہ آپ کو نہیں ملی۔'نوائے ادب'، 'اردو ادب'، 'علی گڑھ میگزین'، وغیرہ کے غالب نمبر نہیں چھپے۔میں بھی برابر فکر میں رہتا ہوں جو چیز نظر آتی ہے فوراً خرید لیتا ہوں۔باہر سے بھی منگواتا ہوں مگر اپنی ساری کیفیت آپ سے زبانی ہی عرض کر سکتا ہوں کہاں تک لکھوں اور کیا کیا لکھوں۔'شاعر' اور 'فروغ اردو' اور 'نیا دور' کے نمبر اس ہفتے میں روانہ کروں گا۔بہت سی کتابوں کے صرف اشتہار آ رہے ہیں کتابیں ابھی مارکیٹ میں نہیں آئیں۔کیا آپ کو 'ہماری زبان' (علی گڑھ) ملتا ہے؟ نہ ملتا ہو تو لکھیے تاکہ آپ کے نام جاری کرادوں۔حیدرآباد سے صرف دو کتابیں 'اصلاحات غالب' اور 'غالب اور حیدرآباد' چھپی ہیں وہ آپ کو بھیجی جائیں گی۔بچوں کی کتابوں کے لئے آپ تعطیلات کے ختم تک انتظار کر سکتے ہیں۔یہاں منگا کر بھیجوں گا تو نہ صرف 1/4 کمیشن مجھے نہیں ملے گا بلکہ مصارف ڈاک بھی مجھے برداشت کرنا ہوں گے اور اس طرح ایک روپے کی کتاب جو دہلی میں مجھے بارہ آنے کی مل سکتی ہے، یہاں سوا، ڈیڑھ روپے میں پہنچے گی۔آپ کے سب خطوں کی کل باتوں کے جواب آ گئے۔آپ کی تشریف آوری کی خبر سے خوشی ہے۔خدا جلد ملائے۔خدا حافظ

نثار احمد فاروقی

(۲۰)

۸ر مئی ۱۹۶۹ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

گرامی قدر، تسلیمات! آپ کے تین خطوں کے جواب میں ایک رجسٹرڈ لفافہ لکھ چکا ہوں اور اس لفافے کے pilot کے طور پر ایک کارڈ بھی بھیجا ہے مگر غلطی سے اس پر ٹکٹ صرف ۵ پیسے کا لگایا۔خیر اچھا ہوا۔بیرنگ ہو کر بقول اگلے لوگوں کے محفوظ ہو جائے گا۔آج میں ایک دن کے لئے ابھی آیا تھا تو یہاں سے چند کتابوں کا ایک پیکٹ ارسال کر دیا ہے جس میں مندرجہ ذیل کتب ہیں: (۱) مکاتیب مرزا مظہر (۲) گنجینہ غالب (۳) آئینہ غالب (۴) دلی کالج میگزین غالب نمبر (۵) فروغ اردو لکھنو غالب نمبر (۶) نیا دور لکھنوٴ غالب نمبر بھوپال سے عبدالقوی دیسنوی صاحب (۷) نے میری فرمائش پر کتاب 'غالب اور بھوپال' کی ایک جلد روانہ کی ہوگی۔ان سب کی رسید سے امروہہ کے پتے پر مطلع فرمائیں۔آج ہی میں نے خالہ محترمہ کی خدمت گزاری کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔امروہہ سے 'تلاش غالب' کے proof دیکھ کر براہ راست ولید میر صاحب کو بھیج دیے ہیں اس میں ایک مضمون بھی ہے جو اس مجموعے میں شامل ہونا ہے اور دیوان غالب کے نو دریافت قلمی نسخے پر ایک مضمون ہوگا اس کا مسودہ تو بعد میں بھیجوں گا اس کے ساتھ جو تین بلاک تصویروں کے چھپیں گے وہ اس پیکٹ میں رکھ دیے ہیں۔اب آپ کو خواہ خط لکھنا پڑے یا لاہور جانا پڑے ولید میر صاحب کو انتہائی سخت تاکید کر دیں کہ کتاب کی اشاعت سے قبل یہ صفحات کے عکس کسی کو نہ دکھائیں نہ کسی سے ان کا تذکرہ کریں اور آپ سے بھی ایسی ہی درخواست کر رہا ہوں۔اگر کتاب چھپنے

سے پہلے کسی کو اس کا علم ہو گیا تو مجھے نقصان ہوگا۔ (۸) تفصیل بعد میں بتاؤں گا۔ 'تلاش غالب' کا مقدمہ وغیرہ یعنی شروع کے ۱۶ صفحوں کی کاپی کا پورا matter اور ایک مضمون اور تین عکس اس پیکٹ میں گئے ہیں ان کی رسید کا مجھے بہت انتظار رہے گا۔ دہلی آ کر مجھے آپ کا کوئی خط نہیں ملا۔ حالانکہ امروہہ والے خط میں یہ اطلاع تھی کہ تلاش غالب کے proof روانہ کرنے کی اطلاع ایک کارڈ کے ذریعے احتیاطاً دہلی کو بھی بھیجی گئی ہے۔ نہ یہاں ولید صاحب کا مرسلہ کوئی خط یا کتاب ملی۔ آپ کتابوں کے بھیجنے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہی نہ کیجئے۔ جب موقع ہوا کرے خود ہی خرید کر بھجوا دیا کریں۔ میری طرف سے ایک بات آپ گرہ میں باندھ لیجئے کہ میں یہ کتابیں اپنے شوق کے لئے منگواتا ہوں، ایسا ضرورت مند نہیں ہوں کہ آپ سے یا کسی سے ناراض ہو جاؤں۔ اگر میری فرمائش کی کتابوں میں سے کوئی آ جائے تو سبحان اللہ۔ نہ آئے تو میں ان دشواریوں کو جانتا ہوں جو عملاً پیش آتی ہیں۔ ہاں اگر کبھی کسی کتاب کی واقعی شدید ضرورت ہوگی تو آپ کو خاص طور سے لکھوں گا۔ اس وقت مجھے انجمن ترقی اردو کے مخطوطات کی فہرست درکار تھی اس کے لئے آپ کو لکھا تھا اور بھی کئی حضرات کو لکھ دیا تھا۔ بارے آج مشفق خواجہ صاحب کا بھیجا ہوا تحفہ مل گیا۔ میرا کام نکل گیا۔ اب اگر آپ یا کوئی اور بھیج دے گا تو وہ کسی اور کے کام آ جائیں گی۔ اب آپ تمام خط و کتابت امروہہ کے پتے پر ہی کرتے رہیں۔ تا اطلاع ثانی، کتابوں کے بھیجنے کا سلسلہ میری طرف سے اب ۱۰ جولائی تک غیر یقینی رہے گا۔ امروہہ میں کوئی کتاب ملتی نہیں اور ملے گی تو بہت مہنگی۔ دہلی آ کر ہی پھر سب چیزیں یہاں سے روانہ کروں گا۔ یونائیٹڈ بینک کی ڈائری آپ تنہا رجسٹری سے بھیج دیجئے یعنی اس کے ساتھ اور کوئی کتاب نہ رکھئے گا۔ اسی طرح ادارہ معاشرتی بہبود ساہی وال کی چھاپی ہوئی ڈائری بھی حاصل کیجئے۔ غالب پر وہاں جو کچھ چھپا ہے وہ آپ خرید کر محفوظ رکھتے رہیے اور تھوڑا تھوڑا امروہہ کے پتے پر بھجوا دیجئے گا۔ یہاں سے اگر کوئی ایسی کتاب جائے جو آپ کی ضرورت کی نہ ہو تو اس کے بدلے میں وہاں اپنی ضرورت کی کتاب لے لیجئے شکوہ نہ کیجئے۔ میرا ارادہ یہاں سے دہرہ دون جانے کا ہے۔ آج کل بیوی وہیں ہیں۔ انہیں ساتھ لے کر امروہہ آؤں گا۔ چند روز رہ کر غالباً جون کے اوائل میں حیدر آباد جاؤں گا۔ میں خواہ کہیں بھی رہوں خطوط امروہہ کے پتے پر ہی حفاظت سے پہنچیں گے۔ UBL کی ڈائری آپ اس پتے پر رجسٹری سے بھیج دیجئے۔ یہ میرے چچا کا پتا ہے وہ اسی ماہ میں ہندوستان آ رہے ہیں اپنے ساتھ لائیں گے۔ ابرار احمد فاروقی، بتوسط بصیر احمد فاروقی، سینئر انجینئر، پی۔ آئی۔ ٹی۔ اے۔ سی، فیروز پور روڈ، لاہور-۱۶۔ والسلام، خیر طلب!

نثار احمد فاروقی

(۲۱)

۱۶ر مئی ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، اجمیر گیٹ، دہلی

مجی، ڈائری مل گئی بہت بہت شکریہ۔ ادرہ معاشرتی بہبود ساہی وال کی چھاپی ہوئی ڈائری اور حاصل کیجئے۔ آپ کا ایک لفافہ بھی ملا ہے اس کا جواب قدرے فرصت ہو تو لکھوں گا۔ 'دیوان غالب' کے سلسلے میں آپ سے جو کچھ خط و کتابت ہو اس کو سختی سے صیغۂ راز میں رکھئے گا کسی سے نہ تذکرہ کیجئے نہ تحریر کیجئے۔ یہ ان شاءاللہ آپ کے توسط سے چھپے گا 'داستان مغلیہ' کی طباعت مجھے پسند ہے لاہور جا کر ان سے فوراً معاملات طے کیجئے تاکہ میں مسودہ اور عکس بھیج دوں۔ دیوان کے ساتھ ہی ہر صفحے کا

عکس بھی چھپے گا۔ آپ کے لئے میں نے عکس حاصل کرلیا ہے کارڈ ڈاک سے نہیں بھیجوں گا جولائی کے پہلے ہفتے میں ایک صاحب آپ کو وہاں پہنچادیں گے۔ اس وقت تک صبر کیجئے۔ باقی پھر۔

نثار احمد فاروقی (امروہہ)

(۲۲)

۱۶رمئی ۱۹۶۹ء

صدیقی العزیز، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ۷رمئی کو ایک دن کے لئے دہلی گیا تھا وہاں آپ [کا] کوئی خط تو نہیں ملا، میں نے موقع پا کر کتابوں کا ایک پیکٹ روانہ کردیا جس میں 'فروغ اردو' لکھنؤ اور 'نیا دور' لکھنؤ کے غالب نمبر بھی ہیں، یہاں سے آپ کو دو خط لکھ کر گیا تھا ایک دہلی سے اور بھیجا۔ وہاں سے دہرہ دون چلا گیا تھا، کل واپس آیا تو آپ کا ۲رمئی کا لکھا ہوا خط ملا۔ میرے باقی خطوط کا جواب اب آپ کی طرف سے آتا ہوگا۔ خط کے ساتھ ہی UBL کی خوب صورت ڈائری کا تحفہ بھی پہنچا جس کے لئے تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس ڈائری میں صرف غالب کے متعلق یادداشتیں قلم بند کروں گا۔ ایک اور خوبصورت ڈائری 'ادارہ معاشرتی بہبود ساہی وال' کی طرف سے چھپی ہے وہ بھی اگر مل سکے تو حاصل کیجئے۔ دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے سلسلے میں سب سے پہلے تو آپ کو یہ لکھ دوں کہ اس سلسلے کی جملہ خط و کتابت top secret ہے آپ کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کریں گے نہ کسی کو خط میں لکھیں گے کہ میں اسے شائع کر رہا ہوں اور یہ پاکستان میں آپ کی وساطت سے چھپ رہا ہے۔ میں نے آپ کے لئے اس نسخے کے عکس فراہم کر[لیے] ہیں لیکن وہ میں ڈاک سے نہیں بھیجوں گا اس لئے کہ ان کو بڑی مشکل اور بہت خرچ سے حاصل کیا ہے۔ کسی کے ہاتھ دستی بھیجوں گا۔ قدرت نقوی صاحب کو بعد میں بتایئے گا کہ یہ مردف ہے یا غیر مردف ہے۔ ابھی انہیں قیاسات لڑانے دیجئے۔ اس نسخے کے پاکستانی ایڈیشن کا انتظام میں آپ کی نگرانی میں چاہتا ہوں اس کا متن ٹائپ میں چھپے گا اور ہر صفحے پر خوبصورت بارڈر بھی ہوگا۔ پھر ہر دو ورق کے بعد ایک صفحے کا عکس ہوگا۔ متن میں ایک صفحے پر ایک ہی غزل ہوگی، اور باقی حواشی باریک ٹائپ small point میں اسی صفحے پر ہوں گے غالباً اس کا مقدمہ ٹائپ میں ۳۲ صفحوں پر ہوگا۔ ۲۶۰ صفحے متن کے ہوں گے اور ۱۲۶ صفحوں کا عکس بلاک میں چھپے گا۔ فہرست اور اشاریہ ۱۶ صفحے کا۔ اس طرح کل صفحات کی تعداد (مع عکس) ۴۳۴ ہوجائے گی۔ جلد بہت عمدہ قسم کی ڈائی کے ساتھ جیسی 'داستان مغلیہ' کی ہے ایسی ہوگی۔ میں اس کے لئے -/Rs.600 عکس کا معاوضہ اور 20% رائلٹی لوں گا جو ہیں آپ وصول کرلیں گے۔ یہ تو میری طرف سے شرائط ہوئیں لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ 'تلاش غالب' کی طرح اس کے بھی جملہ معاملات کا اختیار کلی آپ کو حاصل ہوگا۔ آپ جس طرح اور جس سے بھی چاہیں طے کرلیں۔ لیکن طباعت آپ کی خصوصی نگرانی میں اور بہت جلد ہوگی خواہ اس کے لئے آپ کو بار بار لاہور کا سفر کرنا پڑے یہ ساری باتیں آپ ناشر سے طے کر کے (تحریری طور پر نہیں، زبانی) مجھے لکھئے تاکہ میں یہاں سے متن کا مسودہ اور عکس بھیجنے کا انتظام کروں۔ یہاں میں اسے معمولی طور سے لیتھو میں چھپواؤں گا اور اس کا نام 'دیوانِ غالب نسخۂ امروہہ' ہوگا۔ مالک نسخہ نے ازراہِ نوازش مجھے اس نسخے کی نقل اور عکس کی اجازت دے دی ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے پر بھی (چند شرائط کے ساتھ) انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی فروخت کا تصفیہ ہونے سے پہلے دیوان چھپ کر تیار ہوجائے۔ جب یہاں نسخہ فروخت ہوجائے گا تو میں آپ کو ٹیلی گرام سے مطلع کروں گا اس وقت مطبوع کتاب ریلیز کی

جائے گی۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ اس کے عکس طفیل صاحب کو دے دوں گا تا کہ وہ نقوش کے غالب نمبر حصہ دوم میں استعمال کر لیں لیکن وہ مجھ سے ناخوش ہیں، اور بعض قباحتیں اور بھی ہیں جن کی وجہ سے میں مجبور ہوں۔ آپ ان سے بھی اس نسخے کے بارے میں میری خط و کتابت کا ذکر نہ کریں۔ 'تلاشِ غالب' کا پروف دیکھ کر بھیج چکا ہوں۔ ایک مضمون 'کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح' کتاب میں شامل کرنے کے لئے پروف کے ساتھ بھیجا ہے اور 'دیوان غالب' کے تین صفحوں کے عکس بھی بلاک بنوانے کے لئے بھیجے ہیں 'دیوان غالب' پر مضمون لکھ رہا ہوں جو سب سے پہلے اس کتاب میں چھپے گا اور ساتھ ہی عکس چھپیں گے۔ آپ کا لاہور جانا ہو تو ولید صاحب کے پاس ان صفحات کے فوٹو دیکھ لیں مگر انہیں بھی سخت تاکید کر دیں کہ کتاب کی اشاعت سے پہلے وہ یہ فوٹو کسی کو نہ دکھائیں اور بلاک بننے کے بعد ان صفحات پر آپ قبضہ کر لیں۔ میں ان کے خط کا جس میں 'تلاش غالب' کے پروفوں کی رسید ہو، منتظر ہوں۔ وہ بھلے آدمی خط تو لکھیں گے نہیں آپ یہ ساری باتیں لاہور جا کر طے کر لیں۔ اب مجھے 'تلاش غالب' کے لئے صرف دو چیزیں اور بھیجنا ہیں ایک تو 'دیوان غالب بخط غالب' پر مضمون۔ دوسرے کتاب کا index۔ مضمون تو میں قریب رجسٹری سے بھیج دوں گا۔ index صرف اسی وقت بھیجا جا سکتا ہے جب مکمل کتاب کے proof میرے ہاتھوں سے نکل جائیں۔ ولید صاحب کہتے ہیں کہ اب ذرا جلدی کریں اور کتاب کو مارکیٹ میں جلد از جلد لانے کے لئے میرے ساتھ تعاون کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو 'دیوان غالب' کے نو دریافت نسخے کے بارے میں ان کی کتاب 'تلاش غالب' کو اولیت حاصل رہے گی، یہ نسخہ اداروں کے ہاتھ لگ گیا تو ممکن ہے کہ یہ فضیلت جاتی رہے۔ وہ تو خط کا جواب دیتے نہیں اس لئے بار بار آپ کو زحمت دیتا ہوں۔ میں اس سلسلے میں آپ کے مفصل اور شافی و کافی جواب کا منتظر ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ 'تلاش غالب' جون میں چھپ جائے اور دیوان غالب اسی سال دسمبر تک out ہو جائے آپ کا تعاون ہوگا تو یہ منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ بچوں کو دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۲۳)

۲۰ رمئی ۱۹۶۹ء

چاہ غوری، امروہہ (ضلع امروہہ مراد آباد)

مجی و مخلصی، تسلیمات! ۱۲ رمئی ۱۹۶۹ء کا نوازش نامہ ملا۔ اس پر اندر اور باہر چسپاں کئے ہوئے ٹکٹ بھی، شکریہ۔ میں اس عرصے میں برابر آپ کو خط لکھتا رہا ہوں۔ ایک خط پرسوں بھی بہت تفصیل سے لکھا ہے جس میں دیوان غالب کی اشاعت کے سلسلے میں عرض کیا ہے۔ اب چند امور سلسلہ وار لکھتا ہوں:۔ (الف) 'تلاش غالب' کے پروف، مقدمہ وغیرہ، اور دیوان غالب کے نو دریافت نسخے کے تین عکس بھیج چکا ہوں۔ ایک مضمون 'کلام غالب ایک ہم عصر شارح' بھی ولید صاحب کو بھیج دیا ہے۔ اب مجھے اس سلسلے میں صرف دو چیزیں اور بھیجنا ہیں ایک تو دیوان غالب کے اسی نسخے پر مضمون اور دوسرے کتاب کا index۔ یہ میں ولید صاحب کی طرف سے کوئی خط یا بقیہ پروف وصول ہونے پر بھیجوں گا۔ آپ ولید صاحب سے مل کر یہ تاکید کر دیں کہ صفحات کے عکس کتاب چھپنے سے پہلے کوئی نہ دیکھے اور پروف بھیجنے میں وہ جلدی کریں۔ (ب) میں مئی کے پہلے ہفتے میں ایک دن کے لئے دہلی گیا تھا وہاں سے آپ کو ایک پیکٹ بھیجا ہے جس میں 'فروغ اردو' کا غالب نمبر وغیرہ ہیں اس کی

رسید ابھی تک آپ نے نہیں بھیجی۔ یہ پیکٹ ۷ مئی کو بھیجا گیا تھا۔ اس میں ایک کتاب 'مکاتیب مرزا مظہر' بھی رکھی گئی۔ اگر کوئی کتاب آپ کو زائد از ضرورت ملے تو کسی سے تبدیلی کا معاہدہ کر لیجئے۔ مکاتیب اسی غرض سے بھیجی ہے۔ (ج) اب سب سے زیادہ اہم بات 'دیوان غالب بخطِ غالب' کی اشاعت ہے۔ اس سلسلے میں آپ کو بہت اہم رول ادا کرنا ہے۔ سب سے پہلے اور بار بار تاکید سے یہ عرض کر دوں کہ آپ اسے سختی سے صیغۂ راز میں رکھیں کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ نسخہ آپ کی وساطت سے شائع ہو رہا ہے۔ میں نے اس کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ کتاب بہت اعلیٰ درجے کے آرٹ پیپر پر چھپے گی اور اس کا خاکہ یہ ہوگا۔ (۱) فہرست وغیرہ (۲) مقدمہ (۳) متن دیوان داہنے صفحے پر ٹائپ میں اور بائیں صفحے پر تحریر غالب کا عکس اس کے بالمقابل۔ میرے اندازے کے مطابق اگر ایک صفحے پر ایک غزل اور اس کے حواشی ہوں تو پوری کتاب مع مقدمہ وعکس تقریباً ۴۲۵ صفحات میں آئے گا۔ اعلیٰ درجے کی طباعت اور جلد ہو تو اس کی قیمت ۳۰ رکھی جا سکتی ہے۔ اس کی شرائط ناشر سے آپ جس طرح چاہیں طے کر لیں مجھے منظور ہوگی۔ اگر میری رائے آپ طلب کریں گے تو عرض کروں گا۔ (د) میری رائے یہ ہے کہ آپ فوراً لاہور جائیے۔ ادارہ نگارشات (جس نے 'داستان مغلیہ' چھاپی ہے، اور یہ غالباً ولید صاحب ہی کا ادارہ ہے) سے معاملات طے کر کے مجھے اطلاع دیجئے تو میں یہاں سے دیوان کا مسودہ بھیج دوں گا تاکہ اس کی فوراً composing ہو جائے۔ دیوان کے عکس بعد میں روانہ کروں گا اور سب سے آخر میں دیوان کا مقدمہ اس کی اشاعت کے معاملات جلد از جلد طے ہو جانے ضروری ہیں تاخیر ہونے میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ آپ کے تفصیلی اور شافی جواب کا منتظر ہوں۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ 'دیوان غالب' کا سب سے اہم نسخہ ہوگا۔ 'نسخہ حمیدیہ' سے بھی زیادہ۔ (ہ) میں یہاں اس دیوان کے عکس تو فی الحال نہیں چھپواؤں گا لیکن text لیتھو میں چھپے گا۔ چھپائی میں حسن ونفاست کا اہتمام تو بہت ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ ٹائپ اور آرٹ پیپر کی بات کہاں پیدا ہو سکتی ہے۔ (و) میں اس خط سے نمبر ڈالنے کی ابتدا کر رہا ہوں یہ ۵/۱ ہے، پانچ کا ہندسہ مئی کا مہینہ ظاہر کرتا ہے۔ اس سے اگلا خط ہے۔ ۵/۲ ہوگا۔ آپ بھی اسی طرح نمبر ڈال دیا کیجئے تاکہ اگر کوئی خط ضائع ہو تو اندازہ ہو جائے۔

امید ہے اب آپ کی آنکھوں کو آرام ہوگا۔ گرمی یہاں بھی کل پرسوں سے خوب پڑ رہی ہے مگر میں 'دیوان غالب' میں ایسا الجھا ہوا ہوں کہ کچھ ہوش نہیں ہے۔ یہ چاہتا ہوں کہ اس کا مسودہ طباعت کے لئے جلد از جلد تیار کر لوں۔ UBL کی ڈائری مجھے مل چکی ہے بہت بہت شکریہ۔ 'ادرہ معاشرتی بہبود ساہی وال' سے ایک غالب ڈائری مرتب اشرف قدسی چھپی ہے۔ اسے حاصل کیجئے۔ 'علی گڑھ میگزین' کا غالب نمبر شائع ہو گیا ہے۔ اور میں نے آج ہی ڈاکٹر مختار الدین احمد کو خط لکھا ہے کہ دو کاپیاں حاصل کر کے بھیج دیں۔ آپ کو ضرور ملے گا مطمئن رہیں۔ 'نوائے ادب' اور 'اردو ادب' نے غالب نمبر شائع نہیں کئے۔ بھوپال سے سید عبدالقوی دیسنوی نے ایک کتاب 'غالب اور بھوپال' چھاپی ہے وہ آپ کو ملی یا نہیں؟ میں نے انہیں آپ کا پتا لکھ دیا تھا اور ان کا خط میرے پاس آیا ہے کہ لطیف الزماں صاحب کو کتاب بھیج دی گئی۔ یہاں 'آج کل' کا غالب نمبر ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ میں آج کل کے دفتر بھی گیا ایک کاپی بھی حاصل نہ ہو سکی تلاش جاری ہے، ملے گا ضرور۔ 'نقوش' اور 'افکار' کے غالب نمبر کی کاپیاں آپ بھیج دیں تو اس سے اچھی کیا بات ہے جتنی بھی ہوں۔ محمد حیات خاں سیال کی کتاب احوال ونقد غالب مجھے نہیں ملی ہے۔ قدرت نقوی کی کتاب کے ساتھ اسے بھی بھیجئے۔ 'ہمدرد ڈائجسٹ' کا غالب نمبر بھی۔ اس کے سوا سید عبداللہ کی 'اطراف غالب'، وغیرہ۔ وہاں سے تو غالب پر کوئی بھی کتاب ابھی تک نہیں آئی۔ آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے بقول غالب:

مرے دل میں ہے غالب شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
خدا وہ دن کرے جب اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی

والسلام والاکرام
نثار احمد فاروقی

(۲۴)

۲۳؍مئی ۱۹۶۹ء

برادر محترم، تسلیمات! ابھی میں ڈاک خانے گیا تھا تاکہ رات جو خط لکھا تھا اس کو پوسٹ کردوں، وہیں آپ کا ۱۶/۱۷؍مئی کی درمیانی شب کا لکھا ہوا (پنسل سے) اور لاہور سے post کیا ہوا خط ملا۔ واپس آ کر اس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ آپ نے نہایت اچھا کیا جو لاہور سے ساری تفصیلات مجھے لکھ دیں ان میں بعض باتوں سے میں خوش ہوا اور بعض سے گھبرایا۔ آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے پھر بھی میری خاطر اتنی زحمت گوارا کی۔ کیا محض شکریے کے الفاظ اس کا بدل ہو سکتے ہیں؟ میں کیوں شکریہ لکھ کر آپ کے احسانات کی توہین کروں؟ لیکن بہتر یہی ہے کہ؟ 'غالب' اور 'تلاش غالب' اور 'دیوان غالب' سب کو بھاڑ میں جھونکیے پہلے اپنی آنکھوں کا علاج اور حفاظت کیجئے۔ اگر خدانخواستہ کوئی دیر یا تکلیف ہوگئی تو اس سے بہت نقصان ہوگا۔ ولید صاحب سے آپ مل لئے، سب matter خود دیکھ لیا، کمپوز کرالیا، عکسوں کے پرنٹ تیار کرالئے، اتنی مختصر مدت میں آپ نے بھی کمال کر ڈالا۔ اب شاید پیر کے دن سب چیزیں مجھے ملیں گی۔ پچھلے پروف میں نے بہت غور سے نہیں دیکھے تھے کیوں کہ ساتھ ساتھ index بھی بنا تا جاتا تھا اس سے توجہ بٹتی تھی۔ اب جو آپ بقیہ پروف بھیج رہے ہیں ان کے ساتھ ہی 'دیوان غالب نسخۂ امروہہ' والا مضمون روانہ ہوگا اور جب اس کے پروف آجائیں گے تب index بھیج سکوں گا۔ بغیر انڈکس کے میں یہ کتاب چھپوانا نہیں چاہتا اور وہ یہاں بن رہا ہے اگر اس کا جھگڑا نہ ہوتا تو میں یہی کرتا کہ آپ وہاں پروف دیکھ لیں۔ اب اس میں اگر تاخیر ہوتی ہے تو ہوا کرے۔ جتنی تاخیر واجبی ہے اس سے تو کوئی مفر نہیں ہاں جس تاخیر کی وجہ جواز نہ ہو وہ نہیں ہونی چاہیے۔ مقدمہ 'تلاش غالب' میں آپ کے متعلق کچھ بھی نہیں لکھا گیا اور جو کچھ لکھا ہے میں اس میں ترمیم کرنے کو تیار نہیں۔ نہ 'قلمی نام' کا پردہ ڈالوں گا۔ اسے اسی طرح رہنے دیجئے۔ البتہ حقوق آپ خواہ اپنے نام لکھوالیں خواہ ناشر کے نام۔ جو آپ کی رائے ہو۔ طفیل صاحب کو میں نے خط لکھا تھا لیکن وہ مجھ سے ناراض ہیں اور خدا جانے کیوں۔ (۹) اس لئے میرا دل شگفتگی کے ساتھ آمادہ نہیں ہوتا، ورنہ میں تو دوستوں کے لئے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ آپ آئندہ طفیل صاحب سے یا کسی بھی اور شخص سے اس دیوان کے سلسلے میں کوئی گفتگو نہ کیجئے۔ اگر کوئی کچھ کہے تو اپنی لاعلمی کا اظہار کیجئے۔ جیسے آپ مجھ سے واقف ہی نہیں ہیں۔ میں نے مجلس ترقی ادب والوں سے بھی اس کی اشاعت کے بارے میں استفسار کیا تھا لیکن اب آپ کا موجودہ خط پا کر میرا آخری فیصلہ یہ ہے کہ میں اس کا مسودہ اور مکمل عکس آپ کے پاس بھیج دوں گا خواہ آپ اسے اپنے نام سے چھاپیں یا عمرو بکر و زید کے نام سے۔ طفیل صاحب کو دیں یا ولید صاحب کو۔ یا چولھے میں رکھ دیں۔ میں بری الذمہ ہو جاؤں گا لیکن آپ کو ایک بات معلوم رہے کہ اصل نسخہ میری ملکیت نہیں ہے اور میرے اندر اسے خریدنے کی استطاعت بھی نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے کہ کہیں فروخت ہوگا اور چھپنے سے پہلے فروخت ہوگا۔ مالک نسخہ نے میرے ہم وطن ہونے کی رعایت سے مجھے یہ اجازت دی ہے کہ نسخہ فروخت ہو جانے

کے بعد میں اسے چھپواؤں۔ میں اس سلسلے میں راز داری اور عجلت دونوں باتیں چاہتا ہوں۔ راز داری اس لئے کہ اگر یہ نسخہ دوسرے ہاتھوں میں گیا (اور جارہا ہے) تو وہ لوگ بھی اسے پہلے چھاپ سکتے ہیں۔ اس لئے اس نسخے کی اشاعت میں کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب آپ کے اور ناشر کے سوا کسی کو یہ علم نہ ہو کہ آپ اسے چھپوا رہے ہیں۔ کیا آپ نے طفیل صاحب سے میری خط وکتابت کا اور اشاعت کے لئے اپنی جدوجہد کا ذکر تو نہیں کر دیا؟ براہ کرم آئندہ اس معاملے میں بے حد احتیاط کیجئے کہ آپ کے عمل دخل کا کسی کو علم نہ ہو نہ یہ معلوم ہو کہ عکس آپ کے پاس ہے۔

یہاں سے میرے ایک دوست آئندہ ہفتے لاہور جارہے ہیں ان کے ہاتھ میں عکس بھیج رہا ہوں ان کا نام اور پتا آئندہ لکھوں گا۔ وہ یا تو لاہور سے آپ کو یہ عکس بھیج دیں گے یا ولید صاحب کو دے دیں گے۔ آپ ان سے حاصل کرلیں۔ جب میں عکس یہاں سے روانہ کروں گا تو ساری تفصیلات آپ کو لکھ دوں گا۔ آپ اسے 'داستان مغلیہ' کے ڈھنگ میں چھپوائیے مگر وہ کتابت میں ہے یہ ٹائپ میں ہو تو جلدی چھپے گا۔ پہلے میں عکس بھیجوں گا اتنے ان کے بلاک بنیں گے اس عرصے میں اس کے مسودے کو final touch دے کر یہاں سے بھیج دوں گا۔ عکس میں بعض صفحے کم ہیں وہ بھی دہلی جاکر print کراؤں گا اور بعد میں ڈاک سے بھیج دوں گا۔

اب آپ کے مرسلہ proof آنے کے بعد خط لکھوں گا۔ تو یہ آخری بات طے ہوگئی کہ نسخے کا مسودہ اور عکس آپ کی نذر ہے آپ اس کا جو چاہیں سو کیجئے مگر خدارا اس کے سلسلے میں اتنے Diplomat بن جایئے کہ اگر بھابی بھی پوچھیں کہ کیا آیا ہے تو کہہ دیجئے کہ امتحان کی کاپیاں ہیں؟ چچا جان سے آپ مل لئے بہت اچھا ہوا وہ یہاں آنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ شاید visa ہی نہ ملا ہوگا۔ ہم تو روز ان کا انتظار کررہے ہیں۔ بیوی سے آپ کا سلام کہہ دیا تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ میری طرف سے بھی بچوں کو دعائیں اور آپ کو اور بھابی کو سلام پہنچے مگر خدارا کچھ بھیجنے کی زحمت نہ کیجئے۔ وہیں آکر دیکھا جائے گا۔ یہ 'چوں' میں نے نہیں کی ہے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۲۵)

۲۹رمئی ۱۹۶۹ء پنج شنبہ
چاہ غوری، امروہہ، ضلع مراد آباد

برادرم مکرم، تسلیمات!

آپ کا نوازش نامہ ۱۷رمئی کو لاہور سے لکھا ہوا ملا تھا جس میں آنے لاہور کی اپنی سرگرمیوں کی تفصیل کے ساتھ ہی یہ تحریر فرمایا تھا کہ تلاش غالب کے بقیہ پروف اور عکس کے پرنٹ بھی آپ لاہور سے بھیج کر ملتان جائیں گے۔ اسی خط میں چچا جان سے ملنے کا بھی ذکر تھا۔ یہ مجھے گذشتہ پنج شنبہ کو ملا تھا۔ اب غور فرمایئے کہ اس پورے ایک ہفتے میں کس شدت سے انتظار کش رہا ہوں گا۔ اب پورے آٹھ دن ہوگئے proof وغیرہ تو کچھ نہیں ملے، آپ کا ایک خط ۲۴رمئی کو ملتان سے لکھا ہوا ملا ہے۔ اس میں یہ حوالہ بھی ہے کہ آپ نے ایک دن قبل ۲۴رمئی کو بھی کوئی خط بھیجا ہے جس میں اپنے رفیق کار جناب انوار انجم (۱۰) کے سانحۂ ارتحال کی خبر تھی۔ وہ خط ممکن ہے ایک دو دن کے بعد وصول ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعد کو لکھا ہوا خط پہلے آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ اس نام سے کبھی پاکستانی رسالوں میں کہانیوں بھی دیکھا کرتا ہوں، کیا یہ وہی انوار انجم صاحب تھے؟ کہاں کے رہنے والے تھے، کیا پڑھاتے تھے، ان کے پس ماندگان میں کون کون ہیں، مختصر سا حال لکھئے۔ میں آپ کو پچھلے خط میں مختصر طور سے لکھ چکا ہوں کہ دیوان کے عکس آپ کے پاس بھیج دوں گا ور اور آپ ہی کے توسط سے یہ چھپے گا، یہ میں نے قطعی فیصلہ کرلیا ہے۔ اب طفیل صاحب وغیرہ سے میں خود نمٹ لوں گا آپ تو اس سلسلے میں مکمل راز داری رکھئے اور ان لوگوں پر کیا کسی پر بھی یہ ظاہر نہ کیجئے کہ آپ کی وساطت سے یہ چھپ رہا ہے۔ میں اسی ہفتے میں اس کے فوٹو آپ کی خدمت میں بھیجوں گا تاکہ آپ تعطیلات میں ان کے بلاک بنوا سکیں، بعض جگہ حروف ذرا دھیمے آئے ہوئے ہیں ان کو آرٹسٹ سے retouch کرا کر بلاک بنیں گے۔ پہلے آپ بلاک بنوایئے اس عرصے میں اس کا مسودہ میں مکمل کرکے بھیج دوں گا۔ اس پر حواشی میں نے کچھ لکھے ہیں لیکن ان سے مطمئن نہیں ہوں کبھی سوچتا ہوں کہ حواشی آخر میں علیحدہ دے دیئے جائیں، کبھی جی چاہتا ہے کہ ہر صفحے کے حواشی اُسی صفحے پر ہوں، ابھی فیصلہ کچھ نہیں ہوا۔ دیوان کا نقشہ یہ ہوگا:۔(۱) فہرست (۲) مقدمہ (۳) متن اور عکس ساتھ ساتھ (۴) فرہنگ (۵) اشاریہ

عکس جب آپ کو مل جائیں تو اپنی نگرانی میں بلاک بنوائیں اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کوئی اور ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھالے اور یہ مکمل طور پر محفوظ رہیں۔ میں اس عرصے میں اپنے پاسپورٹ کی تجدید کی کوشش کروں گا۔ پہلے یہاں ایسے لوگ تھے جو مجھ سے واقف تھے اور ان کی وجہ سے کوئی دشواری نہ ہوتی لیکن اب ذرا حالات دوسرے ہوگئے ہیں، اچھی چھان بین کے بعد اجازت ملتی ہے اس میں اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ جس مقصد کے لئے جانا ہو وہ فوت ہوجاتا ہے۔ بہرحال میں نے ابھی کوشش ہی کہاں کی ہے۔ یہ تو سب خیالی باتیں کررہا ہوں۔ ایک دوست اسی ہفتے لاہور جانے والے تھے میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ کچھ فوٹو آپ کے ہاتھ بھیجوں گا چلتے وقت مجھ سے لے لیں۔ لیکن وہ حضرت پھر ملے ہی نہیں۔ گمان یہ ہے کہ بغیر مجھ سے ملے یہاں سے نکل گئے۔ اب ڈاک سے ہی بھیجوں گا اور ۲،۳ قسطوں میں بھیج دوں گا۔ 'دیوانِ غالب' نسخہ امروہہ پر مضمون 'تلاش غالب' کے لئے لکھ رکھا ہے میرے اندر عیب یہ ہے کہ اشاعت سے پہلے آخری لمحے تک نظر ثانی کرتا ہوں، (پھر بھی غلطیاں رہ جاتی ہیں اور بعض افسوس ناک ہوتی ہیں) میں نے سوچا تھا کہ ولید صاحب 'تلاش غالب' کے بقیہ پروف بھیج دیں تو انہیں دیکھ کر جلدی واپس کردوں گا، ان کے ساتھ ہی index مکمل کرلوں گا اور اسی پیکٹ میں دیوان غالب والا مسودۂ مضمون رکھ دوں گا۔ لیکن اب آپ کے اس خط سے یہی معلوم نہیں ہوتا کہ proof بھیجے بھی گئے ہیں یا نہیں۔ index کے سوا، میں خود اس وجہ سے پروف پڑھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی factual mistake پروف پڑھنے کے دوران میں معلوم ہوجائے تو اس کی اصلاح کردوں۔ expert اس میں کیا کرلے گا؟ پچھلے پروف میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک آدھ جگہ میں نے اپنی ہی عبارت میں ردّوبدل کردیا ہے۔ میں بہت بے چینی سے پروف کا انتظار کررہا ہوں آپ ولید صاحب کو لکھیے کہ فوراً بھیجیں اور دیوان کی اشاعت کے سلسلے میں تفصیلی خاکہ بناکر میرے پاس بھیجے اور میرے بھیجے ہوئے عکس کا انتظار کیجئے۔ ممکن ہے آج شام کو یا کل صبح کی ڈاک سے آپ کا اور کوئی خط آئے۔ بچوں کو دعا کہیے۔ والسلام والاکرام!

نثار احمد فاروقی

(۲۶)

۲؍جون ۱۹۶۹ء

محبی، تسلیمات!

آج آپ کا خط ملا ہے اور آج ہی رجسٹری سے ولید صاحب کو 'تلاش غالب' کے آخری مضمون کا مسودہ بھیجا ہے۔ وہ بھلے آدمی تو خط لکھتے نہیں آپ ان سے معلوم کر کے مجھے رسید لکھیں تاکہ اطمینان ہو۔ آج ہی چچا جان کا خط آیا ہے آپ کی بہت تعریف لکھی ہے وہ جون کے دوسرے ہفتے میں آنے کو لکھ رہے ہیں۔ میں نے انہیں اور ولید صاحب کو خط لکھا ہے کہ 'تلاش غالب' کے بقیہ پروف اپنے ساتھ لیتے آئیں۔ آپ فوراً ولید صاحب کو خط لکھ دیجئے کہ مکمل پروف چچا جان کو دے دیں تو مجھے ۱۰؍جون تک مل جائیں گے۔ پھر میں یہاں سے index بھیج دوں گا۔ اس کا پروف آپ وہاں تصحیح کرالیں۔ یہ بہت ضروری ہے چچا جان کے ہاتھ پروف جلد اور بحفاظت آجائیں گے۔ آپ کے لکھنے سے ولید صاحب ذرا active ہو جائیں گے ورنہ وہ خط کا جواب تو دیتے ہی نہیں۔ اب میں دیوان کے متن اور عکس وغیرہ بھیجنے کا انتظام شروع کروں گا اگر اور کوئی قابل اعتماد آدمی نہ ملا تو پھر چچا جان کے ہاتھ یہ سب اشیاء بھیجوں گا۔ آپ کے خط کا منتظر ہوں۔ ولید صاحب سے کہہ کر چچا جان کے ہاتھ پروف ضرور بھجوا دیجئے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۲۷)

۲؍جون ۱۹۶۹ء

لطف مجسم، تسلیمات!

آپ کا ۲۴؍مئی کا لکھا ہوا لفافہ پہلے مل گیا تھا اس کا جواب لکھ چکا ہوں۔ ۲۳؍مئی کا خط بعد میں پہنچا۔ اس کا جواب حاضر ہے۔ آج ہی میں نے رجسٹرڈ ڈاک سے جناب ولید میر کے نام 'دیوان غالب نسخہ امروہہ' والے مضمون کا مسودہ بھیج دیا ہے۔ یہ ۴۰ فل سکیپ صفحات پر آیا ہے۔ آپ انہیں فوراً تاکید کا خط لکھ دیجئے جس میں مندرجہ ذیل تین امور پر اچھی طرح اصرار کیجئے (۱) کتاب کے بقیہ پروف مجھے ضرور دکھائے جائیں۔ خواہ اس میں تھوڑی سی تاخیر ہو جائے۔ (۲) کتاب بغیر index کے شائع نہ ہو۔ ۹ پروفوں کا index میرے پاس بنا ہوا رکھا ہے۔ بقیہ پروف آجائیں تو میں اسے مکمل کر کے بھیجوں گا۔ (۳) مذکورہ بالا مضمون کا مسودہ اشاعت سے قبل کسی کو نہ دکھایا جائے۔ اس میں غالب کا غیر مطبوعہ کلام ہے۔ اگر آپ کی رائے یہ ہو کہ یہ غیر مطبوعہ کلام نسخہ امروہہ کے مکمل متن کے ساتھ ہی چھپنا چاہیے تو متعلقہ صفحات آپ اپنے پاس منگوا کر محفوظ کرلیں۔ اگر یہ کلام اس میں (یعنی تلاش غالب میں) چھاپنا ہے تو جب تک میں خط نہ لکھوں کتاب ریلیز نہ کی جائے۔ خواہ وہ چھپ کر تیار ہو جائے۔ آپ نے بعض احباب سے عکس ملنے کا تذکرہ کر دیا یہ اچھا نہیں ہوا۔ لیکن آئندہ اس سلسلے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ مجھے اور آپ کو دونوں کو نقصان ہوگا (۱۱) اور کوئی تیسرا شخص جلدی سے چھاپ لے گا۔ مجھے ایک صاحب کے بارے میں شبہ ہو گیا ہے کہ انہوں نے کسی طرح اس کا عکس حاصل کرلیا ہے اگرچہ مالک نسخہ اس کی تردید کرتا ہے۔ نسخہ امروہہ کے متن کا مسودہ اور بلاک بنوانے کے لئے عکس جلد ہی روانہ کروں گا۔ آپ آنے والی تعطیلات کو اس کے چھپوانے کے لئے وقف کر دیجئے۔ میں یہ

سب چیزیں حیدر آباد سے واپس آ کر جون کے آخر میں بھیجوں گا۔ میں شاید کل پرسوں تک دہلی جاؤں گا۔ آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام میں حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ پر ایک تقریر ریکارڈ کرانا ہے یہ ۱۰ رجون کو رات ساڑھے نو بجے (ہندوستانی وقت) نشر ہوگی۔ اگر یاد رہے اور یہ خط بروقت مل جائے تو سن لیجئے گا۔ دہلی سے کچھ کتابیں آپ کو بھیج کر آؤں گا۔ میں جولائی میں دہلی پہنچ کر پاسپورٹ کی تجدید کی کوشش کروں گا۔ مجھے تو کوئی خاص دشواری نہیں ہوگی لیکن بیوی بھی جانا چاہتی ہیں اور ان کا پاسپورٹ ذرا دیر میں بنے گا کیونکہ پہلے یو۔ پی سے بنا تھا وہاں تصدیق وغیرہ کے لئے جائے گا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کتنا وقت لگے۔ پاکستان میں 'تلاش غالب' اور 'نسخہ امروہہ' یا جو بھی میری کتاب آپ کے توسط سے چھپے گی اس کے حقوق آپ ہی کے پاس ہوں گے ولید صاحب سے بھی کہہ دیجئے۔ 'تلاش غالب' کے لئے جو تین عکس بھیجے تھے وہ وہاں سے منگوا کر اپنے قبضے میں کر لیجئے۔ ولید صاحب تو خط لکھیں گے نہیں، آپ ان سے ٹیلی فون پر معلوم کرلیں کہ میرا آج کا بھیجا ہوا رجسٹرڈ پیکٹ جس میں مضمون کا مسودہ ہے انہیں مل گیا یا نہیں اور پھر رسید سے مجھے مطلع فرمادیں تاکہ یک سوئی ہوجائے۔ بقیہ پروف بھیجنے میں وہ کیوں تامل کر رہے ہیں۔ رجسٹرڈ پیکٹ برابر آ رہے ہیں وہ دو پروف اٹھوالیں ایک آپ کو اور ایک مجھے بھیج دیں اگر مجھے مل گئے تو واہ وا۔ ورنہ آپ دیکھ کر بھیج دیجئے گا۔ میں اشاعت سے پہلے پروف ضرور دیکھنا چاہتا ہوں۔ بعض وقت اپنی ہی بہت بڑی حماقت آخری لمحے میں نظر آتی ہے۔ اب میں ایک تو آپ کے خط کا منتظر رہوں گا جس میں 'دیوان غالب' والے مضمون کے پہنچنے کی رسید ہوگی۔ دوسرے پروف کا انتظار کروں گا تاکہ انڈکس مکمل کر کے بھیج دوں۔ آج شاید آپ کا کوئی خط آئے۔ اس کا جواب شام کو لکھوں گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۲۸)

۳ رجون ۱۹۶۹ء

چاہ غوری امروہہ، یو۔ پی

خان بسیار مہرباں قدر دان مخلصاں سلامت باشند!

کل آپ کے ۲۳ رمئی کے مکتوب کا جواب لکھ چکا ہوں۔ کل ہی رجسٹری سے 'تلاش غالب' کے آخری مضمون کا مسودہ ولید میر صاحب کی خدمت میں بھیجا ہے اور یہ دونوں چیزیں سپرد کرنے کے بعد لاہور سے چچا جان کا خط ملا جس میں انہوں نے آپ سے ملاقات کی مسرت کا بیان کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ میں جون کے دوسرے ہفتے میں آؤں گا اس سے مجھے خیال ہوا کہ proof کا مسئلہ حل ہوجائے گا چناں چہ میں نے فوراً ایک خط انہیں لکھا جس میں یہ عرض کیا ہے کہ وہ ولید صاحب سے مل کر پروف لے آئیں اور دوسرا خط ولید صاحب کے نام تحریر کیا جو اس التماس پر مشتمل ہے کہ وہ چچا جان کو پروف دے دیں۔ مگر ولید صاحب نے آج تک مجھے خط تو لکھا ہی نہیں، میرے اور ان کے درمیان متوسط آپ ہی ہیں۔ اس لئے تیسرا خط (کارڈ) آپ کو بھی لکھا جس میں استدعا ہے کہ ولید صاحب سے سفارش کر کے پروف بھجوادیں۔ یہ قسط مکمل پروفوں کی ہونی چاہیے ان کو دیکھ کر مجھے اطمینان بھی ہوجائے گا اور index بھی ساتھ ہی مکمل کر کے بھیج دوں گا لیکن جب تک میرا خط آپ کو مل نہیں جاتا اور میں آپ کا جواب نہیں پڑھ لیتا یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ ملا ہوگا یا نہ ملا ہوگا۔ لہٰذا آج پھر آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں جس میں پچھلے خطوط کے مضامین کا اعادہ ہے اور کچھ نہیں۔ اس کا مقصد آپ سے تین گزارشیں کرنا ہے: (الف) آپ ولید صاحب سے معلوم کر کے

مضمون کا مسودہ پہنچنے کی رسید مجھے بھیج دیں۔ ان سے تو اس کرم کی توقع نہیں ہے۔ (ب) مضمون کے ساتھ میں نے وہ کلام بھی شامل کر دیا ہے جو نسخہ امروہہ کے سوا اور کسی نسخے میں نہیں ملتا۔ اس سے کتاب کی ندرت اور وقعت میں اضافہ ہوگا اور یہ پہلی بار شائع ہوگا۔ لیکن اگر آپ کی رائے یہ ہو کہ اسے اصل دیوان کے ساتھ ہی چھاپا جائے تو ولید صاحب کو لکھ کر آخر کے اوراق جس میں غزلیات و رباعیات ہیں اپنے پاس منگوا لیجئے اور محفوظ رکھیے۔ (ج) کتاب بغیر index کے شائع نہ ہوگی اور وہ میں مکمل کر کے بھیجوں گا اس لئے آپ ولید صاحب کو تاکید کر دیجئے کہ پروف جلد ہی تیار کر کے چچا جان کو دے دیں۔ (د) ڈاک حسب معمول آ جا رہی ہے پھر خبر نہیں کہ آپ نے کتابیں اور ولید صاحب نے پروف کیوں نہیں بھیجے اس عرصے میں کوئی نئی بات تو ظہور میں نہیں آئی ہے۔ براہ کرم وہاں تحقیق کیجئے اور جو کتابیں آپ نے جمع کر رکھی ہیں وہ بالاقساط بھیج دیجئے۔ (ہ) نسخہ امروہہ کا متن میں نے نقل کر لیا تھا اور حواشی بھی لکھے تھے مگر ان حواشی سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس لئے دوبارہ لکھنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے بعض کتابوں کی ضرورت ہے جو یہاں میرے ساتھ نہیں ہیں اور کچھ کے لئے آپ کو لکھا ہے۔ اب یہی طے ہوا ہے کہ نسخہ آپ چھپوائیں گے اور ممکن حد تک حسن و زیبائی کے ساتھ اور اس معاملے کو انتہائی سختی کے ساتھ صیغہ راز میں رکھیں گے طفیل صاحب وغیرہ سے میں عندالموقع بات کر لوں گا۔ پہلے اس کے عکس آپ کو بھیج دوں گا تا کہ اس کے بلاک بن جائیں۔ طباعت کی صورت یہ ہوگی: ٹائپ یا کتابت میں متن اور حواشی، آرٹ پیپر پر، رنگین حوض میں، ہر چار صفحوں کے ساتھ ایک ورق عکس کا۔ اور اس کے آس پاس باریک کاغذ جو تصاویر کے ساتھ لگایا جاتا ہے جیسا UBL کی ڈائری میں لگا ہوا ہے۔ متن ٹائپ میں ہو تو جلدی چھپے گا ورنہ آپ اسے کتابت میں بھی چھپوا سکتے ہیں یا دونوں میں چھپ جائے۔ (و) ولید صاحب 'غالب کی آپ بیتی' بھی چھاپنا چاہتے تھے جس کا مقدمہ آپ نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے لکھوایا تھا۔ اس کے بارے میں پھر آپ نے کچھ نہیں لکھا کہ کیا ہوا؟ کیا اس کا ارادہ ملتوی کر دیا؟ یہاں 'تلاش غالب' کا جو ایڈیشن چھپے گا اس میں آپ بیتی بھی شامل ہے۔ کیا ولید صاحب بھی ایسا ہی نہیں کر سکتے کہ آپ بیتی کو بھی ایک مضمون کے طور پر تلاش غالب میں شامل کر دیں؟ یہاں ایک صاحب نے اسے بے تکلف اپنے نام سے چھاپ دیا ہے اور بہت معمولی ترمیم یہ کی ہے کہ کہیں کہیں عنوان بدل دیے ہیں اور کچھ اشعار کا اضافہ کر دیا ہے۔ وہ کتاب آپ کے پاس پہنچی ہوگی۔ اس لئے میں اسے چھپوانا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں ۶ رجون کو دہلی جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ وہاں سے کچھ کتابیں آپ کو بھیج کر آؤں۔ ۱۰ رجون کو شب میں ساڑھے نو بجے اردو پروگرام میں ریڈیو سے ایک تقریر کروں گا۔ اگر یاد رہے تو سن لیجئے گا۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۲۹)

۷ رجون ۱۹۶۹ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

صدیق صادق الولا، السلام علیکم و قلبی لا لیکم!

آپ کو امروہہ سے کئی خط لکھ چکا ہوں۔ آپ کا ۲۴ رمئی کے بعد کا کوئی خط نہیں ملا۔ ممکن ہے کہ دہلی سے واپسی پر ملے۔ میں ریڈیو پر ایک رکارڈنگ کے لئے ۵ رجون کو دہلی آیا تھا۔ ارادہ تھا کہ آپ کو کچھ کتابیں بطور تحفہ بھیج کر جاؤں لیکن یہاں

کے اخبارات میں حکومت پاکستان کا یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ تحفے وغیرہ کے پیکٹ بھی قبول نہیں کیے جائیں گے۔ (۱۲) یعنی ہماری حکومت تو سابقہ صورت حال سے منحرف نہیں ہے بلکہ یہاں سے بھیجنے پر کوئی نئی پابندی نہیں ہے مگر وہ پیکٹ پاکستان میں روک لیا جائے گا۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ ذرا سی رعایت مل جاتی ہے تو بعض لوگ اس سے ناجائزہ فائدہ اٹھانے لگتے ہیں اور شاید ایسا ہو رہا ہوگا۔ بہر حال میں نے یہ ارادہ ملتوی کر دیا۔ جو کتابیں آپ کے لئے جمع کی گئی تھیں وہ موجود ہیں اگر یہ پابندی دور ہوگئی تو بھیج دوں گا لیکن میں نے یہاں کے جنرل پوسٹ آفس سے غالب کے یادگاری ٹکٹ اور بچوں کی دل چسپی کے یادگاری ٹکٹ خرید لئے ہیں آئندہ لفافوں پر لگا کر بھیجتے ہیں۔ آپ بچوں کو یہ خوش خبری سنا دیں۔ کل خالہ صاحبہ کی خدمت گزاری کی سعادت بھی حاصل کی۔ مجھے 'تلاش غالب' کے بقیہ پروف کا بہت انتظار ہے۔ ولید صاحب نے بھیجے ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ پروف کتاب کے ذیل میں نہیں آتے۔ نہ ان کی حیثیت gift کی ہے۔ آپ ولید صاحب سے کہتے کہ وہ بھیج کر دیکھیں ضائع ہونا ہوں گے ہو جائیں گے لیکن میرا جی یہی چاہتا ہے کہ چھپنے سے پہلے proof میں خود دیکھوں اور index بنا دوں۔ دوسری آسان صورت یہ تھی جس کے لئے آپ کو اور ولید صاحب کو مکرر لکھ چکا ہوں کہ جون کے وسط میں چچا جان لاہور سے آ رہے ہیں ان کے ہمراہ یہ سب چیزیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ امید ہے آپ نے ولید صاحب کو تاکیداً لکھ دیا ہوگا۔ دیوان غالب نسخہ امروہہ پر جو مضمون شامل ہے اس کے بارے میں آپ کو یہ لکھا تھا کہ اگر غیر مطبوعہ کلام کا اس میں درج کرنا آپ مناسب خیال نہ کریں تو ان اوراق کو اپنے پاس رکھ لیں۔ میں نے غور کیا تو اس کے چھپ جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے اس کے بعد بھی نسخہ امروہہ کے مکمل متن کے لئے بہت کچھ نیا مواد باقی رہتا ہے۔ اب مجھے یہ فکر ہے کہ آپ کی رخصت شروع ہونے سے پہلے مسودہ تیار کر کے بھیج دوں اور عکس بھی تا کہ ان کے بلاک بن سکیں آپ براہ کرم دیکھئے کہ تعطیل کب سے ہو رہی ہیں؟ گرمی تو بہت سخت ہوگی لیکن آپ کو 'دیوان غالب' کی خاطر زحمت اٹھانا ہے کہ یہ چھٹیاں لاہور میں گزاریں اور اپنے سامنے اسے چھپوالیں۔ میں ان شاء اللہ جون کے آخری ہفتے میں مسودہ بھیج دوں گا۔ اگر کتابیں نہیں آ رہی ہیں تو 'تلاش غالب' بھی چھپ کر وہیں پڑی رہے گی مجھے بھی ایک نسخہ نہیں مل سکے گا۔ ذرا اس بارے میں وہاں ذمہ دار حکام سے یہ معلومات کیجئے کہ پابندی کی نوعیت کیا ہے؟ میں آج دہلی میں اور رہوں گا، کل صبح امروہہ چلا جاؤں گا۔ حیدر آباد جانے کا ارادہ تھا اور ہے مگر وہاں ابھی ذرا سیاسی سرگرمیاں زوروں پر ہیں یہ ٹھنڈی پڑ جائیں تو رخت سفر باندھوں گا۔ امروہہ پہنچ کر اگر آپ کا کوئی خط ملا، اور امید ہے کہ ملے گا، تو ان شاء اللہ پیر یا منگل کو پھر خط لکھوں گا۔ میں نے آپ کو اطلاع دے دی تھی کہ ریڈیو سے ۱۰ر جون کو ساڑھے نو بجے شب میں تقریر کروں گا اگر آپ کو وقت پر خبر ہوگئی ہوگی تو شاید آپ نے سن بھی لیا ہو۔ بچوں کو دعائیں کہیے اور بھائی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۳۰)

۹ر جون ۱۹۶۹ء

امروہہ، محلہ چاہ غوری

محب گرامی قدر، تسلیمات!

۵ر جون کو دہلی گیا تھا وہاں سے ایک خط لکھا تھا امید ہے اس سے پہلے وہ ملا ہوگا۔ اور ۱۰ر جون کی شب میں آپ نے ریڈیو پر آواز بھی سنی ہوگی۔ کل صبح امروہہ واپس آیا تو آپ کا ۳۰ مئی کا لکھا ہوا چار صفحوں کا خط ملا۔ اتنی تفصیل سے ساری باتیں

معلوم ہوکر اطمینان ہوا۔ میں 'تلاش غالب' کے آخری مضمون کا مسودہ ۲؍ جون کو رجسٹری سے ولید صاحب کے پتے پر بھیج چکا ہوں امید ہے کہ وہ آج انہیں ملا ہوگا۔ اب جتنا index میں نے تیار کرلیا ہے وہ کاغذ پر نقل کر کے آپ کے پاس بھیج دوں گا تاکہ جتنے فارم بعد میں کمپوز ہوئے ہیں ان کی مدد سے اسے مکمل کر کے آپ کتاب کے آخر میں شامل کرادیں۔ چچا جان کے ہمراہ اگر ولید صاحب نے پروف بھیج دیئے تو سبحان اللہ۔ ورنہ آپ ہی انہیں دیکھ کر اور final کر کے پرنٹ آرڈر دے دیں۔ یہ index بھیج کر مجھے صرف یہ کام رہ جائے گا کہ دیوان کا مسودہ مکمل کروں۔ کوشش یہ ہوگی کہ آپ کی چھٹیاں شروع ہونے سے پہلے مسودہ بھیج دوں۔ ذرا عکس کے لئے معلومات کیجئے کہ ڈاک سے جاسکتا ہے یا نہیں اس پر تو کوئی جدید پابندی نہیں ہے دیوان کی طباعت کے سلسلے میں میری کچھ شرائط نہیں ہیں، بس یہی ہے کہ جو آپ طے کرلیں وہ میری طرف سے منظور شدہ شرط ہوگی۔ 'داستان مغلیہ' کی طباعت مجھے پسند ہے، خواہ کتابت سے چھپے یا ٹائپ سے، صفحات کے عکس کی وجہ سے آرٹ پیپر ولایتی لگانا پڑے گا۔ بہر حال یہ ساری باتیں آپ کے اور ناشر کے طے کرنے کی ہیں۔ دعا کیجئے کہ میں جلد ہی اس کا مسودہ بھیج سکوں۔ 'دیوان غالب' پر جو مضمون 'تلاش غالب' میں اشاعت کے لئے بھیجا ہے اس میں تقریباً ۱۹ غزلیں ۱۲ فارسی رباعیات اور ایک [اردو] رباعی غیر مطبوعہ ہے مگر میں نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر آپ اس کلام کی اشاعت دیوان ہی میں پسند کرتے ہیں تو ولید صاحب سے وہ اوراق جن پر یہ کلام لکھا ہوا ہے حاصل کر کے اپنے قبضے میں رکھ لیجئے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ 'تلاش غالب' میں چھپے تو اس کتاب کو ریلیز کرنے کے لئے وہی شرط ہوگی کہ میرے ٹیلی گرام کا انتظار کرنا پڑے گا یہ بات آپ ٹیلی فون پر ولید صاحب سے کہہ دیں۔ اس لئے کہ مالک نسخہ سے میرا یہ معاہدہ ہو چکا ہے کہ نسخہ فروخت ہونے سے پہلے اس کا غیر مطبوعہ کلام out نہیں کیا جائے گا۔ مجھے تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ نگارشات اور ولید صاحب الگ الگ ہیں۔ اب آپ نے کچھ تفصیل لکھی ہے۔ اچھا ہوا معلوم ہوگیا کوئی بھی قابل اعتبار شخص جانے والا مل جائے تو میں سب سے پہلے عکس بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ ان کی ری ٹچنگ آرٹسٹ سے کرا کر بلاک بنوالئے جائیں۔ ورنہ پھر ڈاک پر بھروسا کر کے بالاقساط بھیجوں گا۔ اب میں آئندہ خط میں index کا مسودہ بھیجوں گا تاکہ آپ اسے مکمل کر کے ولید صاحب کو بھیج دیں اس عرصے میں آپ ان سے 'تلاش غالب' کے مکمل پروف منگا کر رکھ لیجئے۔ آپ کو اصرار ہے کہ انتساب میں قلمی نام کر دیا جائے تو کر دیجئے لیکن یہاں جو ایڈیشن چھپا ہے اس میں آپ کا اصلی نام ہی آ گیا ہے (کتاب آئندہ ہفتے تک چھپے گی اور پاکستانی ایڈیشن سے بہت کمتر حیثیت کی ہے مضامین میں بھی اس میں کچھ کم ہیں) لیکن دو ایڈیشنوں میں نام کا یہ تضاد بہت سے لوگوں کو چکر میں ڈال دے گا بہر حال آپ وہاں قلمی نام کرا دیجئے میں یہاں کوشش کروں گا کہ وہ صفحہ تبدیل کرادوں۔ نہ ہو سکا تو پھر علیٰ حالہ رہنے دیا جائے گا۔ طفیل صاحب اگر یہاں تشریف لائیں گے تو ان سے معاملات بحسن و خوبی طے ہوں گے اور میں ان کے سامنے صورت حال اس طرح رکھوں گا کہ وہ بھی تسلیم کریں گے۔ میں نے انہیں عکس فراہم کرنے کی اطلاع نہیں دی تھی یہ لکھا تھا کہ اس کی کوشش کی جاسکتی ہے اور کامیابی کا امکان اسی ۸۰ فی صدی ہے۔ نہ میں نے انہیں یہ یقین دلایا کہ 'عکس ضرور بھیجوں گا؟' بلکہ ان کے استفسار پر یہ لکھ دیا کہ اسی فی صدی امکان کے باوجود آپ 'بیس فی صد' ناکامی کے امکان کو بھی اہمیت دیں تاکہ مایوسی نہ ہو۔ مجلس ترقی ادب کا کوئی خط مجھے نہیں ملا ہے اور اب میں انہیں لکھ رہا ہوں کہ میرے پہلے خط کو کالعدم سمجھا جائے اس لئے کہ فی الحال مجھے کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ جیسا کہ میں آپ کو لکھ چکا ہوں یہ نسخہ آپ کے تعاون بلکہ اشتراک سے شائع ہوگا اور میں اپنی دانست میں یہ آپ کو نذر کر چکا ہوں۔ بچوں کے لئے اس بار نئی دہلی سے

یادگاری ٹکٹ حاصل کرکے لایا۔ مارٹن لوتھر کنگ کی تصویر والا اسی لفافے پر لگا کر بھیج رہا ہوں۔ باقی آئندہ بھیجوں گا۔آج شاید آپ کا اور کوئی خط ملے گا تو پھر شام تک دوسرا خط لکھوں گا۔والسلام!

نثاراحمد فاروقی

(۳۱)

۱۰/جون ۱۹۶۹ء

شعبہ عربی وفارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

مجی،تسلیمات!

۳/جون کا لفافہ اور ۴/جون کا کارڈ دونوں ساتھ ملے۔کل آپ کے ۳۰/مئی کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔میں اب index نقل کررہا ہوں وہ آپ کو بھیج کر دیوان کا مسودہ تیار کروں گا۔اور اس انتظار میں رہوں گا کہ کوئی 'معتبر نائی' مل جائے! بظاہر ابھی تک آپ کا کوئی خط ضائع نہیں ہوا ہے۔امید ہے میرے بھی سب خطوط مل رہے ہوں گے۔انوار انجم مرحوم کو صابر دہلوی کے رشتے سے پہچان گیا۔ان کی جواں مرگی سے رنج ہوا۔اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔پروف شاید چچا جان کے ساتھ آئیں گے۔میں فوراً دیکھ کر بھیج دوں گا۔index تو اب آپ ہی بتائیں گے۔امید ہے کہ جولائی کے وسط تک کتاب تیار ہوجائے گی۔ اس کا کام نمٹ جائے تو اصل مرحلہ یعنی دیوان کا کام شروع ہو۔مجلس اور طفیل صاحب کو میں رضامند کرلوں گا۔ان کی آپ فکر نہ کیجئے۔آپ نے کارڈ میں جن کتابوں کو لکھا ہے ان کی زیارت ابھی تک مجھے نہیں ہوئی ہے۔اگر شائع ہوتیں تو اردو بازار میں نظر آتیں لیکن میں منگا بھی لوں تو یہاں سے جانے پر پابندی ہے بلکہ یہاں سے تو نکل جائیں حکومت پاکستان نے پابندی لگا رکھی ہے اور کئی پیکٹ بلکہ اعزازی طور پر جانے والے رسالے بھی واپس آچکے ہیں آپ کو بھیجنے کے لئے جو کتابیں جمع کی تھیں وہ اسی انتظار میں رکھی ہیں۔اگر یہاں سے کتابیں بھیج دوں اور سرحد سے واپس آجائیں یا ضبط ہوجائیں تو کیا فائدہ؟ مجھے تعمیل ارشاد میں کوئی عذر نہیں لیکن ذرا اطمینان حاصل کرلوں۔حیدرآباد کا سفر فی الحال ملتوی ہے اب شاید جولائی کے آغاز میں جانا ہوسکے گا۔ جب جاؤں گا تو آپ کو اطلاع دوں گا اور تاریخ لکھوں گا۔یہاں چچا جان کا روز انتظار ہورہا ہے دیکھیے ۱۵/کو آتے ہیں یا ابھی اور کچھ دن انتظار دکھائیں گے اگر اور کوئی جانے والا نہ ملا تو دیوان کا مسودہ ان کے ہاتھ ہی بھیجا جائے گا۔اس بار دہلی جا کر میں بھی پاسپورٹ تجدید کرانے کی کوشش کروں گا۔عبدالحلیم شرر پر یہاں کسی کا مقالہ نہیں چھپا ہے۔ایک صاحب ریسرچ کررہے ہیں لیکن ابھی ان کی منزل بھی بہت دور ہے۔بیوی آپ کا خط پڑھ لیتی ہیں آپ کو اور بھابی کو سلام اور بچوں کو دعائیں کہتی ہیں۔ان کا خیال ہے کہ آپ 'تحفے' کے سلسلے میں ماننے والے نہیں ہیں اس لئے اگر کوئی آنے والا مل جائے تو ۴۲ نمبر کا دھوپ کا شیشوں کا ایک فریم بھجوا دیجئے گا۔مگر یہ زیادہ قیمتی نہ ہو۔فریم کا رنگ سیاہ یا کوئی بھی بہت dark رنگ ہو۔میری طرف سے بچوں کو دعائیں۔ان کے نام اور عمریں لکھیے۔بھابی صاحبہ سے سلام۔اس خط پر دوسرا یادگاری ٹکٹ لگا رہا ہوں امید ہے بچے اس سے خوش ہوں گے۔ والسلام!

نثاراحمد فاروقی

(۴۲)

۱۴؍جون ۱۹۶۹ء

برادر مکرم، ابھی ڈاک میں ایک لفافہ (خط) ڈالا ہے (اور) اس کے ساتھ ہی بڑے سائز کے لفافے میں index کے صفحات ہیں۔ دونوں پر ٹکٹ بھی بچوں کے لئے نئے لگائے ہیں۔ ان کی رسید کا منتظر رہوں گا۔ چچا جان کا تار آ گیا ہے وہ کل آ رہے ہیں۔ امید ہے پروف لائیں گے۔ ابھی آپ کا خط ۹ جون کا ملا ہے جس میں حکیم الزماں سلمہ کی طبیعت ناساز ہونے کا ذکر ہے خدا کرے کہ اب اسے مکمل آرام ہو۔ خالہ صاحب محترمہ کی طرف سے آپ بے فکر رہیں جب تک زندہ ہوں تعمیل حکم میں کوتاہی نہ کروں گا آپ کے اس خط کا جواب پھر لکھوں گا یہ کارڈ ڈاک خانے میں کھڑے کھڑے لکھ رہا ہوں تاکہ ابھی جو دو خط سپرد کئے ہیں ان کے fore-runner کے طور پر یہ آپ کے پاس پہنچے۔ باقی باقی۔

نثار احمد فاروقی

(۴۳)

۱۴؍جون ۱۹۶۹ء

چاہ غوری امروہہ (ضلع مراد آباد)

برادر محترم تسلیمات!

۷؍جون کا مکرمت نامہ ملا۔ ولید میر صاحب نے ابھی آخری مضمون کی رسید نہیں بھیجی ہے اس کا سخت انتظار بلکہ تشویش ہے۔ خدا کرے وہ چچا جان کو کتاب کے پروف تیار کرا کر دے دیں، ان کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں اگرچہ ابھی ان کی طرف سے کوئی اطلاع یہاں نہیں ملی ہے کہ کب پہنچیں گے۔ آج میں نے index جتنا تیار کیا تھا وہ سب ترتیب دے کر نقل کر لیا اور آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ اسے مکمل کریں گے۔ یہ جتنے پروف آپ نے پہلی قسط میں بھیجے تھے ان کا index ہے، باقی پروف بھی آپ اپنے پاس منگوا لیجئے اور انہیں خطوط پر پورا انڈکس تیار کر کے ولید صاحب کو بھیج دیجئے اور جب وہ compose ہو جائے تو اس کے proof بھی آپ وہیں دیکھ لیجئے۔ خلاصہ یہ کہ اب میں بری الذمہ ہو گیا۔ آپ جانیں اور ولید صاحب۔ اگر چچا جان آئے اور ولید صاحب کے دیئے ہوئے proof ساتھ لائے اور میں انہیں دیکھ سکا اور پھر آپ کو بھیج سکا اور وہ ڈاک میں ضائع نہ ہوئے اور آپ کو مل گئے تو سبحان اللہ ورنہ باقی پروف بھی آپ وہیں check کر لیں اور اس کا خیال رکھیں کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ 'تلاش غالب' کے لئے جو نو دریافت کلام آخری مضمون میں شامل ہے اس کے لئے دو باتیں خاص طور سے نوٹ کرنے کے قابل ہیں اور آپ یہ باتیں ولید صاحب کو ٹیلی فون پر سمجھا دیجئے۔ ایک تو یہ کہ اگر وہ اس سب کام کو شامل کتاب کر رہے ہیں تو اسے out کرنے کے لئے میرے تار کا انتظار کریں اور جب تک میں نہ لکھوں اس کی ایک کاپی بھی کسی کو نہ دیں۔ دوسری آسان صورت یہ ہے کہ اس کلام کو علیحدہ سولہ صفحے کے form پر compose کرائیں، اور چونکہ یہ سب سے آخری فارم ہوگا اسے روک لیں، index پر نمبر الف ب ت سے ڈال دیں۔ ابتداً کتاب سادہ طور سے بازار میں لے آئیں جب میں لکھوں تو وہ آخری فارم بھی کتاب میں شامل کر دیں۔ لیکن اس سے یہ نقصان ہوگا کہ ایک گاہک کو کتاب ناقص پہنچے گی دوسرے کو مکمل۔ یہ مناسب بات نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ کتاب چھاپ کر محفوظ کر دیں اور میرے تار کا انتظار کریں۔ یہاں نسخہ اگست کے آخر یا ستمبر کے اوائل میں فروخت ہوگا۔ اس وقت تک مطبوعہ کتاب کو محفوظ رکھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ میں یہ نہیں

چاہتا کہ مالک نسخہ سے اپنے معاہدے کی خلاف ورزی کروں۔ آپ ان رموز کو خوب سمجھ سکتے ہیں اور ولید صاحب کو سمجھا بھی سکتے ہیں۔ index آپ کے سر منڈھنے کے بعد اب میں 'دیوان غالب' کے حواشی وغیرہ کا کام ختم کرنے کے در پے ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ جولائی کے پہلے ہفتے میں یہ سب matter یہاں سے روانہ کردوں۔ آپ اسے اپنی تعطیلات میں چھپوادیں تو بڑا کام ہو جائے گا۔ امید ہے آپ نے ریڈیو پر ۱۰ رجون کو آواز سنی ہوگی، مجھے پڑھتے ہوئے بھی خیال آیا تھا کہ آپ سن رہے ہوں گے۔ مگر تقریر اچھی نہ ہوسکی۔ شدید گرمی کی وجہ سے میں بھی بدحواس تھا اور ریکارڈنگ کرانے والے حضرات بھی جلدی میں تھے۔ یہاں تک لکھ چکا تھا کہ لاہور سے چچاجان کا ٹیلی گرام ملا۔ وہ اتوار (۱۵ رجون) کو آرہے ہیں اب پیر کو جو خط لکھوں گا اس میں اطلاع دوں گا کہ پروف ملے یا نہیں۔

نثار احمد فاروقی

(۳۴)

۱۴ رجون ۱۹۶۹ء

لطف مجسم، تسلیمات!

ابھی تھوڑی دیر پہلے کے ۷ رجون والے لفافے کا جواب لکھ کر ڈاک میں ڈالا ہے اور 'تلاش غالب' کا جتنا index تیار کیا تھا وہ نقل کر کے دوسرے بڑے لفافے میں سادہ ڈاک سے ۳۵ پیسے کے ٹکٹ لگا کر بھیجا ہے اس کے ساتھ ہی ڈاک خانے سے ایک پوسٹ کارڈ بھی لکھا ہے۔ اب گھر آ کر آپ کے ۹ رجون کے خط کا جواب لکھ رہا ہوں۔ آج ہی صبح چچاجان کا ٹیلی گرام ملا ہے جس سے معلوم ہوا کہ وہ کل اتوار کو دہلی پہنچ رہے ہیں۔ اب میں پیر کے دن جو خط لکھوں گا اس میں اطلاع دوں گا کہ پروف ملے یا نہیں۔ مضمون کے ولید صاحب کو مل جانے کی خبر سے اطمینان ہوا۔ سب سے زیادہ اسی کی فکر تھی۔ اگر پروف آگئے تو میں فوراً چیک کر کے آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ انڈکس سے تو میں بری الذمہ ہوگیا اُسے آپ ہی مکمل کردیں۔ میں زیادہ سے زیادہ وقت 'دیوان غالب' کو دوں گا اور اس کا مکمل matter چچاجان کے ہاتھ بھیجوں گا ان سے پہلے اگر کوئی اور معتبر جانے والا مل گیا تو یہ سب چیزیں آپ کو پہلے ہی مل جائیں گی۔ چچاجان کے ہمراہ دیوان غالب کے 'مطلوبہ نسخے'، اور بھی جو کتابیں وہ لے جاسکیں گے بھیج دوں گا۔ میری جو کتابیں آپ نے خرید رکھی ہیں ان کے لئے قطعاً شرمندہ یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں ضرورت مند نہیں ہوں شوقیہ منگاتا ہوں، اگر نہ آسکیں تو مجھے کچھ خیال نہیں ہوتا جب پابندی ہٹ جائے اور قانونی طور پر کتابیں آنے پر کوئی اعتراض نہ ہو تو بھیجئے گا ورنہ اپنے پاس محفوظ رکھئے۔ 'غالب کی آپ بیتی' کا مسودہ مع مقدمہ آپ composing کے لئے دے دیجئے۔ میں اسے دوبارہ ترتیب دینا چاہتا ہوں، دوسرا ایڈیشن مکمل اضافوں کے ساتھ شائع ہوگا۔ فی الوقت جن تسامحات کی تصحیح آسانی سے ہوسکے وہ ضرور کرلی جائے۔ 'دیوان غالب' کی وجہ سے مجھے فرصت نہیں ورنہ پوری آپ بیتی دوبارہ اور زیادہ تفصیل سے مرتب کردیتا۔ آپ کا یہ خیال صحیح ہے کہ 'تلاش غالب' میں آپ بیتی شامل کرنے سے کتاب کا حجم اور اسی تناسب سے قیمت بڑھ جائے گی۔ آپ بیتی کا علیحدہ چھپنا ہی مناسب ہے۔ دوسرے مضامین سے اس کی نوعیت بھی مختلف ہے۔ یہاں علمی مجلس نے 'تلاش غالب' کا ایڈیشن چھاپا ہے (ابھی تیار نہیں ہوا ہے ایک دو ماہ کے بعد مارکیٹ میں آئے گا) مگر اس کی کتابت طباعت اتنی خراب ہے کہ میرا دل کھٹا ہوگیا ہے۔ اس کے شروع میں آپ بیتی شامل ہے اور دیوان غالب نسخہ امروہہ پر صرف ۸ صفحوں کا تعارفی نوٹ دیا گیا ہے۔ باقی مضامین وہی ہیں جو لاہور ایڈیشن میں ہیں۔ 'مطالعہ غالب

اور اثر لکھنوی' جو رسالہ اردو میں چھپا ہے یہاں کے ایڈیشن میں شامل ہے جبکہ وہ لاہور والے میں نہیں ہے۔ علمی مجلس کی کتابیں اچھی چھپتی ہیں (کلیات مصحفی آپ دیکھ ہی چکے ہیں، باقی کتابیں پابندی اٹھ جانے کے بعد آپ کو بھیج سکوں گا) لیکن خدا جانے کیا ہوا کہ 'تلاش غالب' کی کتابت بھی تین تین کاتبوں نے کی اور سب نے خراب کی اور طباعت میں بھی بہت سے صفحات خراب چھپ گئے ۱۵، ۲۰ صفحے بلکہ کچھ زیادہ، دوبارہ لکھوا کر شامل کئے وہ بھی ڈھنگ کے نہ چھپے۔ اتنے رگڑے جھگڑے کے بعد بھی کتاب سلیقے کی نہ بن سکی تو میں نے اسے نظر انداز کر دیا کہ اب جیسی بھی چھپنی ہو چھپ جائے میں کہاں تک اپنا خون جلاؤں! آج ہفتہ ہے کل اتوار کو چچا جان آئیں گے میں ان شاء اللہ پیر کے دن آپ کو پھر خط لکھوں گا۔ امید ہے کہ پیر کو آپ کا بھی دوسرا خط آئے گا۔ حکیم الزماں سلمہ کی طبیعت اب کیسی ہے؟ ضرور لکھئے گا۔ بیوی کی طرف سے بھابی صاحبہ کو آداب اور بچوں کو دعائیں۔ میری جانب سے بھی۔ اسی خط میں آپ نے خالہ صاحبہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ آپ مکمل طور پر مطمئن رہیے آئندہ کبھی آپ کو لکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی جب تک بھی خدا نے توفیق دی ان کی خیر خبر معلوم کرتا رہوں گا۔ اس میں کوتاہی نہیں ہو سکتی۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۳۵)

۱۶؍ جون ۱۹۶۹ء، امروہہ

برادر گرامی۔ آج جون کی سولہ تاریخ اور پیر کا دن ہے شام کے ساڑھے چھ بجے ہیں، گرمی اپنے شباب پر ہے، دن بھر کروٹیں بدلنے کے بعد، اور دن کی دونوں ڈاکوں کا انتظار کر کے، اس وقت آپ کو خط لکھنے بیٹھا ہوں۔ آج آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ چچا جان کل آنے والے تھے ان کا تار مل چکا تھا ہم سب ان کے استقبال کے لئے اسٹیشن گئے، مگر وہ دہلی سے غالباً علی گڑھ چلے گئے ہیں وہاں ہماری پھوپی رہتی ہیں، ان سے مل کر ایک دو روز میں یہاں آئیں گے۔ جب تک ان سے ملاقات نہ ہو یہ تردد رہے گا کہ خدا جانے پروف لائے ہیں یا نہیں۔ امید تو یہی ہے کہ لائے ہوں گے۔ میں index تو آپ کو سادہ ڈاک سے بھیج ہی چکا ہوں، اسے اب آپ ہی مکمل کر دیں۔ میرے سامنے سر دست دیوان کے سوا اور کچھ کام نہیں ہے، لیکن گرمی نے نکما کر رکھا ہے ذرا بوندا باندی شروع ہو جائے تو ایک ہی ہفتے میں مکمل مسودہ تیار کر لوں گا اور کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد، یعنی آپ کو تعطیلات سے پہلے ہی مل جائے۔ ابھی تو مانسون کی کوئی خبر نہیں ہے شاید آئندہ ہفتے میں موسم کچھ گوارا ہو جائے۔ حیدر آباد کا سفر تو فی الحال ملتوی ہی ہو گیا۔ جولائی کے آغاز میں ممکن ہو سکے گا۔ میں ۹؍ جون کے بعد ہر خط پر نئے ٹکٹ لگا کر بھیج رہا ہوں تا کہ بچے ان کو جمع کریں اور خوش ہوں، ابھی تک آپ کی طرف سے رسید نہیں آئی ہے۔ شاید اب جو خطوط آئیں گے ان سے بچوں کی خوشی کا اندازہ ہوگا۔ ان کے نام اور عمریں لکھئے اور یہ کہ کس جماعت میں پڑھ رہے ہیں۔ چچا جان کو دیوان غالب کے مطلوبہ نسخے یہاں دے دیئے جاتے لیکن اب تو وہ علی گڑھ میں ہیں وہاں شاید ابراہیم خاں صاحب سے ملاقات کر لیں گے۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے بغیر لکھے ہی اس بارے میں آپ نے کچھ تصفیہ کیا ہوگا اب صحیح صورت حال تو ان سے ہی معلوم ہو سکے گی۔ اتنا خط تو اس وقت لکھ لیا ہے اب اسے کل صبح ساڑھے نو بجے کی ڈاک دیکھ کر پوسٹ کروں گا اور کوئی بات لکھنے کے قابل نہ ہوگی تو لکھ کر اسے بند کروں گا۔ منگل کی صبح اس وقت آپ کا کوئی خط نہیں ملا۔

نثار احمد فاروقی

(۳۶)

۱۸ر جون ۱۹۶۹ء

چاہ غوری امروہہ (ضلع مرادآباد)

بھائی صاحب ابھی آپ کا ۱۱ر جون کا لکھا ہوا لفافہ پہنچا جس سے یہ اندوہ ناک خبر ملی کہ چھوٹے صاحبزادے کا انتقال ہوگیا۔(۱۳) اناللہ وانا الیہ راجعون! نہیں کہہ سکتا کہ کتنا دل گرفتہ اور رنجیدہ ہوں، اتنی دور بیٹھا ہوں کہ آپ کو تسلی بھی نہیں دے سکتا۔ خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اس معصوم کو آخرت میں آپ کی مغفرت کا وسیلہ بنائے اور دنیا میں اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اولاد کی جدائی [کا] صدمہ 'گوشت کا ناخن سے جدا ہوجانا' بلکہ اس سے بھی صعب تر ہوتا ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر آبدیدہ ہوگئے تھے اور بار بار فرماتے تھے کہ 'اے ابراہیم تمہارے فراق نے ہمیں رنجیدہ کردیا ہے'۔ والدین سے یہ کہنا کہ اولاد مرجائے تو تم صبر کرو بڑے ہی سنگ دل کا کام ہے۔ مگر بھائی صبر نہ کروتو کیا کروگے؟ بقول میر:

کرو توکل، کہ عاشقی میں نہ یوں کروگے تو کیا کروگے
الم جو یہ ہے تو دردمندو، کہاں تلک تم دوا کروگے

مجھے آپ سے زیادہ بھابی کی حالت کا تصور بندھتا ہے۔ ماں کی ممتا تو بہت ہی بے صبری ہوتی ہے میری طرف سے انہیں تعزیت و تسلی کا پیغام پہنچادیجئے۔ آپ نے صرف ایک بار مرحوم کی بیماری کا معمولی ساذکر لکھا تھا اب ذرا خط میں اس کی تفصیل لکھئے۔ بچے کی عمر کیا تھا؟ کیا لوہ لگنے سے انتقال ہوا یا پہلے علیل تھا۔ آپ اس وقت بھی میری کتاب اور پروف وغیرہ کو نہیں بھولے۔ بھائی ان چیزوں پر لعنت بھیجئے۔ بخدا مجھے آپ کی اس تکلیف میں ان کا ذکر بھی ناگوار ہے۔ جب آپ کے دل کو قرار ہوگا اور طبیعت معمولات کی طرف مائل ہوگی تو دیکھا جائے گا۔ میں اگر بار بار خطوں میں ان مطالب کو لکھتا ہوں تو اس کا باعث میرا اشتیاق یا بے صبری نہیں یہ وہم ہوتا ہے کہ خدا جانے پہلا خط ملا ہوگا یا نہیں اس لئے وہ مضامین دوبارہ لکھ دیا کرتا ہوں۔ اب جو خط آپ مجھے لکھیں اس میں صرف بچے کے بارے میں تفصیل سے لکھئے اور کوئی بات میں جاننا نہیں چاہتا۔ بیوی بھی آپ کا خط پڑھ کر بہت رنجیدہ ہوئیں وہ آپ سے اور بھابی صاحبہ سے تعزیت کا اظہار کررہی ہیں۔ چچا جان علی گڑھ سے آج تک یہاں نہیں پہنچے ہیں۔ آپ نے 'دیوان غالب' کے نسخوں کے لئے انہیں میرا ہی حوالہ کیوں نہ دے دیا؟ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۳۷)

۱۹ر جون ۱۹۶۹ء، امروہہ

برادر گرامی، السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کل ہی آپ کا ۱۱ر جون کا لفافہ ملا تھا (۱۰ر جون والا کارڈ نہیں پہنچا) اسی وقت میں نے جواب لکھ دیا۔ دل کو گہرا قلق ہے کہ آپ کو اپنے پیارے بچے کی جدائی کا صدمہ کتنا پریشان کررہا ہوگا۔ الفاظ میں اپنے تعلق وتشویش کا اظہار نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عزیز مرحوم کی والدہ کو صبر عطا فرمائے اور اس معصوم کو والدین کی نجات ومغفرت کا ذریعہ بنائے۔ موت ایک

ناگزیر استحالہ ہے، اس میں صبر کے سوا کوئی دعا، دوا کارگر نہیں۔ آپ بھی صبر کیجئے۔ ایک صبر تو جبر سے پیدا ہوتا ہے دوسرا تسلیم ورضا کا نتیجہ ہوتا ہے اور موخر الذکر حقیقی صبر ہے اس کا اجر بھی زیادہ ہے اور یہ انسان کی زندگی میں تہذیب اور ثقافت پیدا کرتا ہے۔ جب صبر ہی کرنا ہے تو شیوۂ تسلیم ورضا کو کام میں لائیے۔ میں اس مرحوم کی بیماری کا حال اور اس کے دوسرے کوائف جاننا چاہتا ہوں۔ چچا جان ابھی تک علی گڑھ میں ہیں کل خط آیا تھا غالباً اس اتوار کو آئیں گے۔ آپ کے خط کا منتظر۔ آپ کے غم کا شریک!

نثار احمد فاروقی

(۳۸)

۲۰؍ جون ۱۹۶۹ء

چاہ غوری امروہہ (ضلع مراد آباد)

محبی و مخلصی، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

کل شام کی ڈاک سے آپ کا ۱۱؍ جون کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ ملا تھا اس وقت صبح کی ڈاک سے ۱۵؍ جون کی شب کا لکھا ہوا لفافہ ملا۔ عزیزی کلیم الزماں کے انتقال کی خبر سے ابھی تک دل و دماغ متاثر ہیں، جب تک اس مرحوم کے بارے میں کچھ تفصیلات معلوم نہ ہوں، اور کسی بات کے لکھنے کو میرا دل نہیں چاہتا۔ آپ کی اور بھابی صاحبہ کی حالت کا تو تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ بیوی بھی بہت رنجیدہ ہیں اور اپنی طرف سے آپ سب کی خدمت میں تعزیت کے کلمات لکھواتی ہیں۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک خط تو آپ کو فوراً لکھا تھا پھر اس کے ساتھ ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھا اور آج یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے سب خطوط مل رہے ہیں اگرچہ ایسا ہوجاتا ہے کہ پہلے لکھا ہوا خط بعد میں اور بعد میں لکھا ہوا پہلے مل جاتا ہے خیر یہ غنیمت ہے۔ چچا جان ابھی تک علی گڑھ سے نہیں آئے۔ پرسوں ان کا خط آیا، دراصل ہم لوگ اپنے چھوٹے بھائی کی شادی کے سلسلے میں حیدر آباد جانے والے تھے اور ۱۵؍ جون روانگی کی تاریخ طے تھی لیکن حیدر آباد کے انتظامی حالات درست نہ ہونے کی وجہ سے یہ سفر چند روز کے لئے ملتوی کردیا گیا، شاید جولائی میں کسی وقت ہو، چچا جان نے یہ سمجھا کہ پروگرام کے مطابق ۱۵؍ جون کو بارات حیدر آباد کے لئے روانہ ہوگئی ہوگی اور امروہے میں اس وقت گھر خالی ہوگا اس لئے وہ فیروز پور سے سیدھے علی گڑھ چلے گئے وہاں ان کی بڑی بہن اور بھانجے وغیرہ رہتے ہیں۔ یہ بھی سوچا ہوگا کہ ابراہیم خاں صاحب سے ملاقات ہوجائے گی۔ دیوان غالب کے نسخوں کے لئے آپ انہیں میرا حوالہ دے دیتے کافی ہوتا۔ آج آپ کی خالہ صاحبہ کا خط بھی آیا ہے لکھا ہے کہ پتے میں عبدالباسط صاحب کی جگہ عبدالوہاب کا نام لکھا کرو چچا جان اب آئیں گے تو 'تلاش غالب' کے پروف ملیں گے۔ انتساب میں نام آپ کی مرضی کے مطابق تبدیل کردوں گا۔ 'دیوان غالب' کی اشاعت میں خود بہت جلد چاہتا ہوں۔ اس کا مسودہ چچا جان کے ہاتھ بھیجوں گا اور ان سے پہلے کوئی اور قابل اعتبار مل گیا تو اس کے ہمراہ بھیج دوں گا۔ آپ تعطیلات میں لاہور رہ سکے تو یہ کام ختم ہوجائے گا۔ مجھے اس کی جتنی فکر اور عجلت ہے میں ہی جانتا ہوں۔ چچا جان سے آپ کے خط کے بارے میں استفسار اُن کے یہاں آنے پر ہی کیا جاسکتا ہے۔ روز انتظار ہورہا ہے۔ شاید کل تک آئیں گے۔ میں نے جتنا index تیار کرلیا تھا اس کا مسودہ سادہ ڈاک سے آپ کے پتے پر بھیج چکا ہوں آپ بقیہ پروف ولید صاحب سے منگا کر اسے مکمل کردیجئے تاکہ کتاب جلد سے جلد چھپ جائے۔ اسے ریلیز کرنے میں انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے جب تک وہ جلد بندی کے مرحلے میں پہنچے، میں اسے ریلیز کرنے

کی اجازت بھیج دوں لیکن ولید صاحب کو یہ لکھ دیجئے گا کہ کسی بھی حالت میں میرا خط آنے سے پہلے کسی شخص کو بھی اس کا ایک نسخہ بھی نہ دیں خواہ وہ چھپ کر اور جلد بندھ کر بالکل تیار رکھی رہے۔ اپنے بچوں کے بارے میں مجھے تفصیل سے لکھئے تاکہ میں ان سے تعارف حاصل کروں۔ ہو سکے تو ان کی تصاویر بھیج دیجئے اور عزیز مرحوم کا فوٹو بھی بھجوایئے۔ میں نے یہاں بچوں کے لئے نئے نئے ٹکٹ حاصل کر رکھے ہیں اور ۹ رجون سے ہر لفافے پر نیا ٹکٹ لگا رہا ہوں۔ آپ نے ابھی تک کسی نئے ٹکٹ کی رسید نہیں دی ہے۔ اب ہر خط کے اندر ۲، ۳ پرانے ٹکٹ بچوں کے لئے بھیجا کروں گا۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں میری اور بیوی کی طرف سے آداب پہنچایئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر و سکون عطا فرمائے۔ ان کا حال واقعی بہت خراب ہوگا۔ بچوں کو دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۳۹)

۲۵ رجون ۱۹۶۹ء

چلہ غوری امروہہ (ضلع مراد آباد)

صدیقی المکرم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

کل شام کی ڈاک سے آپ کے تین لفافے (۱۶ رجون، ۱۷ رجون، ۱۸ رجون) ایک ساتھ ملے۔ جواب حاضر ہے: چچا جان ۱۵ رجون کو علی گڑھ پہنچے تھے وہاں ایک ہفتہ رہ کر پرسوں ۲۳ کو امروہہ آئے۔ میرے لئے پانچ کتابیں لائے اور تین نامکمل پروف۔ موخر الذکر کا بہت انتظار تھا لیکن جلدی میں شاید یہی تیار ہو سکے۔ میں اس سے پہلے index کا ناقص مسودہ صاف کر کے سادہ ڈاک سے آپ کو بھیج چکا ہوں اور یہ عرض کر دیا تھا کہ اسے آپ ہی مکمل کر دیں۔ اب یہ پروف دیکھ کر میں آپ ہی کے پتے پر بھیجوں گا، اگر آپ کی طبیعت ٹھیک ہو تو میرے بھیجے ہوئے index کے انداز پر باقی پروف کا اشاریہ تیار کر کے اسے مکمل حالت میں ولید صاحب کو بھیج دیں۔ کتاب تیار ہو جانے کے بعد ولید صاحب کو میرے ٹیلی گرام کا انتظار کرنا ہوگا اور یہ مدت زیادہ نہیں ہوگی۔ اس عرصے میں وہ میرے اور آپ کے سوا کسی شخص کو ایک جلد بھی نہ دیں۔ مجھے امید ہے وہ آپ کے ارشاد کے مطابق کام کریں گے۔ میرے پاس آخری مضمون تقریباً ۴/۳ کمپوز ہو کر آیا ہے اس سے پہلا مضمون 'کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح' نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ مقصد یہ کہ دونوں ناقص ہیں اور ناقص پروف سے index نہیں بنا کرتا۔ 'دیوان غالب' کا مسودہ وغیرہ چچا جان کے ہمراہ بھیجوں گا تو شاید اکتوبر میں یہاں سے واپس ہوں گے، کسی اور شخص کو تلاش کروں گا یا ڈاک سے بالاقساط بھیج دوں گا۔ کتابوں کے بارے میں دہلی جا کر ہی معلومات کر سکوں گا۔ یہاں تو میں بالکل بے دست و پا سا ہو جاتا ہوں۔ آپ ۸-۹ جولائی سے مجھے امروہہ کے پتے پر خط نہ لکھیں بلکہ دہلی کے پتے پر لکھیں اس لئے کہ میں ان شاء اللہ ۱۵ رجولائی کو دہلی پہنچ جاؤں گا۔ اس سال پاسپورٹ کی کوشش بھی کرنی ہے۔ بچوں کے تعارف سے بہت خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمریں دراز کرے اور دین و دنیا میں سرخ رو رکھے۔ عزیز مرحوم کی وفات کا رنج ابھی تک دل و دماغ پر مستولی ہے۔ ایسا ذہین اور چہکتا ہوا بچہ اچانک روٹھ جائے تو گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ آپ کے عزم و ثبات اور صبر کا اجر اللہ تعالیٰ سے ضرور ملے گا۔ مہ جبیں سلمہا کو عربی ضرور پڑھایئے۔ لڑکیوں کا یہ زبان پڑھنا بہت ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ عربی کی ابتدائی کتابوں کے ساتھ ہی سب سے زیادہ توجہ گرامر پر کرنی چاہیے۔ ایک غیر ملکی کے لئے عربی زبان بغیر صرف و نحو کے سیکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ 'القراۃ الرشیدۃ' کے

سب حصے اور 'النحو الواضح للمدارس الابتدائیہ' پڑھانا شروع کیجئے۔ rapid reading کے لئے کامل گیلانی کا قصص 'ابطال الاسلام' بہت مفید کتاب ہے۔ عربی کی کتابیں یہاں نہیں ملتیں۔ کراچی میں آسانی سے مل جائیں گے ورنہ مصر یا سعودی عرب سے منگائیے۔ بچوں کا رسالہ 'سند باد' بھی جاری کروا دیجئے، مفید ہے۔ انیس سلمہ سے کہہ دیجئے کہ میں نے ان کے لئے بہت سے ٹکٹ خرید رکھے ہیں۔ ہر لفافے پر نیا یادگاری ٹکٹ لگاتا ہوں اور ۴ ٹکٹ لفافے کے اندر رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے کہ انہیں پسند آئیں گے۔ آئندہ برابر بھیجتا رہوں گا۔ چچا جان کو آپ کا وہ لفافہ نہیں ملا جس میں ابراہیم کے نام خط تھا۔ وہ علی گڑھ میں ان سے ملاقات بھی نہیں کر سکے۔ ان کا پتا آپ لکھ دیجئے اور خط براہ راست انہیں بھیج دیجئے۔ چچا جان کو 'دیوان غالب' کے تین نسخوں کی ضرورت ہوگی وہ میں بھی دے سکتا ہوں ورنہ ابراہیم خاں صاحب بھجوادیں۔ ۱۸؍ جون کے خط میں آپ نے ان کتابوں کی فہرست بھیجی ہے جو میرے لئے رکھی ہیں۔ کوئی آنے والا ہو تو پہلی قسط میں آپ مندرجہ ذیل کتابیں بھجوادیں: (۱) مجموعہ نثر غالب (۲) یادگار غالب (۳) عود ہندی (۴) دیوان غالب فارسی [مرتبہ فاضل] باقی کے لئے صبر کیجئے جب کبھی حالات اجازت دیں بھجوا دیجئے گا۔ آپ کے تینوں خطوں کی موٹی موٹی سب باتوں کا جواب آگیا۔ دو تین دن سے میری طبیعت سست ہے کام میں بھی دل نہیں لگتا اس لئے آپ کو آج ۳، ۴ دن کے بعد خط لکھا ہے۔ میری اور میری بیوی کی طرف سے بچوں کو دعائیں بھابی کو آداب۔ چشمے کے لئے بیوی نے اس لئے لکھوا دیا تھا کہ بار بار خطوں میں آپ فرمائش کرتے یہاں سے انکار ہوتا وہ ساری انرجی بچالی گئی۔ بھیجنا ضروری نہیں ہے۔

نثار احمد فاروقی

(۴۰)

۲۶؍ جون ۱۹۶۹ء
چاہ غوری امروہہ (ضلع مراد آباد)

برادرم مکرم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کل آپ کے تین لفافے ایک ساتھ ملے تھے یعنی، ۱۶، ۱۷، ۱۸ جون کے۔ ان کا جواب ایک ہی جگہ لکھ چکا ہوں۔ ۲۰؍ جون کے خط میں عزیز کلیم الزمان کی بیماری کا مختصر حال معلوم ہوا۔ بھائی عقیدہ تو اپنی جگہ رہا لیکن عالم اسباب میں بغیر سبب اور ذریعے کے کچھ نہیں ہوتا۔ میرا خیال ہے کہ کلیم مرحوم کو ڈاکٹر نے جو کرم کش دوا دی وہ جان لیوا ثابت ہوئی ایک تو لوہ کا اثر تھا دوسرے موسم سخت۔ اطبا شدید سردی یا شدید گرمی اور تیز بارش میں کبھی مسہل نہیں دیتے مگر ڈاکٹر ان باتوں کا لحاظ نہیں کرتے۔ پھر یہ کہ کرم کش دوائیں (خصوصاً ایلو پیتھک) زہریلی ہوتی ہیں چونکہ یہ round worm یا دیدان بہت سخت جان ہوتے ہیں اور ان کا belt سا بن جاتا ہے اور ان کے جراثیم پانی کو شدید درجہ حرارت پر کھولانے سے بھی ضائع نہیں ہوتے۔ اس لئے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے اخراج کے واسطے کتنی مسموم دوا درکار ہوتی ہوگی۔ چھوٹے بچوں کا علاج تو گھریلو ٹونے ٹوٹکوں سے یا طبیب یونانی کے مشورے سے ہی ٹھیک رہتا ہے۔ الا یہ کہ مرض خطرناک معلوم ہو۔ لوہ لگنا یا منہ سے دیدان کا خارج ہونا کوئی ایسا اہم معاملہ نہ تھا مگر آپ گھبرا گئے اور ڈاکٹر نے آپ کی پریشانی کے زیر اثر اسے دست آور دوا دے دی اس موسم میں تو قوی اور جوان آدمی کو بھی دست آور دوا نہیں کھانی چاہیے۔ اب مرض اور علاج کا حال معلوم ہو کر اور بھی رنج ہوا۔ سچ ہے: (چوں قضا آید

طبیب ابلہ شود) اب صبر کیجئے اس کے سوا کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ بھابی کو سمجھایئے اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ معصوم بچے قیامت کے دن اپنے والدین کی مغفرت کرائیں گے اور ان کے گناہوں کی معافی کا وسیلہ بنیں گے۔ کتنا ڈھارس باندھنے والا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے بچوں کی عمر میں اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور وہ اپنے خاندان اور وطن اور قوم کو سربلند کرنے والے بنیں۔ میرا دل ابھی تک رنج وغم سے مملو ہے آپ کو خط لکھنے بیٹھ جاتا ہوں مگر بغیر سوچے سمجھے قلم چلاتا رہتا ہوں۔ index کے لئے لکھ چکا ہوں کہ اب اسے آپ ہی مکمل کر دیجئے، میرا mood ختم ہو گیا یعنی اب میں دوسرے کاموں میں منہمک ہو گیا اسے pick up کرنے میں وقت لگ جائے گا۔ پھر یہ کہ چچا جان جو پروف لائے ہیں وہ نامکمل ہیں، وہ میں دیکھ کر آپ کے پتے پر بھیج دوں گا۔ آپ ان سے index بنا کر ولید صاحب کو بھیج دیں اور باقی جن صفحات کے پروف رہ گئے ہیں وہ بھی منگوالیں۔ اب اس کی تمام ذمہ داری آپ کی ہے۔ دیوان کا مکمل مسودہ آپ کی تعطیلات شروع ہونے سے پہلے بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ بچوں کے لئے میں نے نئے یادگاری ٹکٹ بھی خرید رکھے ہیں اور ۹/جون کے بعد سے ہر لفافے پر نیا ٹکٹ لگا رہا ہوں اس کے سوا استعمال شدہ پرانے ٹکٹ بھی ایک سو کے قریب حاصل کئے ہیں پچھلے دو خطوں میں چار چار ٹکٹ اندر رکھ کر بھیج چکا ہوں ابھی ان کی رسید نہیں آئی ہے امید ہے ملیں گے۔ خالہ صاحبہ کے سلسلے میں آپ کے احسان مند ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا بقول غالب (حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا) ابھی تو آپ کی کتابیں میرے پاس موجود ہیں جب میرے کتب خانے سے کچھ جائے گا تو البتہ آپ کہہ سکتے ہیں؛ چچا جان نے کہا تھا کہ مجھے 'دیوان غالب' کے تین نسخوں کی ضرورت ہوگی آپ ابراہیم صاحب کو لکھئے کہ آپ کے اسٹاک میں سے بھیج دیں ورنہ یہاں میں دے دوں گا آپ کی کتابوں میں مجرا ہو جائیں گی۔ ابراہیم صاحب کو آپ نے ۱۲/جون کو جو خط لکھ کر چچا جان کے نام بھیجا تھا وہ انہیں نہیں ملا۔ اب اسے کیا منگایا جائے آپ براہ راست ابراہیم صاحب کو لکھ کر میرا پتا دے دیجئے کافی ہوگا۔ ابراہیم صاحب کا پتا نہ مجھے معلوم ہے نہ چچا جان کو۔ چچا جان صرف پانچ کتابیں خرید سکے۔ ایک 'حیات غالب' دوسرے 'شاہ حاتم اور ان کا کلام' اور تیسرا سیٹ غلام رسول مہر کا 'سید احمد شہیدؒ کی تحریک' پر۔ یہ پانچوں کتابیں ان کے ساتھ آگئیں اور مجھے مل گئیں۔ علی گڑھ کے جو صاحب آئے ہوئے ہیں آپ ان کے ہمراہ تھوڑی سی کتابیں تو بھیج سکتے ہیں۔ چچا جان یہاں سے شاید اکتوبر میں جائیں گے ان کے ساتھ آپ کے لئے کتابیں تو بھیجوں گا مگر مسودہ دیوان کے لئے کوئی اور شخص ملنا چاہیے۔ ورنہ آپ کی تعطیلات گزر جائیں گی۔ چچا جان کے روانہ ہونے تک یہاں 'تلاش غالب' چھپ جائے گی اس کے نسخے آپ کو بھجوادوں گا۔ چشمے کے فریم کی بات آپ کا تقاضا ٹالنے کے لئے لکھ دی گئی تھی بیوی چشمہ نہیں لگاتی ہیں اور یہاں باہر بھی نکلنا نہیں ہوتا جو دھوپ سے بچنے کی ضرورت ہو، آپ ایک دم serious ہو گئے۔ اگر کبھی مناسب قیمت کا (یعنی زیادہ قیمتی نہ ہو) کوئی فریم مل جائے اور کوئی آنے والا ہو تو بھجوادیں۔ بیوی کہتی ہیں کہ میں بھی بھابی سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ چچا جان کے ہاتھ آپ کے لئے کیا بھیجوں آپ بھی بے تکلفی سے بتا دیجئے ورنہ جو میرا دل چاہے گا بھیج دوں گی کیا بنارسی ساڑھی پہننا وہ پسند کرتی ہیں؟ یہاں کھدر کی ساڑیاں بھی بہت اچھے ڈیزائن کی اور سستی ملتی ہیں اگر انہیں ساڑی باندھنے کی عادت ہے تو لکھئے۔

بھابی کی خدمت میں ہم دونوں کا بہت بہت سلام کہیے اور پیارے پیارے بچوں کو لاکھوں دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

۲۷؍جون ۱۹۶۹ء، قبل نماز جمعہ

چاہ غوری امروہہ (یو۔ پی)

برادر محترم، تسلیمات!

کل کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ آج آپ کے دو خط ایک ساتھ ملے۔ ۲۱؍جون اور ۲۲؍جون کے۔ آپ آخر اتنی ممنونیت اور شکرگزاری وغیرہ وغیرہ کا اظہار کیوں کرتے ہیں؟ میں نے آپ کے ساتھ کون سی بھلائی کی ہے؟ ابھی تک تو آپ ہی کے احسانات کا پلہ بھاری ہے۔ آپ کے اس طرح لکھنے سے مجھے اپنی نارسائی اور بے بضاعتی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ پھر جہاں تعلقات کی بنیاد باہمی اخلاص پر ہو وہاں تو اس طرح کا شکریہ اور احسان مندی یا تکلف وغیرہ ہونا ہی نہیں چاہیے۔ براہ کرم آئندہ آپ اس طرح کے کلمات تحریر نہ فرمائیں ان سے میں شرمندہ ہوتا ہوں۔ (۲) ولید صاحب سے مجھے ہرگز کوئی شکایت نہیں ہے۔ بعض لوگ خط لکھنے کے قائل نہیں ہوتے۔ ولید صاحب خط نہ لکھیں مگر کام تو کرتے ہیں، اصل مطلب تو کام سے ہے آپ کو یہ وہم کیوں ہوگیا کہ میں ان سے ناراض ہوں گا۔ ناراض ہونے کے لئے کوئی بنیاد تو ہونی چاہیے جب 'تلاش غالب' کے کام میں ان کی طرف سے کوئی بے قاعدگی نہیں ہے تو محض خط نہ لکھنے پر ناراض ہوجانا تو زیادتی ہوگی۔ پھر آپ کا توسط درمیان میں ہے اور میں نے تمام معاملات الف سے ی تک آپ کی مرضی اور اختیار پر چھوڑ دیئے ہیں۔ میں اس میں کوئی مداخلت کرنا نہیں چاہتا حتیٰ کہ اگر وہ کتاب نہ چھاپیں یا چھاپ کر اس کی ایک جلد بھی (بالفرض) مجھے نہ بھیجیں تو بھی مجھے شکایت کا حق نہیں ہے آپ کو شکایت ہو تو وہ بجا ہوگی۔ اس طرح کی باتیں بھی آپ میرے متعلق نہ سوچیں۔ میں اتنا تنگ مزاج نہیں ہوں، اپنی مجبوریوں کی طرح دوسروں کی حدود کو بھی سمجھتا ہوں۔ (۳) index کے لئے لکھ چکا ہوں کہ اسے آپ ہی مکمل کردیں۔ میرے پاس جو نامکمل پروف ہیں ان سے انڈکس نہیں بن سکتا۔ آپ ولید صاحب کو خط لکھ کر مکمل پروف منگالیں۔ میرے پاس جو آئے ہیں وہ سادہ ڈاک سے آپ کے نام بھیج دوں گا۔ ابھی کتاب کے ابتدائی صفحات (مقدمہ وغیرہ) اور آخری صفحات (غیر مطبوعہ کلام) کے پروف انہوں نے لئے ہی نہیں ہیں وہ آپ اپنے پاس منگوالیں اور خود چیک کرلیں۔ بہتر ہو کہ مکمل پروف منگا کر ہی آپ انڈکس کی تکمیل کریں۔ (۴) ریڈیو پر آپ میری آواز نہ سن سکے تو کیوں معذرت کرتے ہیں، اس حادثے کے باوجود اگر آپ سننے بیٹھ جاتے تو یہ بے حسی اور شقاوت قلب کی علامت ہوتی۔ میں تو ریڈیو سے اکثر بکواس کرتا رہتا ہوں، اتنا ہے کہ کبھی دوستوں کو اطلاع کرنا یاد رہتا ہے اور اکثر یاد نہیں رہتا کبھی ریڈیو والے ہی ۲،۳ دن پہلے contract بھیجتے ہیں۔ (۶) یہاں کا موسم پہلے سے غنیمت ہوگیا ہے۔ ٹمپریچر تو اب زیادہ نہیں ہے لیکن حبس رہتا ہے، ۲۴، ۳۶ گھنٹے یہ عالم رہنے کے بعد بادل گھر کر آتے ہیں اور سارے ماحول میں شگفتگی سی پیدا ہوجاتی ہے اس کا اثر ۱۰، ۱۲ گھنٹے رہتا ہے اور پھر وہی چکر۔ آم خوب ہیں لنگڑا، دسہری، ثمر بہشت، چونسا وغیرہ میں بھی شوق سے کھاتا ہوں مگر زیادہ نہیں کھا سکتا۔ معدہ وفا نہیں کرتا۔ آج کل بھی پیچش وغیرہ کے اثرات سے طبیعت مضمحل رہتی ہے۔ (۷) ٹکٹ میں برابر بچوں کے لئے نئے نئے بھیجا کروں گا۔ اندر لفافے میں ۴ ٹکٹ استعمال شدہ ہر بار رکھ دیتا ہوں۔ پچھلے دو لفافوں میں رکھ کر بھیج چکا ہوں اس میں بھی چار رکھ رہا ہوں۔ بچوں کو میری طرف سے بہت بہت پیار کیجئے۔ (۸) مہ جبیں سلمہا نے اسکول میں سراج کا شعر بہت برمحل پڑھا۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرمائے خوش نصیب اور

سعادت مند ہو، لیکن بھائی بچوں میں زیادہ of loss .... پیدا نہ ہونے دیجیے ان کے سامنے جزع فزع کرنا یا انہیں بار بار نقصان کا احساس دلانا، ان کی نفسیات پر غلط اثر ڈالتا ہے اور وہ طبعاً یاس پسند ہوتے جاتے ہیں۔ امید ہے آپ اس رمز کو اچھی طرح سمجھتے ہوں گے۔ (۹) ابراہیم صاحب سے کہیے کہ جو کچھ نثار لکھے اس کی تعمیل کر دی جائے اور ان کا پتا مجھے بھیج دیجیے میں (اگر چچا جان کہیں گے تو) 'دیوان غالب' کے تین نسخے ان سے منگوالوں گا ورنہ آپ کی جو کتابیں میرے پاس محفوظ ہیں ان میں سے دے دوں گا۔ (۱۰) والدہ صاحبہ کی خدمت میں ہماری طرف سے سلام نیاز اور قدم بوسی۔ بھابی صاحب کو آداب اور بچوں کو بہت بہت پیار اور دعائیں۔ بیوی خدا کے فضل سے بھلی چنگی ہیں، کام میں اتنا منہمک رہتی ہیں کہ بیماری وغیرہ کو آنے کی مہلت ہی نہیں ملتی اور آتی ہے تو ان کی مشغولیت سے گھبرا کر بھاگ جاتی ہے۔ ہماری شادی کو آئندہ اکتوبر میں دو سال ہو جائیں گے۔ ابھی تک لم یلد ولم یولد ہوں۔ (۱۱) چچا جان آپ سے بہت متاثر ہیں ان سے سلام کہہ دیا ہے وہ بھی سلام لکھاتے ہیں۔
والسلام والاکرام!

نثار احمد فاروقی

(۴۲)

یکم جولائی ۱۹۶۹ء
چاہ غوری امروہہ (ضلع مراد آباد)

برادر مکرم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! کل کی ڈاک سے آپ کے دو خط ملے ایک ۲۳ر جون کا دوسرا ۲۵ کا۔ کلیم معصوم کی مختصر علالت اور اچانک وفات کا حال آپ نے ایسے پر اثر اور [دل دوز] پیرائے میں لکھا ہے کہ میرے بھی آنسو نکل پڑے۔ اب قضائے الٰہی پر سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے ورنہ مرض اور علاج کی روداد سن کر میں اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ دوا بالکل غلط تجویز ہوئی۔ بچوں کے پیٹ میں دیدان ہو ہی جاتے ہیں یہ کچھ زیادہ خطرناک بات نہیں اور ہو بھی تو عام حالات میں نہیں ہوتی، میرا تو خیال ہے کہ نوے فی صدی بچوں کا معائنہ اسے ثابت کرے گا۔ کلیم کو لوہ لگی تھی اس میں معدے کی حدت بڑھ جاتی ہے اس وجہ سے یہ کیڑے گھبرا کر فم معدہ تک آ گئے اور الٹی کے وقت ایک آدھ خارج بھی ہو گیا، اگر آپ اسے صرف آم کا رس بنا کر پلاتے اور گلاب وغیرہ دیتے تو معدے کی گرمی کم ہونے سے وہ کیڑے نیچے سرک جاتے اور لوہ کا اثر زائل ہونے پر ان کے اخراج کا علاج کراتے۔ ایک تو لوہ کا اثر، پھر معصوم سا بچہ اور شدید گرمی کا موسم اور وہ ۱۰۲ درجہ حرارت میں مبتلا۔ اسے دست آور دوا دینے والے ڈاکٹر کی سات پشتیں احمق گذشتہ بھی آئندہ بھی۔ وہ خواہ امریکہ پلٹ جائے یا ایران توران کا پڑھا ہوا ہو۔ میں اسے طبیب اس لیے نہیں مان سکتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جب قضا آ جاتی ہے تو بوعلی سینا اور جالینوس بھی کچھ نہیں کر سکتے۔

حالات ٹھیک ہونے پر بھی شادی کے سلسلے میں حیدر آباد جانا ہے وہاں میرے ماموں مرحوم کا خاندان رہتا ہے اور ان کی صاحبزادی سے میرے چھوٹے بھائی کا رشتہ کئی سال سے طے ہو چکا ہے۔ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں، چناں چہ آج کل گھر بھرا ہوا ہے لکھنے پڑھنے کے لئے وقت کم مل رہا ہے اس لئے ممکن ہے آئندہ میں آپ کو زیادہ تفصیل سے اور جلد جلد خط نہ لکھ سکوں۔ 'دیوان غالب' کا مواد بھیجنے کی کوشش پوری کروں گا۔ اللہ مددگار ہے چچا جان تو اکتوبر سے پہلے واپس نہیں ہوں گے کسی اور کی تلاش میں ہوں، آپ کا کوئی جاننے والا ادھر سے جائے تو آپ بھی نظر رکھئے رجسٹری سے بھی بھیجا جا سکتا ہے مگر اس میں

رسک مول لینا ہوگا۔ مہ جبیں سلمہا کی تصویر بھیج کر آپ نے میرا دل خوش کر دیا۔ دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک محسوس ہوئی اللہ تعالیٰ اسے طویل عمر، صحت اور اقبال عطا کرے۔ میری طرف سے بہت سی دعائیں کہیے گا۔ شکر ہے کہ بچوں کو ٹکٹ مل رہے ہیں۔ میں برابر نئے نئے بھیجتا رہوں گا۔ ہر لفافے کے اندر چار ٹکٹ استعمال شدہ بھی رکھ دیتا ہوں۔ ان کی رسید ابھی نہیں ملی ہے امید ہے وہ بھی پہنچ رہے ہوں گی۔ انیس سلمہ، تنویر سلمہ اور لالہ رخ کو بھی دعائیں اور پیار۔ بھابھی صاحبہ کی خدمت میں ہم دونوں کا بہت بہت سلام اور آداب۔ واقعی ان کے دل کی حالت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ میرے دوست بسمل سعیدی کا شعر ہے:۔

محبت، اے معاذ اللہ محبت، دم نکل جائے
اگر محسوس بھی اتنی ہو جتنی دل میں ہوتی ہے

اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماں کے دل میں اولاد کی جتنی محبت ہوتی ہے وہ لاکھویں کی مقدار بھی 'محسوس' نہیں ہوتی، اس کا لاکھواں یا اس سے بھی کم حصہ اس لمحے میں 'محسوس' ہوتا ہے جب کوئی ماں اپنے بچے کو اپنی آنکھوں سے موٹر کے پہیے کے نیچے دیکھ لے! اس وقت اس کے دل سے جو چیخ نکلے گی وہ ماں کی محبت 'محسوس' ہونے کی ادنیٰ سی مثال ہوگی، اور یہ احساس اتنا ہی ہوتا ہے جیسے تجلی باری تعالیٰ کی ایک جھلک موسیٰ علیہ السلام نے دیکھ لی تھی۔ یعنی وہ کامل تجلی نہ تھی! آپ کا فرض ہے کہ انہیں ڈھارس بندھائیں، ان کے آنسو پونچھیں، بچوں کو اور انہیں تسلی دیتے رہیں اگر آپ ہی بے صبری کریں گے تو ان سب کو ہمت کس سے ملے گی؟ یحییٰ صاحب کی سفارش سے اگر کتابیں بھیجنے کی اجازت مل جائے تو سبحان اللہ۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں مگر مجھے کون اجازت دے؟ خیر اجازت نہ بھی ہو تو اب میرا حصہ خرید کر رکھتے رہیں، میں آپ کا حصہ جمع کروں، کبھی تو یہ پابندیاں دور ہوں گی۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۴۳)

۷؍جولائی ۱۹۶۹ء، امروہہ

برادر محترم، تسلیمات!

آپ کے خط برابر آتے رہے اور میں جواب اسی دن، بلکہ اسی وقت لکھتا رہا۔ کئی بار تو ایک ہی ڈاک سے دو اور تین خطوط بھی ملے۔ مگر اس ہفتے میں اچانک سناٹا سا ہو گیا۔ کئی روز سے برابر انتظار تھا، یہ سوچا تھا کہ پیر کے دن ڈاک دیکھ کر خیر طلبی کا خط لکھوں گا۔ بارے آج ۳۰ جون کا کارڈ اور ۲ جولائی کا لفافہ ساتھ ساتھ ملے۔ آپ کا تو غالباً کوئی خط ضائع نہیں ہوا۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ میرے خطوط پابندی سے نہیں پہنچ رہے ہیں۔ میں ۱۵؍جولائی تک امروہہ میں ہوں۔ ۱۶؍ سے کالج کھل رہا ہے۔ دہلی جا کر حالات کا اندازہ کرنے کے بعد حیدر آباد کے سفر کا فیصلہ کروں گا۔ اب مجھے رخصت لے کر ہی جانا پڑے گا۔ شادی کی تاریخ وہاں پہنچ کر طے ہوگی۔ چچا جان کے آنے کی اطلاع دے چکا ہوں وہ جو ۵ کتابیں لائے تھے وہ بھی مجھے مل چکی ہیں، یہ بھی لکھ چکا ہوں۔ ابراہیم صاحب کا پتا آپ نے بھیج دیا ہے اچھا کیا۔ ابھی تو نہیں لیکن آئندہ اگر چچا جان کہیں گے تو 'دیوان غالب' کے تین نسخے ان سے منگوا لوں گا۔ آپ نے قدیر صاحب کے ہاتھ جو کتابیں بھیجی ہیں امید یہ ہے کہ وہ بحفاظت مجھے مل جائیں گی۔ میں انہیں خود علی گڑھ جا کر وصول کر لوں گا۔ 'ماہ نو' کا غالب نمبر موصول ہو جائے گا تو دسنوی صاحب کو بھیج دوں گا۔ پوسٹ کارڈ

(۳۰ جون) کی باتوں کا جواب تو ختم ہوا، اب لفافے کی سنیے: ۲۵ / اور ۲۶ / جون کے خطوط آپ کو مل گئے شکر ہے۔اس کے بعد والے بھی امید ہے اب تک وصول ہو چکے ہوں گے۔ پروف نامکمل ہیں اور میں ابھی دیکھ بھی نہیں سکا ہوں کچھ پریشان، کچھ پراگندہ، کچھ بیمار، کچھ مصروف رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ normal معمولات دہلی جا کر ہی شروع ہوں گے۔ index تو آپ ہی کو پورا کرنا ہے میں یہ پروف دیکھ کر آپ کے پتے پر بھیجوں گا۔ تجربے کے لئے کوئی کتاب بھی دہلی جا کر ہی روانہ کروں گا دیوان کا عکس اور مسودہ شاید یکم اگست تک آپ کو نہ مل سکے۔ چچا جان کے ساتھ ہی جائے گا۔ اب آپ خاموشی سے اس کے پہنچنے کا انتظار کیجئے اس کی طباعت آپ کو چھٹی لے کر ہی کرانی ہوگی۔ لوتھر کنگ والا یادگاری ٹکٹ دوبارہ بھیج چکا ہوں۔ آئندہ بھی نئے ٹکٹ بھجواتا رہوں گا۔ انیس سلمہ سے میری دعا کہیے اور یہ کہ آپس میں حصہ بانٹ لیا کریں۔ مہ جبیں کو ٹکٹ نہ دینا تو بڑی زیادتی کی بات ہے۔ مہ جبیں سلمہا کے test میں پاس ہونے سے دلی خوشی ہوئی۔ اتنی دور سے اسے کیا تحفہ بھیجوں سمجھ میں نہیں آتا۔ مجبوریاں الگ ہیں۔ یہاں گرمی خوب ہو رہی ہے حبس رہتا ہے۔ پسینہ بہتا رہتا ہے پنکھے سے بھی کچھ بن نہیں آتی۔ بارش ہو جاتی ہے تو ایک دن کو امن ہو جاتا ہے۔ اب مون سون کے آنے کی خبریں ہیں، برستا ہے تو جل تھل ایک ہو جاتے ہیں اس کا بھی دھڑکا ہی لگا ہوا ہے۔ دہلی میں دن تو آرام سے گزرتا ہے مگر راتیں بے چینی سے کٹتی ہیں۔ یہاں اس کے برعکس معاملہ ہے۔ بھابی سے ہم دونوں کا سلام کہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو سکون عطا فرمائے، بچوں کی عمر میں برکت ہو اور خوش نصیب ہوں۔

نثار احمد فاروقی

(۴۴)

۱۶/ جولائی ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات!

کل شام کو وطن سے دہلی پہنچا: بقول شاعر: (پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر) آج کالج کھل گیا ہے۔ امروہہ میں آپ کا ۸/ جولائی کا لکھا ہوا لفافہ پہنچا تھا اور دہلی آ کر ۹/ جولائی کا کارڈ مل گیا ہے۔ (۱) خطوط اب تک تو سب ملے ہیں ممکن ہے ایک آدھ گم ہو گیا ہو، آپ کو کبھی کبھی دن میں دو خط لکھے جاتے ہیں، ویسے بھی کثیر الاحباب آدمی ہوں، اتنے خطوط لکھتا ہوں کہ ان کا ریکارڈ رکھنا میرے بس کی بات نہیں۔ اللہ پر توکل کر کے بھیجتے رہیے۔ گم ہو جائے تو صبر کیجئے۔ (۲) اشرف قدسی والی ڈائری حاصل کر لینے کا شکریہ۔ اسے محفوظ رکھئے۔ آئندہ کتابوں کے ساتھ یا جب رجسٹرڈ بھیجنے کی اجازت ہوگی بھیج دیجئے گا۔ خدا کرے آپ کو no objection بھی مل جائے اور کتابیں یہاں پہنچ جائیں۔ اگر مزید خریدنا ہوں گی تو میں فہرست اپنی ضرورت کی کتابوں کی بھیج دوں گا۔ میں زیادہ تر reference کی کتابیں رکھتا ہوں۔ مثلاً مخطوطات کی فہرستیں مستند لغات، تذکرے، ادبی تاریخیں، کلاسیکی شعرا کے دواوین، بعض شعرا پر ہر بری بھلی کتاب جمع کر رکھی ہے مثلاً غالب، میر، مصحفی، وغیرہ تاریخ ادب اردو کے موضوع پر میرا ذخیرہ اب اتنا ہو گیا ہے کہ باہر سے کتابیں حاصل کرنے کی ضرورت کم سے کم رہتی ہے۔ دوسرا میدان عربی ادب اور تاریخ اسلام ہے۔ یہ ذخیرہ ابھی بہت تشنہ ہے۔ مصر وغیرہ کی چھپی ہوئی کتابیں یہاں نہیں ملتیں۔ البتہ انسائی کلوپیڈیا آف اسلام (اردو) کے جتنے حصے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے چھاپے ہیں وہ آپ ضرور خریدیں اور اس کا مجھے مکمل

سیٹ بھیج دیں۔ میرے پاس صرف چھ کرا سے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں منگائے تھے اس وقت تک اتنے ہی چھپے تھے۔ آپ مکمل سیٹ خرید لیں یہ زائد کرا سے میں یہاں کسی کی نذر کردوں گا۔ (۳) میں ابھی پروف دیکھ نہیں سکا ہوں۔ دیکھتے ہی آپ کو بھیجوں گا آپ ولید صاحب سے Duplicate proof حاصل کرکے index مکمل کردیجئے تاکہ کتاب جلد تیار ہوجائے۔ (۴) جون یا جولائی کے جنگ کراچی سنڈے ایڈیشن میں 'دیوان غالب نسخہ امروہہ' سے متعلق دو مضامین چھپ چکے ہیں ایک جلال الدین صاحب کا دوسرا مسلم ضیائی صاحب کا۔ ان دونوں کے تراشے مجھے درکار ہیں اگر کہیں سے حاصل ہوں تو بھیج دیجئے گا۔ رسالہ آج کل میں میرا مضمون چھپا تھا اس کی کٹنگ آپ کو امروہہ سے بھیج چکا ہوں۔ (۵) میں نے ابراہیم خاں صاحب کو لکھا ہے کہ دیوان غالب کے چار نسخے چچا جان کو دے دیں۔ ابھی ان کا جواب نہیں ملا۔ اگلے ہفتے چچا جان شاید علی گڑھ جائیں گے اور ان سے ملیں گے۔ اگر انہوں نے دے دیئے تو آپ کو اطلاع کردوں گا۔ (۶) قدیر صاحب اگر دہلی ہوتے ہوئے گئے تو کتابیں ان سے مل ہی جائیں گی ورنہ میں خود جا کر لے آؤں گا یا کسی کو بھیج کر منگوالوں گا۔ 'ماہ نو' کا غالب نمبر عبدالقوی کو بھیج دیا جائے گا۔ (۷) آپ نے پی ایچ ڈی کے لئے موضوع کے انتخاب میں مشورہ طلب کیا ہے۔ اس پر غور کرکے کچھ لکھوں گا۔ مہ جبیں اور انیس الزماں سلمہا کو دعائیں۔ چھوٹے دونوں بچوں کو پیار۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب!

نثار احمد فاروقی

(۴۵)

۱۸ر جولائی ۱۹۶۹ء

برادر گرامی، تسلیمات!

میں نے تحفے کے طور پر بھیجی جانے والی کتابوں کا مسئلہ دریافت کیا تھا۔ ہماری حکومت نے کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔ Gift کا جو اصول پہلے سے چل رہا ہے اس پر کاربند ہے لیکن یہاں سے جو پیکٹ بھیجا جاتا ہے حکومت پاکستان اسے اپنی سرحد پر روک لیتی ہے اور تقسیم نہیں کرتی۔ آپ کو اگر وہاں درآمد برآمد کے محکمے سے اجازت ملی اور بنک نے no ojbection بھی دے دیا تو ظاہر ہے کہ حکومت پاکستان اس پیکٹ کو نہیں روکے گی اور ہماری حکومت بھی آنے دی گی۔ اس لئے آپ نے میرے لئے جو کتابیں فراہم کر رکھی ہیں وہ اجازت ملنے پر بھجوادیں۔ اگر کوئی اعتراض والی بات ہو تو ہرگز نہ بھیجیں۔ یعنی ان کتابوں میں بھی ایسی کوئی نہ ہو جس پر ہماری حکومت کو اعتراض ہوسکتا ہو۔ یہ تو سب ادبی کتابیں ہیں امید ہے کہ ان کی ترسیل کی اجازت مل جائے گی۔ انسائی کلوپیڈیا آف اسلام (اردو ترجمہ) کے تمام حصوں کے لئے آپ کو لکھ چکا ہوں کہ حاصل کرکے بھجوادیں کچھ کتابوں کے نام اس خط کی پشت پر لکھ رہا ہوں یہ بھی آپ خرید سکتے ہیں۔ دہلی آکر مجھے آپ کا صرف ایک کارڈ ملا تھا جو ۹ر جولائی کا لکھا ہوا تھا اس کی رسید بھیج چکا ہوں۔ پھر کوئی خط نہیں آیا۔ یہاں آنے کے بعد ابھی تک کام کرنے کا mood نہیں بنا ہے۔ دو ایک کتابیں عرصے سے مقدمہ لکھنے کے لئے رکھی ہوئی ہیں پہلے ان کو ختم کرنا چاہتا ہوں 'تلاش غالب' کے proof بھی جلد ہی دیکھ کر بھیجوں گا۔ حواشی 'دیوان غالب' کا کام ابھی ختم نہیں ہوسکا ہے اسے بھی جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں۔ رسالہ 'آج کل' جون ۱۹۶۹ء میں 'دیوان غالب' پر میرا جو مضمون چھپا ہے اس کا تراشہ آپ کو بھجوا چکا ہوں ملا ہوگا اس مضمون کو جنگ یا کسی اور اچھے اخبار میں reproduce کرادیجئے جنگ کی یکم جولائی اور ۷ جولائی کی اشاعتوں میں 'دیوان غالب نسخہ امروہہ'

پر دو مضامین چھپے ہیں ان کی cutting بھی چاہتا ہوں۔ بچوں کو دعائیں۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۴۶)

۲۹؍جولائی ۱۹۶۹ء

برادر گرامی قدر، تسلیمات!

آپ کا خط نہ آنے سے فکر تھی اور میں نے تفحص احوال کے لئے ایک کارڈ بھیجا تھا اس کے بعد ۱۸؍جولائی کا مکرمت نامہ ۲۵؍کو ملا، مگر مجھے دو روز کے لئے دہلی سے باہر جانا تھا، جواب واپس آنے پر موقوف رکھا، اور آج دہلی واپس آ کر پہلا کام یہی کر رہا ہوں کہ آپ کا خط لے کر جواب لکھنے بیٹھا ہوں۔ گرمی یہاں بھی کئی سال کے بعد پڑی ہے شدید حبس رہتا ہے اور اس کی وجہ سے طبیعت متاثر ہے قطعاً کوئی کام نہیں ہوتا تقریباً ڈیڑھ مہینہ اسی طرح گزر گیا بہت سے ضروری کام پڑے ہوئے ہیں جن میں سب سے مقدم 'دیوان غالب' ہے مگر کیا کروں موسم نے بالکل بے کیف اور بددل کر رکھا ہے آپ نے جو اپنی کیفیت لکھی ہے کہ چکر آتے ہیں اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا محسوس ہوتا ہے یہ بھی گرمی اور ضعف کا اثر ہے آپ کھانا کھانے کے بعد اچھا سا ٹانک ضرور استعمال کیجئے اور صبح و شام دواء المسک معتدل کھایئے اپنے علاج کی طرف سے غفلت مناسب نہیں کیوں کہ اب آپ کی زندگی آپ کی ملکیت نہیں ہے بیوی بچوں کا مال ہے اس میں خیانت نہیں ہونی چاہیے۔ اپنی زندگی ہو تو انسان کسی طرح بھی لشتم پشتم گزار دے۔ آپ کی صحت کی طرف سے فکر رہے گی اپنا علاج کیجئے اور مجھے بتایئے کیا کیا۔ آج کل والا مضمون جلدی میں لکھا گیا تھا اس میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں اسے آپ کسی اخبار میں دے دیجئے اس لئے کہ آج کل تو وہاں پہنچتا نہیں۔ میرا فوٹو اس میں صاف نہیں آیا آپ نے کیا دیکھا ہوگا۔ چچا جان آج کل پھر علی گڑھ میں ہیں۔ میں نے ابراہیم خاں صاحب کو دو خط لکھے ان کا جواب نہیں آیا ممکن ہے چچا جان ان سے خود مل چکے ہوں۔ بہر حال انہیں دشواری نہیں ہوگی میں نے ان کے لئے کتابوں کا انتظام کر رکھا ہے ابراہیم صاحب سے مل گئیں تو اچھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عبدالقدیر صاحب (۱۴) نے اپنے قیام میں توسیع کر دی ہے وہ آتے وقت دہلی سے گزریں گے اگر مجھ سے ملتے جائیں تو بہت اچھا ہو میں نئی دہلی اسٹیشن کے پاس ہی کالج ہاسٹل میں رہتا ہوں اور فیروز پور والی گاڑی نئی دہلی تک ہی آئی ہے اسٹیشن پر پانچ منٹ کا راستہ ہے۔ میں انہیں پہچانتا نہیں ورنہ ان کے آنے کی اطلاع ملنے پر خود اسٹیشن تک چلا جاتا۔ میں چچا جان کے ساتھ آپ کے لئے کچھ کتابیں بھیج دوں گا اور یہاں غالب صدی کے موقع پر eagle کمپنی والوں نے ایک flask بنایا تھا جس پر غالب کے اشعار اور تصویریں ہیں وہ میں نے آپ کے بچے خرید رکھا ہے وہ بھی ان کے ساتھ ہی بھیجوں گا۔ اس کے سوا جو کچھ آپ کو مطلوب ہو تحریر فرمائیں چچا جان یہاں سے اکتوبر میں روانہ ہوں گے۔ لاہور میں کسی ایسے بزرگوار کا پتا بتایئے جن کے پاس یہاں سے جانے والے کوئی صاحب آپ کے لئے بھیجی ہوئی اشیا محفوظ کر دیا کریں۔ قومی زبان اور فنون کے غالب نمبر ضرور حاصل کر رکھئے گا میں مشفق خواجہ کو لکھ دوں گا کہ میرے حصے کا نمبر آپ کے پتے پر بھیج دیں۔ میں گرمی کی وجہ سے اور اپنی علالت اور پریشانی کے باعث پروف ابھی تک نہیں دیکھ سکا ہوں امید ہے کہ اب جلد ہی روانہ کر دوں گا۔ بچوں کو دعائیں اور بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام نیاز۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۴۷)

۲۲؍جولائی ۱۹۶۹ء، دہلی

محبِ گرامی قدر، سلام ورحمۃ!

دہلی آکر آپ کا ۹؍جولائی کا لکھا ہوا کارڈ ملا تھا اس کے بعد سے آج ۲۲ تک کوئی خط نہیں آیا۔ خدا کرے مانع بخیر ہو۔ خیریت اور حالات سے فوراً مطلع کریں میں اس عرصے میں تین خط لکھ چکا ہوں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۴۸)

۱۲؍اگست ۱۹۶۹ء، دہلی-۶

برادر گرامی قدر، تسلیمات!

شدید انتظار کے بعد آپ کا ۴؍اگست کا لفافہ ملا۔ اس سے پہلے خط (۲۲؍جولائی کا) جس کے ساتھ جنگ کا تراشا تھا اور ۲۸؍جولائی کا دوسرا لفافہ۔ یہ دونوں خط ملے۔ کہیں گم ہوگئے۔ آپ کا لاہور جانا معلوم ہوا۔ 'تلاش غالب' کی کمپوزنگ مکمل کرانے کا شکریہ۔ امید ہے کہ اب تک ڈمی آپ کو مل چکی ہوگی۔ براہ کرم index مکمل کر کے اسے چھپوا دیجئے۔ میں چاہتا ہوں کہ 'نقوش' کے غالب نمبر حصہ دوم سے پہلے یہ کتاب مارکیٹ میں آجائے اس لئے کہ جلال الدین نے اس میں جو مضمون لکھا ہے اس میں یقیناً کچھ غیر مطبوعہ کلام شامل کیا ہوگا۔ آپ کو ایک بار لاہور جانے کی زحمت اور کرنی چاہیے تاکہ index کی کمپوزنگ بھی آپ کے سامنے ہی ہوجائے۔ وزیر الحسن عابدی صاحب کا خیال تقریباً صحیح ہے۔ مجھے بھی ایسا شبہ ہے موصوف نے تو نہیں لیکن ان کے صاحبزادے نے کتاب کا عکس غالباً لے لیا ہے۔ ان امور پر کبھی زبانی ہی تفصیل سے گفتگو ہوسکتی ہے۔ آپ تو بہر حال ہمارے باہمی معاملات کو سختی سے راز میں رکھیے۔ اگر سہیل صاحب دہلی آرہے ہیں تو دیوان کا مسودہ وغیرہ میں انہیں یہاں دے دوں گا۔ وہ اسے 'داستان مغلیہ' کے طرز پر چھاپیں تو اس سے اچھی بات کیا ہوسکتی ہے لیکن اس میں تاخیر کا احتمال ہے۔ ٹائپ میں وقت کم لگتا ہے اگر سہیل صاحب کے آنے سے پہلے چچا جان روانہ ہوئے تو یہ چیزیں ان کے ہاتھ پہنچیں گی۔ سہیل صاحب کو اگر 'دیوان غالب' کے نسخوں کی ضرورت ہو تو مجھے ۸، ۱۰ دن پہلے لکھیں اس لئے کہ میں نے آپ کی کتابیں دہرہ دون منتقل کر دی ہیں اور بیوی کی تحویل میں ہیں۔ عبدالقدیر صاحب جو آٹھ کتابیں اپنے ساتھ لائے ہیں وہ علی گڑھ میں چچا جان نے لے لی ہیں، ہمارے کالج کے ایک استاد ہر ہفتے علی گڑھ جاتے ہیں ان کے ذریعے سے منگوالوں گا۔ چچا جان کو ابراہیم صاحب نے تین نسخے دے دیئے ہوں گے۔ چوتھا وہ چاہیں گے تو لے لیں گے۔ سہیل صاحب کے پروگرام کی تفصیلی اطلاع دیجئے گا کہ وہ کب آئیں گے، کب تک رہیں گے اور کہاں قیام کریں گے۔ ٹکٹ میں قصداً duplicate بھیجے تھے تاکہ سب بچوں کے البم میں آجائیں آئندہ بھی حتی الوسع بھیجتا رہوں گا۔ آپ اپنے علاج سے غفلت نہ کریں۔ لاہور میں کسی اچھے طبیب سے مشورہ کیجئے۔ یہاں سے رسائل وغیرہ جاتے ہیں مگر تقسیم نہیں ہوتے میں نے اس بارے میں تفتیش کی تھی۔ اب پھر معلومات کروں گا۔ لاہور میں آپ کے ماموں صاحب کا ایڈریس معلوم ہوگیا ہے اب جو چیزیں جائیں گی وہ انہیں کے پاس بھجوادوں گا۔ 'نوائے ادب' اور 'ہماری زبان' کے غالب نمبر نہیں چھپے۔ 'شاعر' اور 'اردو ادب' کے شائع ہوئے ہیں وہ آپ کے لئے حاصل کئے جاچکے ہیں۔ آپ نے اس خط

کے آخر میں دوسرے خط کا بھی ذکر کیا ہے جس میں مسلم ضیائی کے مضمون کی cutting بھیجنے کا حوالہ ہے یہ خط بھی تادم تحریر نہیں آیا ہے۔ یہاں موسم بہت خراب ہے اور اس سے زیادہ میری طبیعت پراگندہ ہے۔ کئی دن کے بعد آج خط لکھنے کا mood ہوا ہے۔ قطعاً لکھنے پڑھنے کا کام نہیں ہو رہا ہے کلاس میں بھی مارے باندھے کا زبردستی لیکچر دیا جاتا ہے۔ دیا کیا جاتا ہے بقول شخصے جھاڑا جاتا ہے۔ ایسا اندازہ ہو رہا ہے کہ اکتوبر سے پہلے کام کرنے کا mood ہی نہیں بنے گا۔ آپ کا خط کا روز انتظار رہتا ہے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۴۹)

۲۶ر اگست ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی

محبی تسلیمات! بہت انتظار کے بعد آپ کا ۱۸ر اگست کا خط ملا شکریہ۔ پچھلے دو خط جن میں تراشے بھیجے گئے تھے نہیں ملے۔ ضائع ہو گئے۔ آپ کی مصروفیت اور انیس سلمہ کی ناسازیِ طبع کا حال معلوم ہوا۔ خدا کرے آپ کو ان مکروہات سے نجات مل گئی ہو۔ مشفق خواجہ صاحب انجمن کی مطبوعات متعلق بہ غالب میرے لئے بھیجنا چاہتے تھے وہ آپ ان سے وصول کرلیں اور سرفراز علی رضوی صاحب کی مرتب کردہ فہرست مخطوطات عربی و فارسی بھی۔ میں بھی ۳ر ستمبر کی شام کو حیدر آباد جا رہا ہوں وہاں سے واپسی ۱۵ر، ۱۶ر تاریخ تک ہوگی۔ اس سے خوشی ہوئی کہ آپ کو پرمٹ مل گیا ہے اب آپ اچھی اچھی کتابیں منتخب کرکے بھجوایئے۔ 'راوی' اور 'العلم' کے غالب نمبر بھی حاصل کیجئے۔ ملتان پہنچ کر 'تلاش غالب' کا index مکمل کر دیجئے اور اسے چھپوا دیجئے۔ پرمٹ کے ساتھ آپ جو کتابیں بھیجیں گے اگر 'تلاش غالب' کی کچھ جلدیں بھی اس میں آ جائیں تو اچھا ہو۔ 'افکار' نے اپنے کسی حالیہ شمارے میں 'دیوان غالب' سے متعلق میرا مضمون آج کل سے نقل کیا ہے۔ وہ شمارہ حاصل کرکے اپنے پاس محفوظ کر لیجئے جب بھی موقع ہوگا مجھے مل جائے گا۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب بچوں کو دعائیں۔ باقی آئندہ لکھوں گا اس وقت عجلت میں ہوں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۰)

۲۸ر اگست ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی

محبِ گرامی، تسلیمات! آپ کے ۱۸ر اگست کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ کل ۲۷ر کو افتخار سہیل صاحب تشریف لائے ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ آج ان سے پھر ملاقات کرنا طے ہوا تھا لیکن کئی بار ٹیلی فون کیا وہ نہیں ملے۔ میں جس زمانے میں حیدر آباد جاؤں گا وہ بھی وہیں ہوں گے اس لئے شاید وہاں بھی کچھ تفصیل سے ملاقات کا موقع ملے۔ اب آپ پہلا کام یہ کیجئے کہ کراچی سے واپس جا کر فوراً 'تلاش غالب' کی طباعت مکمل کرا دیجئے اور اسے مارکیٹ میں لے آیئے۔ اگرچہ وہ نسخہ ابھی فروخت نہیں ہوا لیکن یہاں اس کی صورت اتنی پیچیدہ ہو گئی ہے کہ میں ساری تفصیل خط میں سمجھا بھی نہیں سکتا۔ بہر حال یہ چاہتا

ہوں کہ 'تلاش غالب' جلد از جلد مارکیٹ میں آجائے، وہ خواہ کسی بھی حالت میں ہو۔ دیوان کی اشاعت کے بارے میں افتخار صاحب سے تفصیلی بات ابھی نہیں ہوئی ہے۔ مسودہ اور عکس ان کے حوالے کردوں گا اور یہ چاہوں گا کہ اسے بھی وہ علاء الدین کا چراغ استعمال کرکے چھاپ دیں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کو کتابوں کے لئے export کی اجازت مل گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے 'درفش کاویانی' شائع کی ہے اس کا ایک نسخہ ضرور بھجوایئے۔ اور غالب سے متعلق جو کچھ برا بھلا چھپا ہو وہ سب بھی۔ میں ستمبر کے دوسرے ہفتے میں حیدرآباد سے واپس آؤں گا۔ اب وہاں سے آکر ہی آپ کا خط ملے گا۔ 'تلاش غالب' کے سلسلے میں ایک بار پھر عرض کردوں کہ ستمبر کے وسط تک وہ مارکیٹ میں آجائے تو اچھا ہے۔ بچوں کو دعا۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام!

میں تو سہیل افتخار صاحب سے نہیں کہہ سکا ہوں کہ دیوان کی اشاعت آخر مرحلے تک صیغہ راز رکھیں لیکن آپ کی ملاقات ہو تو اس کی نزاکت اچھی طرح سمجھا دیجئے گا یہاں کئی لوگ اسے چھاپنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور طرح طرح کے حیلے استعمال کررہے ہیں۔

نثار احمد فاروقی

(۵۱)

۳۰ راگست ۱۹۶۹ء
دہلی کالج، دہلی

برادر گرامی، تسلیمات! آج آپ کا ۲۲ راگست کا خط ملا۔ میں اس سے پہلے کراچی کے پتے پر دو خط اور لکھ چکا ہوں۔ ۴ رستمبر کو حیدرآباد جارہا ہوں وہاں سے ۱۵، ۱۶ تک واپسی ہوگی۔ آپ کراچی سے واپس جاکر پہلا کام یہی کریں کہ 'تلاش غالب' کو مارکیٹ میں لے آئیں۔ نام بدلنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ابھی تک شائع نہیں ہوسکی ہے۔ اگر چاہیں تو اس پر آپ 'مرتبہ لطیف الزماں خاں' لکھوا دیجئے اس اعتراض سے بچ جائیں گے۔ جلال الدین کے بارے میں ہماری زبان میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ (۱۵) اس دیوان پر اتنی بحث ہوچکی ہے کہ لکھنے کو دفتر درکار ہے۔ کبھی زبانی ہی عرض کروں گا کہاں تک لکھوں۔ انہیں مالک نسخہ نے کلام چھاپنے کی اجازت نہیں دی ہوگی۔ یہ انہوں نے خلاف ورزی کی ہے۔ میں بہر حال اس نسخے کے لئے کسی نچلی سطح پر اترنا نہیں چاہتا۔ میں نے خود مالک کے interest کو مدنظر رکھ کر یہ کہا تھا کہ فروخت سے پہلے اس کا غیر مطبوعہ کلام شائع نہیں کروں گا تا کہ تمہیں مالی فائدہ زیادہ ہوجائے لیکن یہ زمانہ شرافت کا نہیں ہے۔ اس کے باوجود شرافت چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ مسودہ وغیرہ سہیل صاحب کے ہمراہ بھیجوں گا اور وہ نہ لے جاسکے تو چچا جان لے کر آئیں گے۔ آپ جس طرح بھی ممکن ہو اسے فوراً چھپوا دیں۔ اپنے نام سے شائع کیجئے مجھے خوشی ہوگی۔ میں نے سنا ہے کہ اکبر علی خاں نے اس کے عکس لے لئے ہیں اور وہ اشاعت کے لئے آمادہ بیٹھے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں بھی انہوں نے کسی ناشر سے بات چیت کرلی ہو۔ اب آپ جتنی بھی عجلت کریں اچھا ہوگا۔ میں ابھی حواشی سے مطمئن نہیں ہوں فی الحال نسخہ بغیر حواشی کے چھاپا جائے اور دوسرے ایڈیشن میں اس کے تفصیلی حاشیے شامل کردیئے جائیں تو کام جلدی ہوجائے گا۔ جو مضمون 'تلاش غالب' کے لئے میں نے لکھا ہے وہ معمولی ترمیم و اضافے کے ساتھ اس دیوان کا مقدمہ بن سکتا ہے۔ چچا جان کے ہمراہ آپ کے لئے جو کچھ بھی بھیج سکوں گا ضرور بھیجوں

گا۔ وہ بھی دراصل بہت محتاط انسان ہیں۔ زیادہ کتابیں لے جانے سے بھی ڈرتے ہیں حالانکہ سب ادبی کتابیں ہیں کوئی سیاسی نہیں ہے۔ 'نقوش' اور 'افکار' کے تازہ شمارے آپ میرے لئے حاصل کر کے رکھ لیجئے کبھی نہ کبھی مجھے مل ہی جائیں گے۔ 'تلاش غالب' میں اگر index کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے تو پہلے کچھ جلدیں بغیر index ریلیز کر دیجئے۔ اشاریہ بعد میں تیار ہو جائے گا تو باقی کتابوں کے ساتھ لگا دیا جائے گا۔ سہیل صاحب سے میں نے پوچھا تھا انہوں نے 'دیوان غالب' کے نسخے لینے سے انکار کیا۔ اب میں آپ کو ایک آدھ خط دہلی سے اور لکھوں گا اور پھر حیدر آباد سے بھیجوں گا۔ بچوں کو دعا کہیے اور بھابی کی خدمت میں سلام۔

نثاراحمد فاروقی

(۵۲)

۲۷ر ستمبر ۱۹۶۹ء، دہلی

محب گرامی قدر، تسلیمات! میں ۳ر ستمبر کو حیدر آباد گیا تھا وہاں سے ۱۹ر کو روانہ ہوا، ۲۱ر کو دہلی ہوتا ہوا اپنے وطن پہنچا۔ وہاں سے ۲۴ر کی شب میں دہلی آیا تو یہاں آپ کے تین خط ملے دو آپ نے کراچی سے لکھے تھے (۶ ستمبر، ۸ ستمبر) اور ایک ملتان سے (۱۹ر ستمبر) جواب اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ (۱) آپ نے مسلم ضیائی اور جلال الدین کے مضامین کے تراشے جن خطوط میں بھیجے تھے وہ نہیں ملے۔ اگر یہ تراشے دوبارہ دستیاب ہوں سکیں تو بھجوا دیجئے گا۔ فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ مل بھی جائیں تو اپنے پاس محفوظ کر لیجئے۔ (۲) خوشی ہے کہ پرمٹ آپ نے حاصل کر لیا۔ کتابوں کا انتظار ہے۔ ہماری حکومت نے کتابوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے جو کچھ بھی پابندی ہے وہ آپ کی طرف ہے۔ جس طرح آپ نے برآمد کی اجازت حاصل کی ہے اس طرح اگر آپ کو درآمد کا اجازت نامہ بھی وہاں مل جائے اور اس کا حوالہ آپ مجھے لکھ دیں تو میں بھی یہاں سے آپ کی ضرورت کی کتابیں بھیج سکتا ہوں۔ (۳) 'تلاش غالب' اب فوراً چھپ جانی چاہیے۔ اگر index کی وجہ سے تاخیر ہے تو بغیر انڈکس کے چھاپ دیجئے، بعد میں اشاریہ کچھ جلدوں میں لگایا جا سکتا ہے یا دوسری اشاعت میں لگ جائے گا۔ اشاعت کتاب کے لئے اجازت لینے کا بھی آپ کے ہاں مسئلہ ہوگا۔ اس کے لئے میں نے بہترین صورت 'مرتبہ' کا اضافہ کرنے کی بتائی تھی لیکن آپ نے خدا جانے کیا سمجھ لیا! (۴) جی ہاں جلال الدین صاحب نے کلام چھپوا دیا ہے اور مضامین بھی یہاں اور وہاں ہر چھوٹے بڑے اخبار رسالے میں دھڑا دھڑ لکھ رہے ہیں اور نہایت بے شرمی کے ساتھ خود اس کی دریافت کا سہرا اپنے سر باندھ رہے ہیں ایسے کم ظرف اور پست حوصلہ انسانوں سے مقابلہ کرنے میں لطف نہیں آتا۔ میں نے اور خود مالک نسخہ نے صحیح صورت حال 'ہماری زبان' میں لکھ دی تھی لیکن یہاں کے اخبار وہاں پہنچے ہی نہیں۔ (۵) تازہ ترین خبر یہ ہے کہ مالک نسخہ کو اکبر علی خاں نے ہموار کر کے دیوان کا عکس خود چھاپنے پر آمادہ کر لیا ہے اور خاص طور سے میرے خلاف اسے بہت بدظن کر دیا ہے، حالانکہ میں نے ابھی تک اسے نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ سنا ہے کہ اکبر علی خاں وہ کتاب بہت جلد مارکیٹ میں لانے والے ہیں ممکن ہے انہوں نے عکس وہاں بھی بھیج دیا ہو۔ بہر حال اب میں بھی یہ نسخہ ضرور چھاپوں گا۔ یہاں بھی اور وہاں بھی۔ خواہ وہ بعد میں چھپے یا خراب چھپے۔ (۶) بدھ کے دن یکم اکتوبر کو چچا جان یہاں سے روانہ ہوں گے اور دوسری کی شام تک لاہور پہنچ جائیں گے۔ میں نے حالات پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد انہیں جو عکس دیا ہے اس کے لئے یہ کہہ دیا ہے کہ طفیل صاحب کو پہنچا دیں اور

طفیل صاحب کو لکھ دیا ہے کہ ان کے لے کر غالب نمبر حصہ دوم میں شامل کرلیں اور بعد میں اصل تصاویر لطیف صاحب کے حوالے کردیں۔ میں یہ دیوان یہاں بھی کتابت کرا رہا ہوں اس لئے میں نے ابھی مسودہ نہیں بھیجا ہے۔ آپ جب لاہور جائیں تو طفیل صاحب سے ملئے گا اوران سے دریافت کر کے لکھئے گا کہ عکس ملا یا نہیں اور نہ ملا ہو تو چچا جان سے پوچھیے گا اور ان سے لے کر طفیل صاحب کو دے دیجئے گا۔ اس کی setting وغیرہ میں بھی آپ طفیل صاحب کا ہاتھ بٹائیں اور ساری روداد مجھے لکھیں نیز طفیل صاحب سے یہ مطالبہ کریں کہ اسے اشاعت تک راز رکھا جائے اور جلد از جلد غالب نمبر حصہ دوم مارکیٹ میں لے آئیں۔ (۷) میں اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کی طرح میری نیت میں بے ایمانی پیدا نہیں ہوئی اور میں نے توفیق سے جو وعدہ کیا تھا اس پر قائم رہا اب تک جو کچھ بھی خلاف ورزی یا بے ایمانی ہوئی ہے وہ اکبر علی خاں یا جلال الدین یا خود توفیق ہی نے کی ہوگی۔ میرا دامن پاک رہا۔ (۸) وہاں کے مندرجہ ذیل رسائل کا میں فائل محفوظ رکھتا ہوں: 'اردو نامہ'، 'قومی زبان'، 'اردو'، 'نقوش'۔ اب یہ آنے بند ہو گئے ہیں آپ ان کے تمام شمارے حاصل کر کے میرے لئے امانت کے طور پر جمع کرلیں، 'اردو نامہ' اور 'نقوش' کو تو میں نے لکھ دیا ہے کہ میرا پرچہ لطیف صاحب کو بھیجا جائے۔ مشفق خواجہ کو بھی لکھ دوں گا۔ آپ کو بھی لکھ رہا ہوں۔ (۹) حیدرآباد جانے سے پہلے سہیل صاحب سے ملاقات ہوئی تھی بہت سرسری۔ حیدرآباد میں وہ نہیں ملے لیکن معلوم ہوا کہ میری غیبت میں غالباً ۲۱ یا ۲۲ ستمبر کو یہاں (کالج میں) تشریف لائے تھے میں نے ۲۵ کو اسی ہوٹل میں ٹیلی فون کیا جہاں ان کا قیام تھا تو کوئی جواب نہیں ملا۔ خبر نہیں کہ ابھی ہیں یا چلے گئے۔ ان سے تفصیلی ملاقات کا موقع ہی نہ مل سکا جو کچھ بات ہو پاتی۔ پہلی ہی ملاقات میں ان سے کاروباری گفتگو کرنے کو جی نہ چاہا۔ (۱۰) چچا جان یکم کو روانہ ہو رہے ہیں ان کے ساتھ میں نے کچھ کتابیں بھیج دی ہیں، عکس بھی، اور غالب والا flask بھی۔ امید ہے کہ آپ تک پہنچ جائیں گے۔ (۱۱) شادی بحمد اللہ خیر و خوبی سے انجام پائی اور حیدرآباد کا سفر بھی خیریت سے گزرا۔ (۱۲) چشمہ آپ نے خرید لیا شکریہ۔ کسی کے ہاتھ بھیج دیجئے گا۔ رضیہ خوش ہو جائیں گی۔ قدیر صاحب سے کتابیں تو مل گئی تھیں اور جیسا کہ آپ نے لکھا تھا آٹھ ہی تھیں لیکن ان میں 'ماہ نو' کا غالب نمبر نہیں تھا جو آپ نے عبدالقوی صاحب کے لئے بھجوانے کو لکھا تھا میں انہیں اطلاع دے چکا تھا وہ بے چارے ابھی تک منتظر ہی ہیں۔ (۱۳) بچوں کو میری طرف سے لاکھوں دعائیں۔ بھابی کی خدمت میں تسلیمات، انیس سلمہ کی طبیعت امید ہے اب ٹھیک ہوگی۔ اب آپ غالباً لاہور سے واپس آکر ہی خط لکھیں گے۔ خدا کرے 'تلاش غالب' تیار ہونے اور مارکیٹ میں آنے کی خبر مل جائے۔ (۱۴) یہ غالب والا نیا letter head آپ کی نفاست ذوق کا شاہد ہے، بہت خوبصورت ہے شاید کراچی سے چھپوا کر لائے ہوں گے۔ یہاں تک آپ کے تینوں خطوں کی موٹی موٹی باتوں کا جواب آگیا۔ اب کچھ اور متفرق باتیں لکھ کر خط بند کروں گا۔ بچوں کے لئے ٹکٹ فراہم کر رہا ہوں۔ سلسلہ ان شاء اللہ دوبارہ شروع کر دوں گا۔ ہمارا کالج آج کل بند ہے اور مجھے پھر باہر جانا پڑے گا اس لئے ۱۶/ اکتوبر کے بعد سے ٹکٹ کا سلسلہ شروع ہوگا۔ میری طبیعت بھی آج کل ٹھیک نہیں ہے۔ دل و دماغ پراگندہ ہیں۔ اسباب کیا لکھوں تین ہی سبب ہوتے ہیں فکر معاش، عشق بتاں، یاد رفتگاں سو خدا کے فضل سے فکر معاش سے نجات مل چکی ہے، عشق بتاں کا اب حوصلہ نہیں رہا، یاد رفتگاں کا کچھ ضرور ہے لیکن ان سے زیادہ 'احوال زندگاں' عذاب ہے۔ حساس طبائع کے لئے اپنا غم اتنا کرب انگیز نہیں ہوتا جتنا دوسروں کا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اتنا ہی...... باقی باقی، آپ کا مخلص!

نثار احمد فاروقی

(۵۳)

۳۰ر ستمبر ۱۹۶۹ء
دہلی کالج، دہلی

برادر مکرم، کل ایک خط لکھا ہے۔ یہ کارڈ احتیاطاً دوبارہ لکھ رہا ہوں یکم اکتوبر کو چچا جان لاہور کے لئے روانہ ہو رہے ہیں ان کے ہمراہ میں نے آپ کے لئے کچھ کتابیں بھیجی ہیں جن کے نام وغیرہ آئندہ خط میں لکھوں گا۔ ان کے ہاتھ دیوان کا عکس بھی بھیجا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ وہ طفیل صاحب کو پہنچا دیں تا کہ یہ غالب نمبر حصہ دوم میں شامل ہو جائے (میں نے بہت غور کیا اس وقت ایسا کرنا ضروری ہو گیا تھا) اشاعت کے بعد نسخے پر جو مضمون 'تلاش غالب' کے لئے لکھا ہے اس کا مسودہ بھی آپ طفیل صاحب کو دے دیں تا کہ وہ غالب نمبر میں شامل ہو جائے۔ آپ اولین فرصت میں لاہور ہو آئیں تا کہ چچا جان سے کتابیں وصول کر لیں اور 'نقوش' میں یہ عکس چھپوا دیں اور 'تلاش غالب' کو تیار کرا کر ریلیز کرا دیں۔ میں پرسوں دہلی سے باہر جا رہا ہوں۔ ۱۵ تک واپس آؤں گا مگر آپ دہلی ہی کے پتے پر خط لکھئے۔ بچوں کو دعا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۴)

۸ر اکتوبر ۱۹۶۹ء، امروہہ

محبِ گرامی قدر، تسلیمات!

آپ کو دہلی سے خط لکھ کر آیا تھا۔ ۱۵ر اکتوبر تک چھٹی ہے اب یہاں سے واپس جا کر ہی آپ کے خطوط ملیں گے۔ چچا جان یکم کو روانہ ہوئے تھے ۲، کو لاہور پہنچ گئے۔ میں نے دیوان کے عکس ان کے ہمراہ بھیج دیئے تھے اور آپ کو دو خط لکھ دیئے تھے۔ یہ عکس آپ نقوش کے غالب نمبر حصہ دوم میں شامل کرا دیں میں نے طفیل صاحب کو بھی خط لکھ دیا ہے۔ original photo آپ کی ملکیت ہوں گے یہ آپ ان سے بعد میں لے کر رکھ لیں۔ امید ہے کہ آپ اتوار کو لاہور آئے ہوں گے اور چچا جان سے آپ نے flask، اور کتابیں اور عکس لے لیا ہوگا۔ میں نے ۸، ۱۰ کتابیں یہاں قصداً روک لیں کیوں کہ ایک صاحب نے بتایا کہ سرحد پر اعتراض کرتے ہیں اور کتابیں لے جانے نہیں دیتے حالانکہ میرا خیال تھا کہ literary books پر کوئی پابندی ہونی نہیں چاہیے۔ بہرحال جو کتابیں رہ گئی ہیں وہ چند اور حضرات کے ہمراہ آپ کے پاس پہنچیں گی۔ آپ نے لاہور میں اپنے ماموں صاحب کا جو ایڈریس دیا تھا وہ کہیں گم ہو گیا براہ کرم ان کا نام اور پتا دوبارہ لکھ دیجئے تا کہ میں جو کتابیں یہاں سے بھیجوں وہ لاہور میں ان کے پاس جمع کروا دی جائیں۔ چچا جان نے ابراہیم خاں صاحب سے دیوان غالب کے چار نسخے حاصل کئے ہیں میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ فی الحال جتنے آپ کو دے سکیں دیں باقی نسخوں کے لئے آئندہ لکھ دوں گا اور آپ چاہیں تو ان سے چاروں نسخے لے لیجئے (اس میں تکلف کی ضرورت نہیں) میں انہیں ۲، ۳ نسخے اور بھجوا دوں گا جن صاحب سے بھجوانا ہے ان کا پتا میرے پاس گم ہو گیا ہے اس لئے فوراً نہیں لکھ سکا۔ (۱) 'تلاش غالب' کا کیا ہوا۔ یہ فوراً لکھئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے within no time بازار میں لے آیا جائے۔ (۲) سہیل صاحب سے پھر ملاقات نہیں ہو سکی۔ (۳) عکس طفیل صاحب کو ضرور دے دیجئے۔ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے مکمل دیوان چھاپنے کے لئے آئندہ لکھوں گا۔ اس سلسلے میں مجھے خود بھی آنا

پڑا تو آجاؤں گا۔ آپ عکس کے بدلے طفیل صاحب سے چار نسخے حاصل کر سکتے ہیں۔ میں آپ کا خط آنے پر انہیں لکھ دوں گا۔ آپ کے خط کا انتظار ہے، جواب دہلی جا کر ہی ملے گا۔ بچوں کو بہت بہت پیار۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۵)

دہلی، ۱۷/اکتوبر ۱۹۶۹ء

برادرم مکرم، تسلیمات!

آپ کا ۸/اکتوبر کا خط ملا جو آپ نے چچا جان سے ملاقات کرنے کے بعد لکھا ہے میں نے آپ کو حیدر آباد سے واپس آکر کم سے کم تین خط ضرور لکھے تھے جو معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ملے۔ چچا جان کے ہاتھ دیوان پہنچ گیا، میں نے خود ہی لکھا تھا کہ یہ آپ طفیل صاحب کو دے دیں اور طفیل صاحب کو بھی خط لکھ دیا تھا، مگر شاید انہیں بھی خط نہ ملا ہو۔ بہر حال میری طرف سے اجازت ہے۔ اسے جلد از جلد وہاں چھپوا دیجئے۔ میں آج کل تفصیلی خط لکھنے کی فرصت نہیں پاتا جب بھی وقت ملا آپ کے خط کا جواب تفصیل سے دوں گا۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابھی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ ابھی آپ کا ۱۵/اکتوبر کا خط ملا۔ اچھا ہوا کہ طفیل صاحب سے آپ نے فون پر بات کرلی ان سے بہت تاکید کر دیجئے کہ جلدی چھاپیں اور ذریعہ حصول کسی کو نہ بتلائیں۔ اس نسخے کے بارے میں جو مضمون 'تلاش غالب' میں ہے اس کا مسودہ آپ طفیل صاحب کو دے دیں اس وقت نیا مضمون لکھنا مشکل ہے۔ 'دیوان غالب' کے سلسلے میں آپ مجلس ترقی ادب سے ہرگز بات نہ کریں وہاں کلب علی خاں رام پوری موجود ہیں وہ ہر بات اکبر علی خاں کو لکھ دیتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ نسخہ وہاں آپ کے نام شائع ہو۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۶)

۲۹/اکتوبر ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی،

محبّ گرامی، تسلیمات!

ایک صاحب شفیق احمد میرے پاس طفیل صاحب کا خط لے کر آئے اور میں نے انہیں 'دیوان غالب' کا مسودہ دے دیا ہے وہ کل طفیل صاحب کو مل جائے گا۔ ان کے ہاتھ میں نے طفیل صاحب کو ایک تفصیلی خط بھی بھیجا ہے جس میں اس دیوان سے متعلق امور ہیں آپ کو دوبارہ لکھنے کی مجھے فرصت نہیں ہے آپ طفیل صاحب سے وہی خط اپنے پاس منگوالیں بلکہ پڑھ کر اپنے پاس ہی محفوظ رکھیں میں نے طفیل صاحب کو بھی لکھ دیا ہے کہ آپ یہی خط لطیف صاحب کو بھیج دیں۔ (۲) شفیق صاحب کے ہمراہ آپ کے لئے کچھ کتابیں بھیجی ہیں یہ وہ ہیں جو چچا جان نہیں لے جا سکے تھے۔ ان کے نام لکھتا ہوں: 'کلیات میر' حصہ اول، 'کلیات مصحفی' حصہ دوم، 'تذکرہ بہار بے خزاں'، 'تذکرہ مقالات الشعراء'، 'تین تذکرے'، 'ہفت تماشا'، 'اردو مرثیے کا ارتقاء'، 'متنی تنقید'، 'غالبیات' یہ سب کتابیں وہ طفیل صاحب کے پاس پہنچا دیں گے اب آپ ان سے منگانے کا خود انتظام کرلیں اور ان کی رسید سے مجھے مطلع فرمائیں۔ نومبر کے شروع میں وہ 'بچہ' بھی یہاں سے جائے گا غالب سے متعلق ۳، ۴ کتابیں اس کے ہاتھ

بھیجوں گا۔(۳) امید ہے اب تک 'تلاش غالب' release ہوگئی ہوگی۔اس کی ۴،۵ جلدیں آپ فوراً کسی ذریعے سے میرے پاس بھجوا دیں۔(۴) 'دیوان غالب' نسخہ عرشی زادہ چھپ تو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ فروخت کے لئے بازار میں آیا ہے نہ کسی کو دیا گیا ہے ان لوگوں کا ارادہ کسی بڑے آدمی سے رسم اجراء ادا کرانے کا تھا لیکن سر منڈاتے ہی اولے پڑ گئے یعنی اس نسخہ کے موجودہ مالک پر سابق مالک نے مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کی کل پہلی پیشی تھی۔اس مقدمے کی جو خبر یہاں کے اخباروں میں چھپی ہے وہ نقل کر کے آپ کی دلچسپی کے لئے اسی خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔وہ پرچہ طفیل صاحب کے خط میں چلا گیا ان سے منگا کر دیکھ لیں۔یہ انشاء اللہ طفیل صاحب ہی پہلے چھاپیں گے نسخہ عرشی زادہ تو سمجھیے کہ کھٹائی میں پڑ گیا۔اس خبر کو آپ وہاں بھی عام کر دیں تو اچھا ہے۔(۵) آپ کے لیٹر پیڈ کا کاغذ بھاری ہے اور لفافے کا کاغذ کمزور ہے اس سے لفافہ پھٹ جاتا ہے براہ کرم دوسرا مضبوط کاغذ کا دبیز لفافہ استعمال کیا کیجئے۔(۶) مجھے flu ہوگیا تھا کئی دن سے طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج کچھ بہتر محسوس کر رہا ہوں مصروفیات بھی زیادہ رہیں اس لئے آپ کے خطوط کا جواب تفصیل سے نہیں لکھ سکا۔باقی آئندہ۔والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۷)

۶/نومبر ۱۹۶۹ء
دہلی کالج، دہلی

برادر گرامی، تسلیمات!

۳۱/اکتوبر کا لفافہ ملا۔میں آپ کو برابر خطوط لکھ رہا ہوں۔آپ کے تو سب خط مجھے ملے ہیں ہوسکتا ہے کہ میرے خطوط راہ میں ضائع ہوگئے ہوں۔میں نے ایک لفافہ محمد شفیق صاحب کے ہاتھ طفیل صاحب کے پاس بھیجا تھا جو آپ کے نام تھا، اسے طفیل صاحب نے پوسٹ کیا ہوگا۔شفیق صاحب ہی کے ہاتھ ۹ کتابیں بھیجی تھیں۔ان دونوں چیزوں کی رسید ابھی تک نہیں ملی۔میں نے ایک مفصل خط 'دیوان غالب' کے بارے میں طفیل صاحب کو لکھا تھا اور شفیق صاحب کے ہاتھ بھیجا تھا انہیں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ یہی خط آپ لطیف صاحب کے پاس بھیج دیں۔اب آج ہی نوازش رضوی لاہور گیا ہے۔اس کے ہاتھ بھی ۸ کتابیں بھیجی ہیں جن کے نام علیحدہ خط میں لکھ چکا ہوں۔ان میں دو کتابیں 'غالب اور آہنگ غالب' اور 'نامہ ہائے فارسی غالب' بھی ہیں۔نوازش نے میرا خط بھی آپ کے نام بھیجا ہوگا۔اس خط میں 'دیوان غالب' سے متعلق تفصیلی امور ہیں اور میں نے اسے ضائع کرنے کی درخواست بھی کی ہے جسے پھر دہرا رہا ہوں۔ان سب چیزوں کی رسید کا شدید انتظار ہے۔آپ کو کارڈ بھی برابر لکھتا رہا ہوں اور ایک ہی مضمون کو دہرانا پڑتا ہے کہ شاید پہلا خط نہ ملے تو یہ پہنچ جائے۔آپ نے لکھا ہے کہ 'صحیفہ' غالب نمبر ۲ میں 'دید و دریافت' پر تبصرہ اور 'نگار' میں 'طبقات الشعراء' پر آیا ہے۔براہ کرم یہ دونوں تبصرے ہاتھ سے نقل کر کے بھیج دیجئے cutting نہ بھیجئے گا۔'صحیفہ'، 'نقوش'، 'قومی زبان'، 'اردو'، 'اردو نامہ' ان سب رسالوں کی زائد کاپی لے کر آپ میرے لئے محفوظ کرلیں اس لئے کہ میں ان رسالوں کے file بناتا ہوں۔میں نے ان رسالوں کے دفتر کو لکھ دیا تھا اگر وہ لوگ بھیجیں تو اچھا ہے ورنہ آپ خرید لیا کریں۔میں نے نوازش کو جو خط دیا تھا اس کے contents آپ طفیل صاحب کو زبانی بتا دیں۔اور مجھے لکھیں کہ انہوں نے 'دیوان غالب' کے نسخے بھیجنے کا کیا انتظام کیا ہے۔یہ بہت ضروری ہے۔طفیل صاحب کو 'دیوان غالب' کی نقل مع حواشی بھیج دی

تھی اورانہوں نے رسید بھی دے دی۔ میرا مضمون تو اب آپ کو کسی نہ کسی طرح ولید صاحب سے ہی حاصل کرنا پڑے گا میرے پاس نقل نہیں ہے۔ آپ نے فوٹو کے لئے لکھا ہے۔ میں آج دہرہ دون جارہا ہوں۔ وہاں سے واپس آ کر کھنچوا سکا تو ۱۰/ اکتوبر تک بھیج دوں گا۔ یہ خبر نہیں کہ فوٹو بھیجنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ دیوان میں فوٹو کا چھپنا مناسب نہیں البتہ نقوش میں دیا جاسکتا ہے۔ مہ جبیں سلمہا اور عزیزی انیس الزماں کو میری دعائیں کہیے۔ ان کے لئے ٹکٹ جمع کر رہا ہوں۔ یہ سلسلہ بند ہو گیا تھا مجھے شرمندگی ہے اب پھر شروع ہو جائے گا۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار ہے جس سے شفیق صاحب اور نوازش کے ذریعے بھیجی ہوئی کتابوں کا حشر معلوم ہو۔ بھابی صاحب کی خدمت میں آداب۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۵۸)

۶/نومبر ۱۹۶۹ء

برادر گرامی، تسلیمات!

کل اپنے وطن سے واپس آیا تو آپ کے تین لفافے ایک ساتھ ملے (۲۷/ اکتوبر، ۲۸/ اکتوبر اور ۲۹/ اکتوبر)۔ پچھلے دنوں بہت مصروف بھی رہا اور flu میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کو تفصیلی خط لکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اب بھی اتنی فرصت نہیں ہے کہ جو کچھ لکھنا چاہتا ہوں وہ اطمینان سے لکھ سکوں پھر اس 'دیوان غالب' کی اتنی لمبی کہانی ہو گئی ہے اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جو لکھی نہیں جاسکتیں اس لئے اشارے کنائے میں لکھ دیتا ہوں۔ خدا جانے آپ سمجھتے ہوں گے یا نہیں۔ اب تو کبھی ملاقات ہی ہو گی تو ساری کتھا سناؤں گا۔ مختصر یہ ہے کہ میں ابھی تک بے ایمانی اور بدنیتی سے بچا رہا ہوں۔ خدا کا شکر ہے۔ اکبر علی خاں وغیرہ نے توفیق کو بے وقوف بنالیا ہے وہ نیم پاگل آدمی ہے اور دوسروں کے بہکائے میں بہت جلد آجاتا ہے۔ ان لوگوں نے اسے سب سے پہلے میرے خلاف بھڑکانا شروع کیا اور جب اسے مجھ سے بدظن کر دیا تو ایک کمزور لمحے میں اس سے معاہدہ کرلیا اور باقاعدہ عدالت میں اس کی رجسٹری کرالی۔ معاہدے کی رو سے قلمی نسخہ توفیق کی ملکیت ہے لیکن اسے چھاپنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے 'جملہ حقوق کلی و دائمی طور پر نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ' اکبر علی خاں صاحب کو حاصل ہیں۔ یہ معاہدہ اپنی جگہ پر احمقانہ ہے۔ مصنف کے مرنے کے ۵۰ سال کے بعد اس کا ورثہ بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اکبر علی خاں تو غالب کے وارث بھی نہیں۔ ان لوگوں نے قرض وام کر کے کچھ روپیہ حاصل کیا اور اسے آرٹ پیپر پر چھاپ لیا ہے۔ گراؤنڈ ہلکی سرمئی ہے حاشیہ زرد ہے اور عکس سیاہ روشنائی سے چھاپا ہے۔ چھپائی وغیرہ بری نہیں ہے پہلے اس کی قیمت ۲۵ رکھنے کا ارادہ تھا پھر ۵۰ ہوئی پھر ۷۵ ہوئی پھر ۱۲۵ ہوئی اب ۳۰۰ طے کی گئی ہے۔ یہ اچھا ہی ہوا، بقول شخصے:

میں گراں قدر بھی ہوا تو کیا
یوں بھی ہونا تھا رائیگاں مجھ کو

کسی چیز کا زیادہ قیمتی ہو جانا بھی ضائع ہونے کے مترادف ہوتا ہے۔ دیوان کے نسخے انہوں نے ایک ہزار چھپوائے ہیں لیکن انکم ٹیکس وغیرہ مصلحتوں سے کل سو نسخے ظاہر کر رہے ہیں۔ معاہدہ کی رو سے -/20000 بیس ہزار روپے لاگت کے وصول کرنے کے بعد توفیق اور اکبر علی خاں منافع میں آدھے آدھے کے شریک ہوں گے لیکن ہندوستان میں اردو کی کوئی کتاب بیس ہزار کی

sale تین سال سے پہلے نہیں دے سکتی۔اس لحاظ سے مالک نسخہ کو یوں سمجھئے کہ ایک کوڑی بھی نہیں ملے گی۔مگر وہ معاہدہ لکھ کر اپنے ہاتھ کٹا چکا ہے۔(۲)'سب رس' اور 'صبا' کے غالب نمبر دہلی میں نہیں ملے حیدر آباد سے منگوائے ہیں آجائیں تو بھیجوں۔ ابھی حیدر آباد سے خط ملا ہے دونوں نمبر دو چار دنوں میں میرے پاس آجائیں گے۔میں کتابوں کی فراہمی سے غافل نہیں ہوں یہاں کے مارکیٹ میں اب کوئی ایسی کتاب غالب پر نہیں مل رہی ہے جو آپ کے لئے نئی ہو۔نوازش رضوی آج جا رہا ہے اسی کے ہاتھ یہ خط بھیج رہا ہوں جسے وہ لاہور سے post کرے گا۔اسے میں نے دو کتابیں دے دی ہیں۔(1)'غالب اور آہنگ غالب' ڈاکٹر یوسف حسین خاں اور (2)'نامہ ہائے فارسی غالب' علی اکبر ترمذی یہی دونئی کتابیں بازار میں تھیں۔یہ کتابیں وہ چچا جان کے پاس امانۃً رکھ دے گا۔آپ ان سے حاصل کر لیں اگر چچا جان لاہور میں نہ ہوئے تو نوازش سے میں نے کہہ دیا ہے کہ پارسل آپ کے نام بھیج دے۔(۳) آپ کے letter head کا کاغذ وزنی ہے اور اس کی مناسبت سے نیلے لفافے کا کاغذ کمزور ہے عموماً خط پھٹا ہوا ملتا ہے اور اس کا بھی امکان ہے کہ کبھی زیادہ پھٹ جائے اور خط ہی نکل جائے آئندہ کوئی مضبوط لفافہ استعمال کیا کیجئے۔(۴) بچوں کے لئے بہت دنوں سے ٹکٹ نہیں بھیج سکا ہوں شرمندہ ہوں۔ان شاءاللہ آئندہ ہفتے سے یہ سلسلہ شروع کروں گا۔میری طرف سے اب بچوں کو بہت بہت دعائیں اور پیار پہنچا دیجئے۔(۵) ابھی تک آپ کے سب خط مل رہے ہیں خیال یہی ہے کہ کوئی ضائع نہیں ہوا۔آئندہ کا اللہ مالک ہے۔جس خط میں مسلم ضیائی وغیرہ کے مضامین کے تراشے تھے وہ البتہ نہیں ملا۔(٦) آپ نے غالب سے متعلق اپنے collection کی جو فہرست بھیجی تھی وہ تو محفوظ ہے لیکن جن عمومی کتابوں کے لئے آپ نے فہرست بنا کر بھیجی تھی اور آپ کو مطلوب تھیں وہ کاغذات میں گم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آپ کے لئے کتابیں خریدنے میں دشواری ہو رہی ہے۔براہ کرم آئندہ آپ اپنی ضرورت کی کتابوں کی فہرست بنا کر علیحدہ slip پر بھیج دیجئے تا کہ وہ slip ہر وقت میری ڈائری میں رکھی رہے اور اس کے مطابق میں کتابیں فراہم کرتا رہوں۔(۷) اکبر علی خاں دہلی آئے ہوئے تھے مجھے معلوم ہوا کہ مجھے بہت سخت سست کہہ رہے ہیں اور لوگوں کے سامنے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ میں 'پول' کھول دوں گا وغیرہ وغیرہ۔ایک دن شام کو اردو بازار گیا تو وہ نظر آئے میں نے حسب معمول تپاک سے دعا سلام کی پھر انہیں ساتھ لے کر ایک رستوران میں جا بیٹھا وہاں میں نے انہیں ایک ڈیڑھ گھنٹے تک تفصیل سے اپنی پوزیشن سمجھائی۔میری ہر بات کو وہ تسلیم کرتے رہے اور انہیں (کم سے کم میرے سامنے) اس بات کا اعتراف تھا میں نے ابھی تک توفیق سے یا ان سے کوئی بدعہدی نہیں کی ہے اور میرا stand صحیح ہے لیکن تان اس پر ٹوٹتی تھی کہ 'میری وجہ' سے آپ درمیان سے ہٹ جائیں۔میں نے کہا کہ میں جو قدم اٹھا چکا ہوں وہ واپس نہیں ہو سکتا اور جو کچھ کر چکا ہوں اسے undo نہیں کر سکتا۔(میں نے انہیں دیوان کی اشاعت وغیرہ کے بارے میں کوئی بات اشارۃً بھی نہیں بتائی ہے۔ابھی تک وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں نہیں چھاپ رہا ہوں لیکن اندیشہ ضرور ہے اور میرے لئے وہ ہر راستہ بند کرنے کی فکر میں بھی ہیں) آخر کار ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ 'تعلقات' اپنی جگہ پر رہیں گے اور جو کچھ مجھے کرنا ہے وہ میں کروں گا جو کچھ انہیں کرنا ہو وہ کریں۔(اس میں عدالتی کارروائی شامل ہے) اسی طرح مالک نسخہ توفیق احمد نے دو دو جن اشخاص کے سامنے اعتراف کیا کہ میں نے ہی نثار صاحب سے بدعہدی کی ہے انہوں نے کچھ نہیں کیا۔میں نے اسے آخری بار یہ کہا کہ تمہارے سامنے میں نے چھ سو روپے دے کر کتاب کے عکس تیار کرائے تھے۔کتاب تمہاری ملکیت ہے اور عکس استعمال کرنے کی اجازت تم نے دی تھی (یہ شرط میں نے تمہاری ہمدردی میں خود عائد کر لی تھی کہ جب تم نسخہ فروخت کر دو گے تب

میں اسے استعمال کروں گا) اگر تم اب بھی یہ نہیں چاہتے کہ میں وہ عکس استعمال کروں تو ۲۷/ اکتوبر کی شام کو ۶ بجے تک تم میرے کمرے میں چھ سو روپے لے کر آ جاؤ اور اپنے عکس واپس لے لو۔ میں بری الذمہ ہو جاؤں گا۔ اس نے سب کے سامنے وعدہ کیا کہ میں کل روپوں کا انتظام کر کے عکس واپس لے لوں گا۔ مگر آج تک نہیں آیا۔ ان دنوں یہ پورا گروپ قلاش ہو رہا ہے۔ یہ کہلا کر بھیجا کہ ہم اتنے روپوں کا پرامیسری نوٹ لکھ دیں گے اور روپے بعد میں ادا کر دیں گے اس پر میں آمادہ نہیں ہوا۔ بہرحال میری طرف سے آخری بار اتمام حجت ہو چکا اب مجھے ان عکسوں کو استعمال کرنے کا اخلاقاً حق حاصل ہے۔ ابھی تو اکبر علی خاں اور توفیق پر 420 کا مقدمہ شروع ہوا ہے اور قاعدے میں پہلی پیشی بھی نہیں ہوئی ہے اس کا لطف آئندہ آئے گا۔ یہاں اخباروں میں مقدمے سے متعلق خبریں چھپنا شروع ہو گئی ہیں ایک اخبار کا تراشہ میں نے طفیل صاحب کو بھیجا ہے اور تفصیلی خط بھی لکھا ہے۔ طفیل صاحب کو یہ لکھا تھا کہ اسی خط کو لطیف صاحب کے پاس بھیج دیجئے۔ انہوں نے شاید بھیجا ہو اگر نہ بھیجا ہو تو آپ لاہور جا کر دیکھ لیں ان سے کہیے گا کہ شفیق صاحب کے ہمراہ جو خط نثار نے بھیجا تھا وہ دکھا دیں۔ دوسری بات نہایت رازداری میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور آپ ایمان داری سے وعدہ کریں کہ کسی کو ہرگز نہیں بتائیں گے (میں کبھی کسی شخص پر اتنا اعتماد نہیں کرتا جتنا آپ پر کرنے لگا ہوں) وہ یہ کہ بھوپال کے شفیق الحسن سے توفیق اور اکبر علی خاں پر میں نے ایک بھوپالی دوست کو بیچ میں ڈال کر مقدمہ دائر کرا دیا ہے تاکہ نسخہ عرشی زادہ کی سرکولیشن ہمارا دیوان چھپنے تک رکی رہے۔ میں ابھی تک کہیں picture میں نہیں ہوں لیکن ایک صاحب کی معرفت یہاں سے finance کر رہا ہوں۔ آئندہ مجھے اس مقدمے کے سلسلے میں پانچ سو روپوں کی ضرورت ہوگی وہ آپ طفیل صاحب سے کہہ کر مجھے بھجوایئے تو میں ان لوگوں کو اچھی طرح سبق سکھا دوں گا۔ اس وقت میرا ہاتھ بہت تنگ ہے۔ آپ کی امانت کے روپے میرے پاس محفوظ ہیں مگر کسی وجہ سے انہیں خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک تو یہ روپے میں نے اپنی بیوی کے حساب میں جمع کرا دیئے ہیں۔ دوسرے میں ان میں سے پہلے ہی -/600 روپے عکس کے لئے خرچ کر چکا ہوں۔ تیسرے یہ کہ آپ کے روپے کیوں خرچ کروں جب کہ اس کا براہ راست فائدہ آپ کو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ میرا یہ خط تو ضائع کر دیں اور اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ ٹرنک کال پر طفیل صاحب سے کہہ دیجئے مجھے امید ہے کہ وہ یہاں روپوں کا بندوبست کر دیں گے۔ اگر طفیل صاحب یہاں کسی ذریعے سے پانچ سو روپے بھجوا دیں تو مجھے سال بھر تک مقدمے کی کارروائی چلانے کے لئے اطمینان ہو جائے گا اس لئے کہ بھوپال والا شفیق الحسن بہت مفلس آدمی ہے۔ وہ دس پانچ روپوں کے لئے بھی محتاج رہتا ہے اور مقدمہ لڑانے کے لئے بہت روپیہ درکار ہے۔ ابھی پچھلی پیشی پر -/40 تار سے بھیجے تھے اس سے پہلے کورٹ فیس وغیرہ کے لئے -/300 روپے کا انتظام کیا تھا۔ میں نے آپ کو یہ راز ڈرتے ڈرتے لکھ دیا ہے اس سے زیادہ تفصیل کے آپ مجھ سے طلب گار نہ ہوں اور میرا یہ خط پڑھ کر ضرور چاک کر دیں اور چاک کر کے مجھے لکھ بھی دیں تاکہ اطمینان رہے۔ میری یہ تحریر آج کل ہی نہیں دس برس کے بعد بھی کسی کے ہاتھ نہیں لگنی چاہیے۔ امید ہے کہ آپ مختصر بات سے سب سمجھ گئے ہوں گے۔ باقی پھر لکھوں گا۔ جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام!

اس خط کے پہلے صفحے پر یہ عبارت بھی تحریر ہے (اس خط کو پڑھ کر جلا دیجئے تاکید ہے)

نثار احمد فاروقی

(۵۹)

۱۳/نومبر ۱۹۶۹ء

برادرم گرامی، تسلیمات!

۴/نومبر کا خط ملا جو آپ نے لاہور کے سفر سے واپس آ کر لکھا تھا۔ اکبر علی خاں نے ڈاکٹر صغیر احمد خاں کو 'دیوانِ غالب' کے حقوق کا محافظ بنایا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے کاپی رائٹ ایکٹ کا نفاذ نہیں ہے تو یہ بے معنی سی بات ہے۔ آپ اس کی قانونی حیثیت کی دریافت کر لیں۔ وہ ابھی اس طرح کاغذی گھوڑے دوڑاتے رہیں گے اور جب 'نقوش' کا غالب نمبر حصہ دوم آ جائے گا تو وہ مضمون ہوگا کہ:

آئینہ دیکھ، اپنا سا منھ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا!

میں نے شفیق صاحب کو ۹ کتابیں دی تھیں اور خود ریلوے اسٹیشن جا کر ان کے ڈبے میں ان کے سامان میں رکھوا کر آیا تھا اس لئے اس کا احتمال نہیں ہے کہ کتاب کہیں اور رہ گئی ہو، یا تو انہیں پسند آ گئی یا سامان میں رہ گئی اور وہ دینا بھول گئے۔ بہر حال میں 'ہفت تماشا' کی ایک جلد اور بھجوا دوں گا یہ محمد حسن قتیل کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ تھا جو ہندوستانی طرز معاشرت اور رسوم و رواج وغیرہ پر انیسویں صدی کی واحد کتاب ہے اس کا مقدمہ میرا لکھا ہوا ہے ترجمہ ڈاکٹر محمد عمر نے کیا۔ 'تلاش غالب' کا معاملہ تو کسی طرح سلجھتا نظر نہیں آتا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ صرف اس کتاب کی حد تک پریس کے مطالبات پورے کر دیں اور یہ مارکیٹ میں آ جائے۔ سہیل صاحب سے کہہ کر اسے دوبارہ compose کرانا اور چھاپنا تو بہت طوالت کا کام ہے۔ میں چاہتا تھا کہ سہیل صاحب سے 'میر کی آپ بیتی' کا دوسرا ایڈیشن چھپواؤں۔ آپ نے جو 'مشاہدۂ حق' کی گفتگو لکھی ہے یہ پہلے ہی میرے ذہن میں تھی۔ نوازش رضوی ۱۶/ کے ساتھ کچھ کتابیں بھیج چکا ہوں اور ان کتابوں کے نام ایک خط میں لکھ دیے ہیں۔ اسے ایک خط بھی دیا تھا کہ آپ تک پہنچا دے۔ امید ہے کہ میرا یہ خط پہنچنے سے پہلے وہ ملا ہوگا۔ یہاں کے سارے معاملات ابھی تک میں تنہا ہی سنوار رہا ہوں۔ فضلی کو ہموار رکھنے کے لئے فی الحال 'دیوانِ غالب' کے پانچ نسخوں کی ضرورت ہے۔ یہ آپ طفیل صاحب سے بھجوایئے اور جب غالب نمبر شائع ہو جائے تو اس کی پانچ کاپیاں بھی پہلی فرصت میں کسی آنے والے کے ہاتھ بھجوا دیں۔ مجھے بہت انتظار رہے گا۔ نوازش کے ہمراہ جو خط بھیجا تھا اس کے جواب کا بہت سخت انتظار رہے گا۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں تسلیمات۔ عزیزی انیس الزماں کی طبیعت امید ہے اب ٹھیک ہوگی۔ ہماری بیوی آج کل دہرہ دون میں ہیں۔ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں، والسلام

نثار احمد فاروقی

(۶۰)

نومبر ۱۹۶۹ء

محبی تسلیمات!

آج آپ کے دو خط ایک ساتھ ملے (۱۶/نومبر اور ۱۷/نومبر) میں لکھ چکا ہوں کہ آپ کے سب خطوط مل رہے ہیں۔ کوئی ضائع نہیں ہوا۔ میرے خطوط بھی آپ کو اسی طرح مل رہے ہوں گے۔ پرسوں آپ کا .... نے ابراہیم خاں

صاحب کولکھا تھا اب ان کے جواب کا منتظر ہوں۔ میرا وہاں جانا تو اس وقت مشکل ہے اگر وہ کرم کریں تو اچھا بدرجہ مجبوری چلا بھی جاؤں گا۔ اکبر علی خاں صاحب نے طفیل صاحب کو دیوان کے off print بھیجے ہیں اور اپنی شرائط لکھی ہیں یہ آپ کے خط سے علم ہوا لیکن یہ معلوم نہ ہوا کہ طفیل صاحب نے انہیں کیا جواب دیا ہے؟ کےامیرا خیال ہے کہ ان سے معاملہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں طفیل صاحب کو شفیق سے مضمون لکھوا دوں گا۔ انہیں مطمئن کر دیجئے۔ جب اس کی ضرورت پیش آئے گی دیکھا جائے گا۔ ابھی تو وہ سوال کرنے والے سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں شفیق سے لے کر کسی دوست نے بھجوائے تھے۔ مجھے امید ہے کہ وہاں ان سے کوئی تعرض نہیں کرے گا۔ رسم اجراء کے اعلان کا انتظار ہے۔ آج کل میں ہونے والی ہوگی۔ امید ہے کہ 'غالب نمبر' حصہ دوم ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور شاید ایک ہی مہینے میں اس کا دوسرا ایڈیشن چھاپنے کی ضرورت پیش آئے۔ طفیل صاحب سے کہیے کہ اپنے تعلقات سے کام لے کر اس کی دو ایک کاپیاں میرے پاس بھجوا دیں کرم ہوگا۔ پچھلے کسی خط میں آپ کو اور طفیل صاحب کو چھوٹی تصویر بھیج چکا ہوں اگر بروقت مل گئی ہو تو اسے آپ enlarge کرا کر 'نقوش' کے غالب نمبر میں شامل کرا دیجئے۔ نوازش نے کتابیں چچا جان کے گھر رکھ دی ہیں آپ وہاں جا کر لے لیجئے گا۔ آپ نے میری درخواست کو شرف قبول بخشتے ہوئے میرا پہلا خط چاک کر دیا اس کے لئے آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اصل میں اس طرح کے معاملات میں اعتماد کرنے نہ کرنے کا سوال نہیں ہوتا بلکہ اسے آپ کے علم! مرضی کے بغیر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ حالات ہمیشہ ہماری مرضی کے تابع رہیں اور ہمارے علم میں رہیں۔ میں تو اس طرح کی شر انگیز باتوں کو بغیر کسی ہدایت کے بھی ضائع کرنے کا عادی ہوں۔ اگر ممکن ہو تو آپ صرف 'تلاش غالب' کی پریس کے کل واجبات ادا کر کے کتاب مارکیٹ میں لے آئیے اس صورت میں ملکیت ہوگی۔ فروخت کے لئے اس کا اسٹاک طفیل صاحب کو دے دیجئے گا۔ امید ہے آپ جو کچھ پریس کو ادا کریں گے وہ جلد واپس آ جائے گا۔ اکبر صاحب نے آپ کو خط میں جو کچھ لکھا ہے سراسر جھوٹ ہے۔ جن بکسیلر صاحب کا انہوں نے پتا لکھا ہے وہ سرے سے بکسیلر ہی نہیں ہیں ایک پرائمری اسکول میں ٹیچر ہیں اور خدائی خدمتگار کی حیثیت میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ نسخہ یہاں ایک بھی فروخت نہیں ہوا ہے۔ ۲ر دسمبر کو یہ لوگ پیشی میں جا رہے ہیں وہاں سو نسخے ظاہر کریں گے۔ بہر حال ان کا سارا جھوٹ کھل جائے گا انہوں نے آپ کو یہ ساری من گھڑت کہانی اس لئے لکھی ہے کہ ایک نسخہ بھی آپ کو نہیں دینا چاہتے۔ آپ انہیں صاف صاف لکھئے کہ 'جن بک سیلر صاحب کا آپ نے پتا لکھا تھا میں نے تحقیقات کی تو وہ اسکول میں ٹیچر ہیں اور کتابوں کی خرید و فروخت کا کاروبار ہی نہیں کرتے اور آپ ہی کے gang کے آدمی ہیں۔ میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آپ مجھے دیوان کی ایک کاپی بھی دینا نہیں چاہتے'۔ دیکھئے ان کا کیا جواب آتا ہے۔ میں نے بچوں کے لئے پچھلے خط میں کچھ ٹکٹ بھیجے تھے ان کی رسید ضرور دیجئے گا تاکہ آئندہ بھیجتا رہوں۔ دو تین اس خط میں بھی رکھتا ہوں۔ بچوں کو دعا۔ والسلام۔

نثار احمد فاروقی

(۶۰)

۱۹ر نومبر ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی-۶

محبِ گرامی، تسلیمات!

آپ کے سب خط ملے ہیں اور اس عرصے میں دو خط طفیل صاحب کے بھی آ چکے ہیں۔ ابھی انہیں جواب نہیں لکھا

ہے امید ہے کہ آئندہ ہفتے کے ختم تک 'غالب نمبر' حصہ دوم بازار میں آجائے گا۔ کوئی ایسا انتظام کیجئے کہ مجھے جلد از جلد اس کی کچھ کاپیاں مل جائیں۔ سخت انتظار رہے گا۔ نوازش رضوی نے ایک رجسٹرڈ خط آپ کے پاس بھیجا ہوگا۔ آپ نے فضلی کے لئے دو ہزار صفحوں کی کتاب لکھنے کا وعدہ کیا ہے لیکن سردست اتنا ہی ہوجائے جتنا میں نے لکھا تھا تو بہت اچھا ہو ویسے اس کتاب کی تصنیف میں بھی آپ مشغول رہیں کسی وقت بھی وہ آمادہ ہوسکتا ہے۔ اگر نوازش والا خط آپ کو مل گیا ہے تو آپ نے یقیناً طفیل صاحب سے ٹیلی فون پر گفتگو کی ہوگی اس کے نتیجے کا سخت انتظار رہے گا۔ میرے حساب سے آپ کا خط کل یا پرسوں تک آنا چاہیے۔ نوازش کچھ کتابیں بھی آپ کے لئے لے گیا تھا۔ چچا جان تو بھاول نگر گئے ہوئے ہیں وہ ان کے گھر رکھی ہیں آپ کا لاہور جانا ہو تو چچا جان سے ملیے گا وہ اگر نہ ہوں تو ان کا لڑکا انور ہوگا اس سے کہہ کر آپ کتابیں حاصل کرلیں اس میں 'غالب اور آہنگ غالب' بھی ہے۔ کتابیں مل جائیں تو مجھے ایک خط لکھ دیں۔ کتابوں کے نام پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس بار لاہور جا کر آپ پریس والوں سے بات کریں ان سے کہیے کہ 'تلاش غالب' کی حد تک جو مطالبات ولید میر صاحب کے ذمے ہوں وہ میں ادا کردیتا ہوں باقی معاملات آپ جانیں اور ولید میر جانیں۔ ممکن ہے اس پر پریس والے آمادہ ہوجائیں مگر ایسا ہوا تو کتاب کھٹائی سے نکل آئے گی۔ یہی اس کی sale کا بہترین وقت ہے۔ آپ کے پاس 'غالب کی آپ بیتی' کا مسودہ مع مقدمہ لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ سہیل صاحب کو یا کسی پبلشر کو دے دیجئے تاکہ وہی سامنے آجائے۔ آپ نے میری تصویر کے لئے لکھا تھا۔ اس وقت بڑی تصویر تو ہے نہیں چھوٹی ایک بھیج رہا ہوں۔ اگر وہاں اس کا انلارجمنٹ ہوجائے تو آپ کرالیں اور نقوش کو دے دیں ورنہ یہ آپ کے لئے ہے بشرطیکہ پہنچ جائے۔ بچوں کو میری طرف سے دعائیں۔ ان کے لئے ٹکٹ جمع ہوگئے ہیں آئندہ خط میں ۴، ۵ بھیجوں گا۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ امید ہیں مزاج بخیریت ہوگا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(٦١)

۲۰/نومبر ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی-٦

برادر گرامی، تسلیمات! آج ۱۲/نومبر کا خط شدید انتظار کے عالم میں ملا۔ شکر ہے کہ نوازش کا بھیجا ہوا لفافہ آپ تک پہنچ گیا اس سے آپ نے صورت حالات کو کسی حد تک سمجھ لیا ہوگا۔ اب کل پرسوں تک آپ کا جو خط آئے گا اس سے یہ معلوم ہوگا کہ طفیل صاحب سے آپ کی کیا گفتگو ہوئی اور انہوں نے 'دیوان غالب' کے نسخوں کا کیا انتظام کیا۔ میں زیادہ تفصیل اور بار بار لکھنا نہیں چاہتا، آپ اپنے کتب خانے کا ان سے تذکرہ نہ کیجئے بلکہ جس طرح بھی ہو انہیں نسخے فراہم کرنے پر جلد از جلد آمادہ کیجئے۔ مجھے انتظار ہے۔ اگر ابراہیم صاحب کا معاملہ ہو تو میں ان سے خود بھی مل سکتا ہوں۔ کتابوں کی جو فہرست پہلے آپ نے بھیجی تھی وہ تلاش کرنے سے مل گئی ہے۔ اس میں سے بعض کتابیں بھجوا چکا ہوں۔ جو باقی ہیں فراہم کرلوں گا۔ نوازش نے کتابیں، چچا جان کے گھر رکھ دی ہیں آپ اگر جائیں تو ان کا لڑکا انور ملے گا اس سے لے لیں۔ یہاں صورت حال بہت دل چسپ ہے۔ اکبر علی خاں اینڈ کمپنی بہت پریشان ہیں دیوان کی فروخت پر تو انہیں اختیار نہیں رہا اور یہ قصہ خدا جانے کتنا طول کھینچے۔ ابھی تو

قاعدے میں شروع بھی نہیں ہوا۔ ادھر 'نقوش' کا سامنے آنا، اور زیادہ مہلت ملی تو سہیل صاحب کی اشاعت اور بھی سرگرداں کردے گی۔ یہاں کے اخبارات میں 'دیوانِ غالب' کی خوب شہرت ہورہی ہے۔ یہاں سے اخباروں کی cuttings شاید جا نہیں سکتیں ورنہ کچھ تراشے آپ کے پاس بھیج دیتا۔ بہر حال میں انہیں حتی الامکان جمع کررہا ہوں۔ اگر صرف 'تلاش غالب' کی حد تک پریس کے مطالبات ادا کر کے اس کے فرمے وہاں سے حاصل کیے جاسکیں تو آپ ضرور اٹھوا لیجئے اور کتاب مارکیٹ میں لے آیئے۔ شفیق صاحب سے جو مضمون طفیل صاحب لکھوانا چاہتے ہیں وہ ضرور لکھ دیں گے لیکن اس کے لئے یہی شرط ہے کہ آپ شفیق صاحب کے لئے ان سے کتاب لکھوادیں۔ رسم اجراء کی خبر اور کوائف کا انتظار ہے۔ کل کے خط میں اپنا ایک چھوٹا فوٹو آپ کو اور طفیل صاحب کو بھیجا ہے اس کا انلارجمنٹ ہوسکے تو کرا لیجئے اور میرے مضمون کے ساتھ نقوش میں دے دیجئے۔ اب اتنا وقت نہیں ہے کہ میں یہاں سے انلارجمنٹ تیار کرا کے بھیجوں۔ سہیل صاحب والی کتاب کے ساتھ فوٹو چھپوانا میں پسند نہیں کروں گا 'نقوش' کی بات دوسری ہے۔ رضیہ (بیوی) آج کل دہرہ دون میں ہیں اور عنقریب ماں بننے والی ہیں مگر روزے نہیں چھوڑتیں۔ دعا کیجئے کہ یہ زمانہ خیر وعافیت سے گزرے۔ اپنی والدہ صاحب کی خدمت میں قدمبوسی اور بھابی جان کو آداب۔ بہن بھائیوں کو بھی سلام کہیے۔ عزیزی انیس الزماں اور مہ جبیں سلمہا کے لئے کچھ ٹکٹ بھیجتا ہوں۔ خدا کرے انہیں پسند آئیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۶۲)

۲/ دسمبر ۱۹۶۹ء

برادرم مکرم، تسلیمات! آپ کا خط ۲۴/ نومبر کا ملا۔ آپ کے خطوط ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۲، ۲۴ نومبر کے ملے ہیں ان سب کا یہ اکٹھا جواب ہے۔ اسی تاریخ کا لکھا ہوا طفیل صاحب کا خط بھی آیا ہے۔ اس سے پہلے بھی آپ کے دو لفافے ملے ہیں۔ آپ مجھے تفصیل سے خط لکھنے کے لئے اپنی مصروفیات میں اتنا وقت نکال لیتے ہیں اس کے لئے تہ دل سے شکر گزار ہوں اور میں جواب دینے میں کوتاہی کرتا ہوں اس پر شرمندگی ہے۔ میری مصروفیت اور پراگندگی کا حال آپ کو معلوم نہیں۔ میں نے کم سے کم وقفے میں طویل ترین خطوط آپ ہی کو لکھے ہیں ورنہ برسوں سے یہ حال ہے کہ ڈاک خانے جا کر پوسٹ کارڈ خریدتا ہوں، کھڑے کھڑے دو دو سطروں میں ضروری باتیں لکھتا ہوں اور پوسٹ کردیتا ہوں۔ وہ فرصت اب کہاں کہ بیٹھے رہیں تصور جاناں کیئے ہوئے! اب آپ ضروری باتیں سنیئے: (۱) کتابوں کے سلسلے میں آپ کا اور طفیل صاحب کا موقف مجھے اچھی طرح معلوم ہوچکا ہے اب مناسب یہ ہے کہ اس پر بار بار نہ لکھئے ورنہ مسودے کے اہم نکات پہلے ہی سامنے آجائیں گے۔ اب اگر موجودہ صورت حال میں کچھ کمی بیشی کا امکان ہوگا تو میں آپ کو لکھوں گا۔ (۲) آپ کا پہلا خط پا کر میں نے ابراہیم صاحب کو لکھا تھا کہ پانچ نسخے میرے پتے پر پارسل سے بھیج دیں، لیکن انہوں نے آج تک جواب نہیں دیا۔ جب پانچ نسخوں کے بھیجنے میں یہ تاخیر ہے تو طفیل صاحب کے مجوزہ بیس نسخے تو خدا جانے کب ملیں اور اس وقت ان کا ملنا اشد ضروری ہے۔ آپ سوچ لیجئے اگر ابراہیم صاحب اس موقف میں نہ ہوں تو آپ طفیل صاحب سے ہامی نہ بھریں ان سے کہیے کہ کوئی اور ذریعہ اختیار کرلیں۔ میں آج پھر ابراہیم صاحب کو لکھوں گا۔ (۳) طفیل صاحب سے کہیے کہ عکس کے حصول کا ذریعہ فوری طور پر ان سے کوئی معلوم نہیں کررہا ہے۔ اگر کوئی پوچھے تو جواب نہ دیں اور دینا ضروری ہو تو مبہم طور پر لکھ دیں کہ 'ایک دوست کی عنایت سے' ملا ہے۔ بعد میں

طے ہوتا رہے گا کہ وہ دوست کون ہے۔(۱۸) (۴) مجھے کل نسخے ملنے ضروری ہیں۔ پانچ تو زلف جاناں کا قصہ دراز کرنے کے لئے۔ ان کے سوا بیس اور ہوں تو فضلی صاحب سے بات کروں گا مجھے خود جانا پڑے گا۔ مگر ابھی تو سوت کپاس کچھ بھی نہیں؟ (۵) آج ۲؍دسمبر ہے، پیشی ہوئی ہوگی، ایک دو دن کے بعد اس کی مستند اطلاع ملے گی۔ بظاہر یہ لوگ قلمی نسخے اور مطبوعہ کا پیاں نہیں لے گئے ہیں اس لئے ابھی معاملہ طول پکڑے گا۔ (٦) نوازش کراچی میں رہتا ہے اور آپ کی کتابیں لاہور میں رکھی ہوئی ہیں لہٰذا اسے لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اب یہی صورت ہے کہ آپ چچا جان کے نام خط لکھ دیں کہ میری کتابیں جو نوازش لایا تھا پارسل سے بھیج دیجئے۔ وہ اگر بہاول نگر سے واپس آگئے ہوں گے تو ضرور بھیج دیں گے۔ ورنہ آپ کا جب لاہور جانا ہو اس وقت حاصل کرلیں۔ (۷) تلاش غالب اور غالب کی آپ بیتی کے سلسلے میں بار بار لکھنا بیکار ہے۔ جو بہتر ہو اور جس سے آپ کو کسی زحمت میں مبتلا نہ ہونا پڑے وہ کیجئے۔ 'تلاش غالب' کا مارکیٹ میں آجانا اس وقت اچھا ہوگا۔ (۸) میں نے طفیل صاحب کو لکھا ہے کہ غالب نمبر کی پچاس جلدیں میرے حصے کی لطیف صاحب کو دے دیں۔ انہیں اصولاً میری بات ماننی چاہیے اگر وہ مان جائیں تو آپ ان سے جلدیں منگوا کر رکھ لیں۔ (۹) طفیل صاحب سے کہہ دیجئے کہ آپ کی کوئی کتاب اب میرے پاس نہیں ہے۔ انہیں بطور خود کچھ کرنا چاہیے۔ (۱۰) ڈاکٹر شکیل الرحمٰن کی کوئی کتاب غالب یا پریم چند پر یہاں مارکیٹ میں نہیں ہے۔ خدا جانے آپ نے کہاں اس کا اشتہار دیکھ لیا ہے۔ میں انہیں خط لکھ کر معلوم کرلوں گا۔ (۱۱) آپ کے لئے غالب سے متعلق کچھ اور کتابیں بھی فراہم کر رکھی ہیں کوئی جانے والا ملے تو بھیجوں۔ (۱۲) رضیہ دہرہ دون میں ہیں، عید کے بعد شاید امروہہ پہنچ جائیں گی۔ ان کی طرف سے بھابی کو اور آپ کو سلام اور بچوں کو دعائیں۔ (۱۳) بچوں کے لئے کچھ ٹکٹ اس لفافے میں بھی رکھتا ہوں۔ انیس سلمہ سے کہیے کہ سب ٹکٹوں پر خود قبضہ نہ کریں، بہن کو بھی کچھ دیا کریں ورنہ میں آئندہ برے برے ٹکٹ بھیجوں گا۔ (۱۴) جتنے معاملات اب تک زیر بحث آچکے ہیں ان پر اب کچھ نہ لکھئے کوئی نیا مضمون سوچیے۔ فضلی کو بھی میں بھگت لوں گا اس راہ میں یہی رکاوٹ ہے کہ ابراہیم صاحب تعاون کریں۔ باقی بقول شخصے خیریت ہے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(٦٣)

۸؍دسمبر ۱۹٦۹ء

برادر مکرم، تسلیمات! یکم دسمبر کا خط ملا۔ ابراہیم صاحب کو میں نے تین خط لکھے ہیں لیکن صدائے برنخاست۔ اس پر ذرا ملول بھی ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ آئندہ نہ لکھوں اس طرح کے خطوط کا جواب دینا (خواہ نفی میں ہو) بہت ضرور ہوتا ہے تا کہ اطمینان رہے کہ کسی دوسرے کو نہیں ملے۔ اب اگر وہ کچھ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے اور نہیں کرتے تو بھی ٹھیک ہے! طفیل صاحب نے غالب نمبر میں جو کچھ کیا اس سے آپ غمگین نہ ہوں۔ میں انہیں ۱۹۵۵ء سے جانتا ہوں، آپ تو شاید گذشتہ سال ہی متعارف ہوئے ہیں، ابھی ایسی بہت سی باتوں سے آپ کو سابقہ پڑے گا 'اِدھر' اور 'اُدھر' کے اخلاق اور دوستی کے معیار وغیرہ میں بولی سے بھی زیادہ نمایاں فرق ہے۔ ہر شخص سے 'خلوص مجسم' بن کر ملنا یا اسے پیکر خلوص سمجھنا اپنی ہی غلطی ہے۔ حالانکہ آپ دیکھ لیجئے میں نے کوئی شرط نہیں رکھی تھی، عکس کی لاگت بھی ان سے طلب نہیں کی نسخوں کی تعداد وغیرہ کا ضمناً بھی ذکر نہیں کیا۔ اگر ان کے ذہن میں تعلقات کا وہی معیار ہوتا جو میرے اور آپ کے ذہن میں ہے تو انہیں میری سادہ سی شرطوں کو مان لینا چاہیے تھا بلکہ ان پر کچھ

اپنی طرف سے اضافہ کرنا چاہیے تھا۔ میں بہت سی باتیں آپ سے زبانی بھی کہہ سکتا ہوں، خط میں کہاں تک لکھوں اور کیا کیا لکھوں۔ غالب نمبر حصہ دوم کی کم سے کم ۳ جلدیں تو آپ میرے لئے حاصل کر کے رکھ ہی لیں میں خود بھی اب انہیں کچھ نہیں لکھوں گا۔ شاید آپ کو پہلے لکھ چکا ہوں، میرا دل ان سے یہ معاملہ کرنے پر آمادہ نہیں تھا، محض آپ کی وجہ سے میں نے اسے منظور کرلیا۔ انہوں نے آپ کو خط میں کیا لکھا ہے جس سے آپ کبیدہ خاطر ہیں؟ مجھ سے کیوں چھپاتے ہیں صاف صاف بتائیے۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں آپ کا تجربہ ان کے بارے میں مجھ سے مختلف ہونے والا نہیں ہے۔ آپ خود بھی ان کا خیال رکھیں اور طفیل صاحب سے بھی کہہ دیں کہ اب ان کے پاس مختلف لوگوں کے خط ذریعہ حصول معلوم کرنے کے لئے آئیں گے وہ کوئی ایسی بات نہ لکھ دیں جس سے میرے لئے پیچیدگی پیدا ہو جائے۔ طفیل صاحب کی اس حرکت کے بعد یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ دیوان کتابی صورت میں چھپے اور جلدی چھپے۔ آپ مجھے کسی طرح غالب نمبر بھجوادیں تو میں اس پر حواشی کا اضافہ کر کے بھیج دوں گا۔ 'تلاش غالب' بھی جلدی مارکیٹ میں آنا چاہیے۔ غالب نمبر تو شاید ابھی یہاں دیر میں پہنچے مگر اس کی اطلاع اکبر صاحب اور توفیق وغیرہ کو پاکستان سے ضرور کوئی شخص بھیج چکا ہوگا اور اس کے بعد ان لوگوں میں کھلبلی پڑے گی۔ یہاں ا رد سمبر کو پیشی تھی یہ نسخے وغیرہ جمع کرانے کے لئے نہیں لے گئے تھے اس لئے خوب ڈانٹ پڑی اور اب یکم جنوری کی تاریخ ملی ہے۔ اگر اس وقت ابرہیم صاحب نسخے بھیج دیتے تو بڑا کام ہو جاتا۔ سہیل صاحب سے معلوم کیجئے کہ انگلستان جانے کا کیا رہا ہے؟ اور اگر نہیں جارہے ہیں تو دیوان آئندہ سال کے پروگرام میں رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور غالب نمبر کسی طرح بھی بھجوائیے۔ اماں اور بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ بچوں کو دعائیں۔ اکبر صاحب پر آپ یہ ظاہر نہ کریں کہ مجھ سے بھی خط و کتابت رہتی ہے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۶۴)

۱۶ رد سمبر ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی-۶

محب گرامی، تسلیمات!

آپ کے دو خط سامنے ہیں ایک ۴ رد سمبر کا دوسرا ۸ ر د سمبر کا۔ یہاں ۱۱ کی عید ہوئی میں ۱۰ کی شام کو وطن گیا تھا وہیں عید کی اور ۱۴ کی شب میں واپس آیا۔ آپ کے دونوں خط آنے کے بعد ملے۔ اس سے پہلے ایک عید کارڈ بھیج کر گیا تھا اور ایک پوسٹ کارڈ بھی لکھا تھا جس میں یہ اطلاع دی تھی کہ ابراہیم صاحب نے میرے خط کا جواب دے دیا ہے اور نسخے مہیا کرنے کا وعدہ ہے۔ کل مجھے پانچ نسخوں کا پارسل بھی مل گیا۔ باقی کے لئے آئندہ انہیں لکھوں گا۔ باتیں بہت سی لکھنا ہیں وقت تنگ ہے اور مجھے ۲۵ رد سمبر کو کالج بند ہونے سے پہلے بہت سے ذاتی اور سرکاری کاموں کی تکمیل کرنا ہے اس لئے بہت اختصار سے جواب لکھتا ہوں۔ طفیل صاحب نے اس کا نام نسخہ امروہہ نہیں رکھا اور میرے مضمون کا عنوان بھی بدل دیا اس سے آپ رنجیدہ نہ ہوں میں ان سے بہت دنوں سے واقف ہوں اور یقیناً آپ سے بہتر انہیں جانتا ہوں۔ آپ بھی ان سے تعلقات میں یہ بات ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھیے کہ وہ بہر حال ایک تاجر بھی ہیں اور تجارتی مفاد کو نظر انداز کرنا ہی ایک تاجر کی سب سے بڑی حماقت ہو سکتی ہے جس کے کم سے کم طفیل صاحب مرتکب نہیں ہوتے اور یہ اچھی بات ہے (۱) آپ ہر بات کی ذمہ داری اپنے سر کیوں لیتے ہیں۔ ایثار اور

قربانی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ شرافت کی بھی حد ہوتی ہے۔ خلوص کی بھی حد ہونی چاہیے۔ کتنے ہی مراحل ایسے آئیں گے جہاں قربانی دینا آپ کے لئے ممکن نہ ہوگا تو مجبوراً تعلقات کو قربان کرنا پڑے گا۔ ہر شخص سے اس طرح کا تعلق رکھیے کہ تعلق باقی رہے اور وہ حالات پیدا نہ ہوں جو کسی کے لئے بھی ناقابل برداشت ہوسکیں۔ آپ نے طفیل صاحب کے ساتھ سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ انہیں عکس دے دیا۔ بس اتنا کافی ہے اب باقی باتیں طفیل صاحب کے سمجھنے کی ہیں۔ وہ سمجھیں تو اچھا ہے نہ سمجھیں تو بھی کچھ برا نہیں؟ شفیق سے مضمون لکھوانے کے لئے مجھے خود جانا پڑے گا اور تعطیلات سرما میں جاؤں گا۔ اس کا لکھوانا اتنا آسان نہیں ہے جتنا وہاں بیٹھ کر آپ یا طفیل صاحب سمجھ رہے ہیں۔ تفصیل میں کہاں تک لکھوں لیکن کوئی نہ کوئی بندوبست میں کروں گا ضرور۔ (۲) یہ کتابیں جو طفیل صاحب فراہم کریں گے آپ کی طرف سے تحفہ ہرگز نہیں ہے۔ یہ طفیل صاحب نے دی ہیں۔ میں انہیں باقی ۱۵ کے لئے بھی لکھوں گا کہ آپ کو دے دیں۔ اس کے بعد ان سے عکس کے بدلے کی چھ کتابیں آپ کو دلواؤں گا اور پھر رائلٹی کے حصے کی خود طلب کروں گا اس معاملے میں آپ خاموش رہیں اور ان سے ایسا کوئی اقرار نہ کریں جو میرے stand کے خلاف ہو۔ (۳) چچا جان کا پتہ یہ ہے: (ابرار احمد فاروقی، ۵۶۔ پرانی انار کلی چوک، لاہور) انہیں آپ خط لکھے کہ نوازش جو کتابیں امروہہ سے لایا تھا وہ آپ کو پارسل کر دیں اگر وہ بہاول نگر سے واپس آگئے ہوں گے تو ضرور بھیج دیں گے۔ (۴) اکبر علی خاں کے خط کا اقتباس دل چسپ ہے۔ آپ ان سے خط و کتابت کر کے اگر توفیق کے خلاف کچھ اور بھی لکھوالیں اور وہ عبارت محفوظ رکھیں تو آئندہ کام دے گی یہاں ان لوگوں نے توفیق کو مجھ سے اتنا بدظن کر دیا ہے کہ وہ جگہ جگہ اول فول بکتا پھرتا ہے۔ میں اسے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جنہیں وہ اپنا مخلص اور ہمدرد سمجھ کر حقوق کلی ودائمی کا مالک بنا بیٹھا ہے وہ بھی اس کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے۔ (۵) 'نقوش' کے اجراء کی خبر معلوم ہوئی۔ طفیل صاحب نے اخبار مشرق کا ایک تراشا بھیجا تھا جس میں انتظار حسین نے کچھ لکھا ہے وہ آپ نے بھی پڑھا ہوگا۔ یہاں لطیفہ یہ ہوا کہ کل اردو بازار میں اکبر علی خاں مل گئے ان کے ساتھ میں ایک چائے خانے میں بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا کہ ڈاکٹر مختار الدین آرزو اور اسلوب احمد انصاری بھی اسی ہوٹل میں آگئے۔ آرزو صاحب نے کہا 'یہ خبر تو آپ نے سن لی ہوگی کہ دیوان وہاں چھپ گیا ہے!' میں نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا اور مزید تفصیل پوچھی تو انہوں نے رسم اجراء وغیرہ کی باتیں بھی بتائیں۔ عین اس وقت بجلی off ہوگئی اور میں اکبر علی خاں صاحب کے چہرے کی reading نہ کرسکا بہرحال میں نے اس سے اپنی بے تعلقی کا معمولی الفاظ میں اظہار کیا۔ یہاں کے ادبی حلقوں پر یہ خبر پہنچ گئی ہے اب ان لوگوں کا reaction دیکھنا ہے کہ کیا ہوتا ہے۔ (۶) آپ کے ۸ دسمبر کے خط سے کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ میں نے نسخوں کے بار بار خطوط میں ذکر کرنے سے جو آپ کو روکا تھا اس سے آپ کو کچھ ناگواری ہے۔ ایسا کسی مصلحت سے لکھا تھا آئندہ بھی آپ کو اس کا خیال رہنا چاہیے۔ خصوصاً صفحات کی تعداد وغیرہ کا اظہار ضروری نہیں اس سے استعارے کا مقصد ہی ختم ہوجاتا ہے۔ (۷) وہاں کے اخباروں میں کیا خبریں آئیں؟ function کیسا ہوا؟ اور ادبی حلقوں کا تاثر کیا ہے؟ ایک خط میں یہ سب باتیں تفصیل سے لکھئے مجھے تو ابھی تک اس کی زیارت ہی نصیب نہیں ہوئی، سخت بے تابی سے انتظار کر رہا ہوں۔ (۸) 'تلاش غالب' کو مارکیٹ میں لانے کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟ (۹) رضیہ ابھی تک دہرہ دون میں ہیں آئندہ ماہ کسی وقت ولادت due ہے دعا کیجئے خداوند کریم صحت وسلامتی کے ساتھ اس مرحلے سے سبک دوش کرے۔ بچوں کو دعائیں بھابی صاحبہ اور اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں تسلیمات۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۶۵)

۲۰/دسمبر ۱۹۶۹ء

برادر گرامی، تسلیمات!

آپ کے سب خطوط مل رہے ہیں اور میں برابر جواب لکھ رہا ہوں۔ اس وقت مختصراً چند بہت ضروری امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ (۱) یہاں تحقیقات ہو رہی ہے کہ عکس کیسے گیا؟ اس لئے آپ آئندہ اپنے خطوط میں ابراہیم صاحب کی کتابوں کا اور عکس وغیرہ کا ذکر بہت محتاط ہو کر کریں بلکہ نہ کریں تو اچھا ہے۔ طفیل صاحب کو بھی فوراً ٹیلی فون پر بتا دیجئے۔ (۲) ابراہیم صاحب سے پانچ کتابیں مل گئی تھیں۔ باقی پندرہ بھی مل جائیں گی۔ آپ طفیل صاحب کو اطمینان دلا دیں کہ میں نے ان کے لئے انتظام کر رکھا ہے اگر وہاں انہیں کوئی پریشان کرے تو فوراً مجھے لکھیں کہ تحریر بھیجو۔ ورنہ بالکل مطمئن بیٹھے رہیں۔ تفصیلات بہت دلچسپ ہیں مگر میں لکھ نہیں سکتا۔ (۳) مجھے 'نقوش' ابھی تک نہیں ملا ہے۔ یہاں کے اخباروں میں بھی اس کی خبر آ گئی ہے اور اس ٹولے پر اوس پڑی ہوئی ہے۔ سخت حیران و سرگرداں ہیں۔ ادھر توفیق پر اکبر علی خاں کا چڑھایا ہوا رنگ اتر گیا ہے اور وہ خود مجھ سے امداد کا طالب ہو رہا ہے۔ اب یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح مقدمہ ختم ہو جائے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کا پچھلا لکھا ہوا معاہدہ منسوخ کرا کے دوسرا لکھوانا چاہیے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ بچوں کو دعائیں بھابی اور والدہ صاحبہ کی خدمت میں تسلیمات۔ ضروری باتیں: (۱) آئندہ آپ کے اور طفیل صاحب کے خطوں میں دیوان کا یا ابراہیم صاحب کی کتابوں کا کوئی حوالہ نہ ہو تو بہت محتاط انداز میں (کذا)۔ مرکزی سطح پر تحقیق شروع ہو چکی ہے۔ (۲) نقوش فوراً بھجوایئے طفیل صاحب سے کہہ کر (۳) طفیل صاحب سے کہیے کہ انہیں وہاں کوئی پریشان نہیں کرے گا مطمئن رہیں ادھر میں نے بھی انتظام کر لیا ہے۔ میں ان کی طرف سے غافل نہیں ہوں۔

نثار احمد فاروقی

(۶۶)

۲۳/دسمبر ۱۹۶۹ء

دہلی کالج، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات!

آپ کے دو خطوط ۱۱/دسمبر اور ۱۴/دسمبر کے مجھے ملے ہیں اور میں نے ایک خط ۲۱ دسمبر کو دستی بھیجا ہے وہ آپ کو ملا ہوگا۔ تفصیل سے خط لکھنے سے تو آج کل معذور ہوں۔ مختصراً: (۱) نقوش مجھے ابھی تک نہیں ملا ہے۔ یہ بھی طفیل صاحب کا کرم ہی ہے وہ اگر چاہتے تو یقیناً کسی آنے والے کے ہاتھ بھجوا سکتے تھے۔ اب آپ ہی یہ عنایت کریں گے۔ یہاں اس کی بڑی دھوم ہے مگر میں تو بقول یگانہ: کان مجرم ہیں مگر آنکھ گنہ گار نہیں! (۲) پرسوں ۲۵/دسمبر کو ہمارے کالج کے ایک استاد ڈاکٹر تنویر احمد علوی لاہور جا رہے ہیں ان کا قیام مندرجہ ذیل پتے پر ہوگا: (مکان: وثیق احمد صاحب انصاری، نمبر ا، صدیقیہ کالونی، عقب سوڈھی وال کوارٹرز، لاہور) یہ وہاں ۶ جنوری تک رہیں گے۔ میں نے ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کے لئے روانہ کی ہیں۔ (۱) whispers of the Angel، (۲) ۰۰۰ غالب ہندی، (۳) میر غالب از بیدل فاروقی، (۴) مقام غالب

(۵) اصطلاحات غالب (۶) غالب کی کہانی (۷) سرگذشت غالب (۸) اردو ڈراما مرزا غالب منجو قمر (۹) پیکر غالب، عبداللطیف خاں (۱۰) روح غالب، زور (۱۱) دانہ ودام بیدی (۱۲) انتخاب سراج اورنگ آبادی (۱۳) پچھلی رات، فراق (۱۴) اپنے دکھ مجھے دے دو، بیدی (۱۵) عیار غالب (۱۶) مقالات الشعراء (۱۷) سب رس غالب نمبر (۱۸) کھرے کا چاند (۱۹) علی گڑھ میگزین غالب نمبر (۲۰) تین تذکرے۔

بہتر یہ ہوگا کہ آپ خود ان سے مندرجہ بالا پتے پر مل کر یہ کتابیں لے لیں ورنہ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ طفیل صاحب کے پاس محفوظ کر دیں۔ آپ کا جب لاہور آنا ہوگا لے لیں گے۔ اس میں شاید کچھ کتابیں آپ کے پاس پہلے بھی جا چکی ہیں جو زائد ہوں انہیں آپ تبادلے میں کسی کو دے دیں۔ ڈاکٹر تنویر علوی کے ہمراہ آپ میرے لئے کتابیں بھیج سکتے ہیں۔ 'نقوش' کے کم سے کم تین شمارے وہ لے آئیں گے اگر چہ ایک انہیں بھی دینا پڑے گا۔ باقی جو کتابیں آپ نے لے رکھی ہیں ان میں سے خاص خاص دے دیجئے گا جتنی وہ لا سکیں۔ میں نے آج بلند شہر کو خط لکھ دیا ہے سلطان احمد صاحب اگر مجھ سے ملے تو ان کے ہمراہ بھی کچھ کتابیں بھیج دوں گا۔ ابراہیم صاحب نے ۵ کتابیں تو دے دی تھیں باقی ان سے خود جا کر لاؤں گا۔ شاید ۲۶ کو ان سے ملاقات کروں۔ اس کے بعد آپ کو خط لکھوں گا۔ خصوصاً یہ کتابیں علوی صاحب کے ہاتھ بھیج دیں تو اچھا ہے: (۱) نسخۂ جدید (۲) نسخۂ شیرانی (۳) العلم غالب نمبر (۴) کلیاتِ غالب فارسی مرتبہ مہر (۵) دبستان غالب (۶) باغ دودر (۷) گل رعنا (۸) اردو ترجمہ مہر نیم روز (۹) اردو ترجمہ پنج آہنگ وغیرہ۔

رالف رسل اور خورشید السلام کی مشترک تصنیف Ghalib: Life & letters لندن میں چھپی ہے۔ غالباً ۶۰ شلنگ قیمت پر وہاں مل جائے گی آپ تلاش کر لیں ملے تو مجھے لکھیئے گا۔ آپ کے خطوط کی باقی باتوں کا جواب پھر لکھوں گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۶۷)

۲۷ر دسمبر ۱۹۶۹ء

محب گرامی قدر، تسلیمات!

۱۹ر دسمبر کا خط ملا۔ اس سے پہلے آپ کے تین خطوط کا مختصر اجواب لکھ چکا ہوں اور ایک خط وہاں سے بھجوایا ہے۔ وہ بھی ملا ہوگا۔ یہاں سے ۲۵ دسمبر کی شب میں ہمارے ایک رفیق کار ڈاکٹر تنویر احمد علوی لاہور گئے ہیں ان کے ہمراہ میں نے (۲۰) کتابیں بھیجی ہیں ان میں کچھ غالب سے متعلق ہیں اور کچھ عام ادبی کتابیں ہیں۔ تنویر صاحب ۶ جنوری تک لاہور میں اس پتے پر رہیں گے: (مکان وثیق احمد انصاری، نمبر ا، صدیقیہ کالونی عقت سوڈھی وال کوارٹرز، لاہور) میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ یہ کتابیں طفیل صاحب کے پاس جمع کر دیں۔ آپ وہاں سے منگوا لیجئے گا۔ آپ کا ۲۰، ۲۱ دسمبر کو لاہور جانا ہوا ہوگا۔ طفیل صاحب سے ملاقات کا حال آپ کے آئندہ خط میں آئے گا اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ 'تلاش غالب' کا کیا ہوا اگر وہ جھگڑے سے نکل آئے تو اس کی بھی دو چار جلدیں کسی کے ہاتھ بھجوا دیں۔ آپ نے بلند شہر کا پتا لکھا تھا اس پتے پر میں نے خط لکھ دیا ہے اور اب اقبال محمد خاں صاحب کو بھی خط لکھ دوں گا کہ جانے کے پروگرام سے مجھے اطلاع دیں تا کہ ان لوگوں کے ہمراہ آپ کے لئے کچھ کتابوں کا تحفہ بھیج سکوں۔ آپ کی طرف سے تو مجھے 'نقوش' کا اور 'تلاش غالب' کا انتظار ہے۔ میں آج ہی کسی ٹرین سے علی گڑھ

جارہا ہوں تاکہ ابراہیم صاحب سے کتابیں حاصل کرلوں اوران کے پاکستان جانے کی تاریخ معلوم ہوجائے توان کے ہمراہ بھی کچھ کتابیں بھیج سکوں۔ یہاں کے اخبارات اورادبی حلقوں میں نقوش کے غالب نمبر کی بہت دھوم ہے اور عام طور سے لوگ سمجھ رہے ہیں کہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں۔ان حضرات کا ردِعمل معلوم نہیں بظاہراوس پڑگئی ہے۔ چچا جان نے عید پر یا اس کے بعد آنے کو لکھا ہوگا لیکن اس زمانے میں پشاور میں ان کی بھانجی کا انتقال ہوا، غالباً وہ وہاں چلے گئے ہوں گے۔لاہور جاکر آپ کو بھی شاید اس حادثے کی اطلاع مل چکی ہوگی۔ سہیل صاحب سے آپ بات پختہ کرلیجئے۔مقدمہ وحواشی تو میں بہت جلد تیار کردوں گا 'سب رس' کے غالب نمبر کی ایک جلد تو تنویرعلوی صاحب کے ہمراہ بھیج چکا ہوں اب کوئی جانے والا ملے گا تو دوسری بھی بھیج دوں گا۔آپ نے ۱۱ردسمبر والے خط میں کچھ ذاتی باتیں لکھی تھیں۔ان کا دل پر گہرا اثر ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی بے چین طبیعت کو تسکین دینے والے کیا الفاظ لکھوں اس لئے میں نے جواب میں خط کے اس حصے کا جواب تقریباً حذف کردیا تھا۔ پھر کبھی دل ودماغ ٹھکانے ہوئے تو کچھ لکھوں گا۔علی گڑھ سے واپس آکر مجھے دہرہ دون جانا ہے اور پھر امروہہ۔ ۸ جنوری کو ہی دہلی آؤں گا اور اس وقت آپ کا خط ملے گا تو تفصیل سے جواب لکھوں گا۔تنویرعلوی صاحب سے کتابیں مل جانے کی اطلاع دیجئے گا۔ کتابوں کے نام پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔بچوں کو دعا۔ والدہ صاحبہ قبلہ کی خدمت میں آداب، بیگم صاحبہ کو سلام۔نیازمند

نثاراحمد فاروقی

(۶۸)

۹ر جنوری ۱۹۷۰ء

برادرم مکرم، تسلیمات!

۳۰ر دسمبر کا خط ملا میں ۲۷ر کو ایک خط لکھ کر دہلی سے نکلا تھا۔علی گڑھ گیا اور ابراہیم صاحب سے ملاقات کی۔ وہیں سے آپ کو اوران کے والد صاحب قبلہ کی خدمت میں ایک خط لکھ دیا تھا وہ ملا ہوگا۔ مجھے ابھی تک 'نقوش' نہیں ملا ہے سخت کوفت ہورہی ہے۔آج اقبال محمد خاں صاحب کو بھی خط لکھا ہے اور ڈاکٹر اختر اور رینوی کو بھی اور طفیل صاحب کو بھی اور تنویر علوی صاحب کا منتظر ہوں۔دیکھئے کب میری مراد برآتی ہے۔آپ نے بینک سے سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا۔ یہ ہفت خواں طے کرنا آپ ہی کا حصہ تھا۔ میں تو اس امتحان میں فیل ہوجاتا۔اب آپ کتابیں بھجوادیجئے میں freight یہاں ادا کردوں گا۔مگر ایسا تو نہیں ہے کہ اصل کتابوں کی قیمت سے اس کا کرایہ بڑھ جائے! 'تلاش غالب' آپ ہی کی وجہ سے چھپی ہے آپ نے اس کے لئے بھی زحمت گوارا کی۔امید ہے کہ اب تک وہ ریلیز ہو چکی ہوگی۔اس کا بھی انتظار رہے گا۔میں نے بلند شہر کو بھی خط لکھا تھا، اقبال صاحب کو بھی لکھ دیا ہے اور بھی جانے والوں کی تلاش میں رہتا ہوں۔ابراہیم صاحب سے بھی کہہ دیا ہے۔اب جو کوئی ملے گا اس کے ہمراہ آپ کی مطلوبہ کتابیں، خصوصاً بچوں کی کتابیں بھیجوں گا۔غالب پر تو بازار میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ چچا جان کا خط آیا تھا وہ آپ سے ملیں گے۔پشاور گئے ہوئے تھے اب واپس آگئے ہوں۔تنویر علوی صاحب کے ہمراہ جو کتابیں بھیجی تھیں ان کی رسید کا انتظار رہے گا۔ رالف رسل اور خورشید الاسلام کی کتاب آپ نے خرید لی خوشی ہوئی۔کتاب واقعی اچھی چھپی ہے اور ترجمہ بھی عمدہ ہے۔ادھر میں نے 'غالب کی آپ بیتی' کا انگریزی ترجمہ کر رکھا ہے۔اس کو اصلاح کے لئے آپ کے پاس بھیجوں گا۔ابھی کوئی topic نہیں مل رہا ہے۔اگر اسے آپ اشاعت کے قابل سمجھیں گے تو چھپواؤں گا ورنہ نہیں۔غالب کی زبان کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا

آسان نہیں ہے۔ یہ غنیمت ہے کہ میں رسل کا ترجمہ دیکھنے سے پہلے ہی یہ کام کر چکا تھا۔ اب ملا کر دیکھوں گا کہ کہاں کہاں میں نے غلطی کی ہے۔ انگریزی تو خیر ان کے مقابلے کی کیا لکھ سکتا ہوں۔ خورشید الاسلام صاحب علی گڑھ میں ہیں۔ آج کل پروفیسر آل احمد سرور شکاگو گئے ہیں اور خورشید صاحب acting head ہیں۔ عرشی زادہ قطعاً فروخت نہیں ہو رہا ہے۔ یہ لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ۵، ۱۰ جلدیں تحفۃً دی ہیں۔ ۱۰، ۵ چوری چھپے بیچ لی ہوں گی۔ مگر 'نقوش' نے سب پر پانی پھیر دیا ہے۔ تلاش غالب آپ نکال لائیں تو پھر سہیل صاحب کو ہموار کیجئے تا کہ اِدھر سے بھی اطمینان ہو مجھے 'نقوش' مل جائے تو مقدمہ و حواشی از سر نو کر کے بھیج دوں گا۔ پہلا مسودہ تو میں طفیل صاحب کی نذر کر چکا ہوں۔ بھابی کی خدمت میں آداب، بچوں کو پیار۔ رضیہ آج کل امروہہ میں ہیں ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس ماہ کے آخر تک فارغ ہو جائیں گی۔ دعا کیجئے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۹)

۹ر جنوری ۱۹۷۰ء

برادرم محترم، تسلیمات!

ابھی خط لکھ کر ڈاک میں ڈالا ہے کہ آپ کا ۴ جنوری کا مکتوب پہنچا۔ میری وجہ سے آپ نے لاہور کے درجنوں چکر لگا ڈالے۔ کیا عرض کروں کتنا شرمندہ ہوتا ہوں۔ تنویر علوی صاحب نے ایک ہفتے کی رخصت لے لی ہے اب وہ یہاں غالباً ۱۴ر جنوری کو آئیں گے اگر آنے سے پہلے وہ طفیل صاحب سے ملے تو میری کتابیں اور 'نقوش' ضرور ساتھ لائیں گے۔ 'سب رس' کا غالب نمبر میں نے حیدر آباد خط لکھ کر دی پی سے منگوایا تھا اور علوی صاحب کے ہمراہ بھیجا تھا۔ وہ تو رکھنے والے آدمی نہیں ہیں یا تو ریغمال میں کام آیا یا طفیل صاحب کے دفتر میں رہ گیا ہوگا۔ اب وہ آئیں تو انہیں سے صحیح بات معلوم ہو سکتی ہے۔ دشواری یہ ہے کہ اب پھر خط لکھ کر حیدر آباد ہی سے منگوانا پڑے گا آپ چند روز اور صبر کریں۔ آپ کے پاس بعض کتابیں مکرر پہنچ گئیں اس کا سبب یہ ہے کہ بازار میں کتاب خریدتے وقت مجھے یاد نہیں آتا کہ یہ آپ کو بھیج چکا ہوں یا نہیں۔ بعد میں فہرست دیکھتا ہوں لیکن میں نے تو یہاں ایک کتب فروش سے تبادلے کا معاہدہ کر رکھا ہے یعنی جو کتاب میرے کام کی نہیں ہوتی یا زائد ہوتی ہے وہ اسے دے کر اپنے ذوق کی کوئی کتاب اسی قیمت کی لے لیتا ہوں۔ آپ دوستوں کو یا مفت خوروں کو کتاب کیوں نذر کرتے ہیں؟ یہی طریقہ اختیار کیجئے اس سے نقصان بھی نہیں ہوتا اور جو کتاب زائد ہو وہ کتب فروش کے ذریعے صحیح اور ضرورت مند آدمی کے پاس جاتی ہے میں اسی خیال سے تکرار کو برداشت کرتا رہا۔ اب زیادہ احتیاط کروں گا کہ duplicate نہ ہو۔ میں نے اپنی کتابوں کا بھی ایک ایک زائد نسخہ اسی لئے بھیجا تھا۔ ایسی سب مکرر کتابیں آپ جمع کرتے رہیں جب لاہور جانا ہو تو اردو بازار میں کسی کتب فروش کو دے کر اس سے اپنی یا میری ضرورت کی کتابیں لے لیا کریں وہ لوگ تو ایسی کتابوں کی قدر کرتے ہیں۔ آپ نے تنویر صاحب کے ہمراہ جو کتابیں بھیجی ہیں ان میں کئی کتابیں میرے لئے بھی زائد ہیں اور میں ان کے ساتھ یہی عمل کروں گا۔ فراق کی کتاب 'پچھلی رات' آپ کہیں تو دوبارہ بھیج دوں گا۔ آپ کی خالہ زاد بہن کا اتر ولی میں انتقال ہو گیا۔ اس خبر سے دلی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے کیا یہ وہی خالہ ہیں جن کی خدمت میں کتابیں بھیجتا ہوں یا دوسری ہیں؟ نہ بلند شہر سے کوئی جواب آیا، نہ اقبال صاحب نے خط لکھا، نہ مجھے 'نقوش' ملا۔ ابھی ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ مالک رام صاحب کے پاس پہنچ

گیا ہے اور کئی دن پہلے پہنچا ہے پھر میرا نسخہ کیا ہوا؟ اسے سوائے اپنی قسمت کی ناسازگاری کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر اقبال صاحب نے یا عارف مرزا صاحب نے مجھے ملاقات کا موقع دیا تو آپ کے لئے کچھ کتابیں ضرور بھیجوں گا اور اس بارے میں duplicate نہیں ہوں گی۔ قصائی کے خط کی آپ یا طفیل صاحب پروانہ کریں۔ نہ اس طرح کے اِدھر سے جانے والے کسی خط کا جواب دینے کی ضرورت ہے۔ طفیل صاحب کو اگر کسی نے پریشان کیا تو اس کا علاج میں نے سوچ رکھا ہے۔ طفیل صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے کہ ابراہیم صاحب سے کتابیں مل گئی ہیں۔ ملاقات ہو تو سہیل صاحب سے سلام کہیے گا۔ انہوں نے خود ہی تذبذب کیا۔ مجھے رائلٹی وغیرہ کی قطعاً پروا نہیں ہوتی لیکن میں کسی پبلشر سے جھک کر بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ انہیں زیادہ لکھنا میرے مزاج اور طبیعت کے خلاف تھا ورنہ جی یہی چاہتا تھا کہ آپ کے توسط سے وہ اسے شائع کرتے۔ بہر حال اب 'نقوش' مل جائے تو میں مقدمہ وحواشی دوبارہ لکھوں گا اور انہیں بھیجوں گا انہیں آپ یقین دلا دیں۔ مجھے ۱۹۶۴ء میں میگل یونیورسٹی کا offer ملا تھا جسے میں نے اپنی حماقت سے ٹھکرا دیا تھا اب ہارورڈ سے کچھ سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے اور آج کی ڈاک سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر معاملہ طے ہو گیا تو شاید مجھے بھی ستمبر میں باہر جانا پڑے۔ اس لئے آپ ان تعطیلات میں ضرور آئیے تا کہ ملاقات ہو جائے پھر میں بھی یہاں سے آپ کے ساتھ ہی اُدھر چلوں گا۔ احباب سے مل آؤں گا۔ امید ہے کہ پرمٹ سے آنے والی کتابیں آپ نے بھیج دی ہوں گی۔ وصول کر کے اطلاع دوں گا، 'راوی' اور 'ماہ نو' دسنوی صاحب کو بھجوا دوں گا۔ پچھلے خط میں بچوں کے لئے ۵ ٹکٹ بھیجے ہیں۔ ان کو دعائیں، بھابی کو سلام، باقی آئندہ۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۰)

۱۱ر جنوری ۱۹۷۰ء

برادر محترم، تسلیمات!

پرسوں دو لفافے ایک ہی دن لکھے ہیں۔ میرے ایک ہم وطن کراچی میں آئے ہوئے تھے ان کے ہمراہ آپ کے لئے کتابوں کا تحفہ بھیج رہا ہوں۔ پیکٹ ان کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس میں جو کتابیں شامل ہیں ان کے نام یہاں لکھتا ہوں۔ ان صاحب کا نام انصار الحق ہے۔ لیکن میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ کراچی میں آپ سے کوئی صاحب گھر آ کر کتابیں وصول کر لیں گے۔ ان کا پتا آپ کو آئندہ خط میں لکھوں گا آپ اپنے کسی معتمد دوست یا عزیز کو کراچی لکھ بھیجئے گا کہ وہ ان کے گھر تک چلے جائیں اور کتابیں ان سے حاصل کر لیں۔ 'نقوش' مجھے ابھی تک نہیں ملا ہے۔ اقبال محمد صاحب کو خط لکھا ہے۔ شکیلہ اختر صاحب کو بھی لکھ دیا ہے۔ تنویر صاحب ابھی آئے نہیں ہیں۔ دیکھئے کتنے دن اور انتظار کرنا پڑے گا۔ آپ نقوش کی کئی جلدیں حاصل کر کے رکھ لیں اور جو کوئی ادھر سے آتا ہوا ملا اس کے ہمراہ ایک ایک بھیج دیں مجھے یہاں احباب کو نذر کرنے کے لئے کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ اچھا اب کتابوں کی فہرست سن لیجئے۔ آپ نے اپنے ۴ر اگست ۱۹۶۸ء کے خط میں جن کتابوں کی فرمائش کی تھی یہ ان میں سے چند ہیں:۔ (۱) غالب اور ابوالکلام (عتیق صدیقی) (۲) دیوان غالب صدی ایڈیشن مطبوعہ بمبئی (۳) دیوان شاکر ناجی (۴) دیوان آبرو (۵) مطالعہ امیر (۶) مثنوی سحر البیان مرتبہ رشید حسن خاں (۷) مثنوی گلزار نسیم (رشید حسن) (۸) باغ و بہار (رشید حسن) (۹) اردو رباعیاں (مرتبہ سردار جعفری)

بچوں کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں: (۱) قاعدہ اسماعیل میرٹھی (۲) اسماعیل میرٹھی کی پہلی دوسری تیسری چوتھی اور پانچویں کتاب (۶) مکھن کا ڈبا (۷) پری کی چھڑی (۸) چنن منن (۹) تاریخی قصے (۱۰) کھلومیاں (۱۱) ہوشیار حسن (۱۲) ننھا ٹٹو (۱۳) جگنو کی بلی (۱۴) چھوٹی لالٹین (۱۵) شاہی لباس (۱۶) چپاوت کا آدم خور (۱۷) شیدلا (۱۸) پرندوں کا ایکا (۱۹) شہزادی گلنار (۲۰) نجومی آیا (۲۱) پیسے کا صابن (۲۲) طلسمی مینا (۲۳) مٹی کا پرستان (۲۴) بدھو کی بیوی (۲۵) آٹے کا پتلا (۲۶) انوکھی چھتری

پہلے آپ اس خط اور فہرست کی رسید سے اطلاع دیں اور جب میں انصار الحق صاحب کا پتا لکھوں تو پھر ان سے کتابیں وصول کر کے اس سے مطلع فرمائیں۔ باقی پھر لکھوں گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۱)

۱۴ر جنوری ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات! ۱۰ر جنوری کو دو خط لکھ چکا ہوں ایک میں یہ اطلاع دی ہے کہ میرے ایک ہم وطن انصار الحق صاحب کراچی سے آئے ہوئے تھے اور اب وہ واپس جا رہے ہیں ان کے ہمراہ آپ کے واسطے کچھ کتابیں بھیج رہا ہوں۔ ان کتابوں کی فہرست میں اس خط میں لکھ چکا ہوں۔ آپ کو یہ زحمت کرنا ہوگی کہ کراچی میں اپنے کسی دوست کو لکھ دیجئے کہ وہ مندرجہ ذیل پتے پر انصار الحق سے جا کر مل لیں اور وہ کتابیں لے لیں۔ ان کا پتہ ہے:

جناب انصار الحق، کمرہ نمبر ۹۶، میسرز محمد امین خادم حسین، کراچی نیو کلاتھ مارکیٹ، بولٹن مارکیٹ، کراچی، ان کا ٹیلی فون نمبر 231336 ہے اس نمبر پر ring up کر کے بھی ملاقات کا وقت اور جگہ معلوم کی جا سکتی ہے۔ انصار صاحب جنوری کے تیسرے ہفتے میں وہاں پہنچ جائیں گے۔ اب آپ خط لکھیں تو یہ بتائیے کہ ان کتابوں کی فہرست اور انصار صاحب کا پتا آپ کو مل گیا ہے اور جب کتابیں وصول ہو جائیں تو ان کی رسید سے آگاہ فرمائیے۔ میں نے بلند شہر کو بھی خط لکھا تھا اور آگرے کے اقبال محمد خاں صاحب کو بھی کہیں سے کوئی جواب نہیں آیا نہ آج ۱۴ر جنوری تک نقوش مجھے ملا ہے۔ ۱۰ر جنوری کو خط لکھ کر میں خود امروہہ گیا تھا اور آپ کی کتابیں انصار صاحب کے حوالے کر کے آج ۱۴ر کو واپس آیا ہوں۔ رضیہ خیریت سے ہیں اور چشمے کے لئے آپ کا شکریہ پیشگی ادا کرتا ہوں۔ (۱) ابھی اقبال صاحب کا خط ملا کہ نقوش انہوں نے کسی صاحب کے ہاتھ بھیجا ہے۔ رسالہ نہیں ملا مگر امید ہے مل جائے گا۔ (۲) اسی ڈاک سے Pan Am والوں کا خط آیا کہ ۱۲ر جنوری کو کتابوں کا پیکٹ آ گیا ہے۔ اسے وہاں سے چھڑانے کے لئے مجھے پورا ہفت خواں طے کرنا پڑے گا، خدا کی خاص امداد کے بغیر تو مشکل ہے۔ (۳) اقبال صاحب ۲۵ یا ۲۶ کو جائیں گے کچھ کتابیں ان کے ہمراہ بھیجوں گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۲)

۱۶ر جنوری ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات! پرسوں خط لکھ چکا ہوں۔ کل اقبال محمد خاں صاحب کا بھیجا ہوا 'نقوش' ملا اور آج رجسٹری

سے شکیل اختر صاحبہ نے ایک شمارہ بھیج دیا ہے۔ میں نے اطمینان سے ابھی دیکھا نہیں ہے۔ اچھا چھپا ہے کم سے کم 'نقوش' کے تو سارے ہی نمبروں اور شماروں سے زیادہ حسین ہے۔ لیکن دو باتیں نمایاں طور پر محسوس ہوئیں ایک تو عکس صاف نہیں چھپے انہیں اور بہتر کیا جاسکتا تھا، دوسرے متن کے نستعلیق والے حصے میں مصحح نے یا کسی اور صاحب نے اپنی لیاقت کا مظاہرہ کیا ہے اور اکثر اچھے خاصے صحیح متن کو غلط کر دیا ہے۔ بہر حال یہ ایک کام ہوا اور زوردار ہوا۔ (۲) پرسوں مجھے Pan Amm سے خط ملا کہ ۱۲ر جنوری کو کتابوں کا پیکٹ آ گیا ہے اسے واگزار کرالو۔ میں نے ایک agent کمپنی سے معلوم کیا تو یہ بڑی ٹیڑھی کھیر نظر آتی ہے۔ اسے چھڑانے کے لئے کوشش کر دی ہے۔ اگر خدا کی مدد شامل حال رہی تو واگزار ہو جائے گا ورنہ مجھے تو مایوسی ہو رہی ہے۔ تفصیل پھر لکھوں گا۔ (۳) تنویر علوی صاحب ابھی نہیں آئے ہیں۔ ان کا بھی انتظار ہے۔ امید ہے کہ کل پرسوں تک نمودار ہوں گے۔ ذرا قلندر منش انسان ہیں، کچھ یاد رہا تو لے آئیں گے ورنہ خود ہی خیریت سے آجائیں تو مقام شکر ہے۔ (۴) یہاں سے میرے ایک، ہم وطن انصار الحق صاحب اسی ہفتے کراچی جا رہے ہیں ان کے ہمراہ بچوں کی کہانیوں کی کتابیں، مولوی اسماعیل میرٹھی کی درسی کتابیں، اور کچھ ادبی کتابیں جن میں چند غالب سے متعلق بھی ہیں ایک پیکٹ میں رکھ کر روانہ کر دی ہیں۔ وہ اس ماہ کے آخر تک کراچی پہنچیں گی۔ کتابوں کی فہرست آپ کو بھیج چکا ہوں اپنے کسی عزیز کو کراچی لکھ دیجئے کہ ٹیلی فون نمبر 231336 پر ان سے ملاقات کا وقت اور جگہ مقرر کر کے یہ کتابیں حاصل کر لیں اور آپ کے پاس بھجوا دیں۔ انصار الحق صاحب کا پتا پچھلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ اب پھر لکھتا ہوں۔ (میسرز محمد امین خادم حسین، کمرہ نمبر 96 کراچی نیو کلاتھ مارکیٹ بولٹن مارکیٹ، کراچی) ان کتابوں کی وصولی کے بعد اطلاع دیجئے گا۔ (۵) اقبال محمد خاں صاحب کا خط آیا ہے کہ وہ ۲۵، ۲۶ جنوری تک یہاں سے روانہ ہوں گے ان کے ہمراہ بھیجنے کے لئے کچھ کتابیں فراہم کر رہا ہوں اگر ممکن ہوا تو یہاں سے انہیں رجسٹری سے بھیج دوں گا کہ وہ اپنے ساتھ لے جائیں ورنہ کسی اور کے ہمراہ بھیجوں گا۔ (۶) وہاں کے اخبارات اور رسالوں نے دیوان پر کیا تبصرہ کیا ہے اس کے تراشے ممکن ہو تو جمع کیجئے کبھی کام آئیں گے۔ (۷) 'تلاش غالب' امید ہے چھپ کر تیار ہو گئی ہو گی۔ اس کی جلد بندی بھی خوبصورت ہونی چاہیے۔ اسٹاک اپنے قبضے میں رکھیے گا اس لئے کہ اس کی طباعت کا بار آپ نے ہی برداشت کیا ہے۔ اگر ممکن ہو تو قیمت ۱۵ کے بجائے ۱۰ کر دیجئے۔ مجھے آج کل بقول شخصے مرنے کی فرصت بھی نہیں ہے مگر آپ کو خط لکھنے کا وقت کسی نہ کسی طرح نکال لیتا ہوں۔ بچوں کو بہت سی دعائیں اور بھابی صاحبہ کی خدمت میں تسلیم۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۳)

۱۹ر جنوری ۱۹۷۰ء

برادر گرامی، تسلیمات!

کل ایک خط لکھا ہے۔ Pan Am سے کتابوں کے پہنچنے کی اطلاع آگئی ہے لیکن اسے چھڑانے کے لئے ضابطے کی کارروائی میں خاصا وقت لگے گا۔ (۱) اقبال محمد صاحب اور شکیلہ اختر صاحبہ نے 'نقوش' کے شمارے بھیج دیئے ہیں۔ کل تنویر علوی صاحب آئے ہیں ان سے چشمہ مل گیا ہے۔ کتابیں وہ سب نہیں لائے جو ملی ہیں ان کے نام حاشیے پر لکھتا ہوں جو رہ گئی ہیں ان کے لئے طفیل صاحب سے کہیے کہ محفوظ کر لیں اور کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ یہاں سے ایک صاحب عبدالرشید جا رہے

تھے میں نے انہیں طفیل صاحب کے نام پر چہ لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ بقیہ کتابیں انہیں دے دیں۔ یہ صاحب آج گئے ہیں اور ۱۵؍ دن بعد واپس ہوں گے ان کے ہاتھ 'تلاش غالب' بھیجی جاسکتی ہے۔اب میں یہ کتابیں آپ کی اس فہرست کے مطابق فراہم کرر ہا ہوں جو آپ نے ۸؍اگست ۱۹۶۸ء کے خط میں بھیجی تھی وہ گم ہوگئی تھی بڑی مشکل سے ڈھونڈھ کر اب نکالی ہے۔ (۲) یہاں سے انصار الحق صاحب کراچی جارہے تھے ان کے ہمراہ بچوں کی کتابیں اور کچھ آپ کے لئے بھیجی ہیں۔انصار الحق صاحب سیدھے کراچی جائیں گے۔ کتابوں کی فہرست بھیج چکا ہوں۔انصار صاحب کا پتا بھی لکھ چکا ہوں ان کا ٹیلی فون نمبر پھر لکھتا ہوں (231336) کراچی میں اپنے کسی عزیز سے کہیے کہ انہیں ring up کر کے وقت مقرر کرلیں اور ان سے کتابیں حاصل کر کے آپ کے پاس بھجوادیں۔ (۳) آج عارف مرزا صاحب سے ملا۔انہوں نے توسیع کرالی ہے اور فروری کے پہلے ہفتے میں روانہ ہوں گے۔ان کے پاس فروری کے شروع میں کتابیں پہنچادوں گا۔آپ کو مل جائیں گی اقبال محمد صاحب کو مندرجہ ذیل کتابیں حاصل کر کے رجسٹری سے روانہ کردی ہیں: (۱) منشورات کیفی (۲) کیفی گورکھپوری از فضل حق کامل قریشی (۳) شیخ نیازی، رشید صدیقی (۴) مطالعہ سودا، محمد حسن (۵) جدید غزل، رشید صدیقی (۶) شخصیات و واقعات جنھوں نے مجھے متاثر کیا (۷) مجاز کچھ یادیں (۸) کنگ لیر (۹) ادبی ڈرامے (۱۰) پاس گریبان، سلیمان اریب (۱۱) شعروزبان، مسعود حسین خاں (۱۲) پرطاوس، اختر انصاری (۱۳) مکاتیب غالب عرشی (۱۴) فارسی ادب بعہد اورنگ زیب

(۵) آپ کا ۸؍جنوری کا خط آج مل گیا۔ کتابوں کی فہرست معلوم ہوئی۔ آپ نے بہت عمدہ ذخیرہ جمع کردیا۔ میرا کلکشن ان کتابوں سے قابل رشک ہوجائے گا۔ بہت بہت شکریہ۔ یہاں سے کوئی نہ کوئی جاتا ہی رہتا ہے آپ کے لئے کتابیں بھجواتا رہوں گا۔ بچوں کی کتابوں کے بارے میں لکھئے گا اگر یہ پسند ہیں تو پھر ایسی ہی اور بھیج دوں گا۔ بھابی صاحبہ سے سلام کہیے گا۔ بچوں کو دعا۔ چشمہ رضیہ کو پہنچادیا۔انہوں نے بہت بہت شکریہ ادا کیا ہے لیکن یہ بہت بڑا ہے ان کے چہرے پر اچھا نہیں لگتا ان کے فریم کا نمبر ۴۲ سے بھی کم ہوتا ہے۔ابھی تو جان اس کتابوں کے پیکٹ میں اٹکی ہوئی ہے یہ نکل آئے تو سمجھئے گنگا نہالیے۔

والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۴)

۲۳؍جنوری ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادرمکرم،

اپنے لیٹر پیڈ پر ان کتابوں کی ایک فہرست بنایئے جو آپ نے gift کے طور پر بھیجی ہیں۔اور ایک خط لکھئے جس میں اس کا اظہار ہو کہ یہ فری گفٹ ہے اور یہ دونوں چیزیں اولین فرصت میں میرے پاس بھیج دیجئے۔ اس پیکٹ کا چھوٹنا بہت مشکل نظر آرہا ہے۔ ضابطوں کا ایک لامتناہی چکر ہے جس میں ایک ہفتے سے بھاگ دوڑ کررہا ہوں۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر سکون اور گوشہ نشینی کی زندگی گزارنے والا ایسی دردسری سے کبھی نہیں گزرا تھا۔ اگر اس کا فریٹ وہیں ادا ہو جاتا تو یہاں کے چکر نہ

رہتے۔ بہرحال اب دیکھنا ہے کہ یہ کتابیں مجھے دیکھنے کونصیب ہوتی بھی ہیں یا نہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۵)

۳۰ر جنوری ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

محب گرامی قدر، تسلیمات! ایک کارڈ لکھ چکا ہوں۔ کتابوں کے یہاں پہنچنے کی اطلاع ۱۳ر جنوری کو مجھے پان امریکن کے دفتر سے مل گئی تھی۔ اس دن سے آج تک کولھو کے بیل کی طرح چکر لگارہا ہوں۔ ۷۰، ۸۰ روپے صرف ٹیکسی وغیرہ میں خرچ ہو چکے ہیں اور ہنوز روز اول ہے۔ دراصل اسے وہیں سے pre-paid بھیجنا چاہیے تھا۔ یہاں اتنی تگ ودو کے بعد یہ معلوم ہوا۔ چار سو روپے تک کی کتابیں بغیر امپورٹ لائسنس کے آسکتی ہیں لیکن ان کی قیمت چونکہ ۵۰۰ ہے اس لئے محکمے سے باقاعدہ درآمد کی اجازت لینا ہوگی۔ رزرو بنک والے بھی ایک سو چار روپے دینے میں ہزار قاعدے اور اصول چھانٹ رہے ہیں۔ دراصل نہ میں اس کوچے کا آدمی نہ آپ کو اس کا تجربہ۔ وہاں آپ نے اتنی پریشانی اٹھائی اور بھاگ دوڑ کی۔ محض میری دوستی کی خاطر۔ اب میں یہاں آپ کی دوستی کی خاطر یہ سب دردسر برداشت کررہا ہوں۔ اگر آپ کی اتنی کوشش اور محبت کا خیال نہ ہوتا اور کتابوں کے سوا یہ جواہرات کا پیکٹ بھی ہوتا تو میں اس پر لعنت بھیج دیتا اور مختلف دفتروں کے چکر لگانے کی یہ کھکھیڑ برداشت نہ کرتا۔ میں یہاں برابر کوشش کررہا ہوں۔ درخواستیں اور خط وکتابت چل رہی ہے لیکن اس کی ایک صورت یہ بھی کہ آپ وہاں فوراً کوشش کرکے بونس واؤچر! یونیسکو کوپن حاصل کرلیں اور پان امریکن کے دفتر میں فریٹ ادا کرکے اسے pre-paid کرادیں۔ ورنہ اندیشہ یہ ہے کہ ۲، ۳ مہینے لگیں گے اور ان کا ڈسچارج چار پانسو روپے تک پہنچ جائے گا۔ پھر ان کی کتابوں میں کیا charm رہے گا؟ ادھر میں کوشش کررہا ہوں ادھر آپ اسے pre-paid کروانے کی جدوجہد کیجئے۔ آپ وہاں کرایہ ادا کردیں تو مجھے فوراً تار دے دیجئے گا۔ مجھے یہاں ادا کرنے کی اجازت مل گئی تو میں آپ کو تار دے دوں گا۔ میں نے توفیق احمد مالک نسخہ امروہہ سے ایک خط طفیل صاحب کو اس مضمون کا لکھوادیا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حکیم نبی احمد خاں صاحب اور دوسرے حضرات کو درمیان میں ڈال کر اکبر علی خاں آپ سے کچھ معاملہ کررہے ہیں۔ کتاب کا اصلی مالک تادم تحریر میں ہوں، میری مرضی کے بغیر کسی سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ وقتی طور پر یہ تحریر اس pressure کو ختم کردے گی جو حکیم صاحب وغیرہ طفیل صاحب پر ڈال رہے ہیں۔ مگر ان سے کہیے کہ توفیق کی تحریر صرف انہیں دکھادیں ان کے حوالے نہ کریں۔ میں نے ذرا long term plan بنا رکھا ہے۔ اس میں زیادہ پائیداری ہوگی یہ وقتی کارروائی ہے۔ میں نے آپ کو لکھا ہے کہ ہمارے ایک عزیز (میرے والد صاحب کے پھوپا) فروری میں آرہے ہیں۔ ان کے آنے کی اطلاع چچا جان نے بھی آپ کو دی ہوگی۔ ان کے ہمراہ آپ کچھ کتابیں بھیج سکتے ہیں۔ میں اسلامیات پر عربی، انگریزی اور اردو کی کتابیں بھی چاہتا ہوں۔ وہاں کے کسی انگریزی کتب فروش کی فہرست مجھے بھجوایئے۔ یہودیت judaism اور تقابلی مطالعہ مذاہب comparative Religion بھی میری دلچسپی کے موضوعات ہیں۔ پرسوں ایک کتب فروش سے میں نے پرانی کتابوں کا ایک ذخیرہ (تقریباً ۱۵۰) کتابیں خریدی ہیں، بہت لاجواب کلکشن ہے اور بہت سستا مل گیا یعنی کل چھ سو روپے میں۔ ان کتابوں کے آنے سے میرا personal

collection بہت قیمتی ہوگیا ہے اور غالب پر بھی آپ نے اچھی خاصی لائبریری جمع کرادی۔ مشفق خواجہ صاحب نے میرے لئے جو کتابیں دی تھیں وہ تنویر علوی صاحب وہیں چھوڑ آئے ہیں۔ طفیل صاحب کے آفس میں پڑی ہوں گی وہ آپ کسی اور کے ہاتھ بھجوادیں۔ آجائیں گی تو مشفق خواجہ صاحب کو رسید کا خط لکھ دوں گا۔ بچوں کو دعا، بھابی صاحبہ کو آداب۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۷۶)

۳۰؍جنوری ۱۹۷۰ء

محبی، تسلیمات!

۱۸؍جنوری کا کارڈ ۲۰؍جنوری اور ۲۲؍جنوری کے لفافے ملے۔ علوی صاحب آدھی سے زیادہ کتابیں چھوڑ آئے ہیں۔ نقوش مجھے مل گیا ہے۔ اقبال محمد خاں صاحب کو کتابیں پارسل سے بھیج دی تھیں اور کتابوں کے نام آپ کو لکھ چکا ہوں۔ انصار الحق صاحب آج یہاں سے کراچی روانہ ہوئے ہیں اور وہ بھی کتابیں لے گئے ہیں۔ میرے ایک بزرگ فروری کے پہلے ہفتے میں امروہہ آرہے ہیں ان کے بارے میں چچا جان نے لکھا ہوگا، ان کے ہاتھ آپ کتابیں بھیج سکتے ہیں۔ Gift packet ابھی تک نہیں چھوٹا ہے بھاگ دوڑ میں ۷۵ روپے خرچ کر چکا ہوں۔ یہ تو بڑی مصیبت اور جوکھم کا کام ہے۔ فی الحال میں نے طفیل صاحب کو ایک خط توفیق سے اس مضمون کا لکھوادیا ہے کہ نسخے کا اصل مالک میں ہوں آپ اکبر علی خاں صاحب یا ان کے نمائندوں سے کوئی معاملہ نہ کریں۔ توفیق اور اکبر علی خاں میں بھی مقدمے بازی شروع ہونے والی ہے۔ بہر حال یہ تحریر طفیل صاحب کے لئے کارآمد ہوگی ان سے کہیے کہ جو کوئی اکبر علی خاں کا حمایتی بن کر آئے اسے توفیق کا خط دکھادیں۔ بچوں کے لئے کہانی کی کتابیں آئندہ اور بھیجوں گا۔ ابراہیم صاحب کی پانچ کتابوں کے لئے طفیل صاحب کو خط لکھوں گا۔ آپ بھی انہیں لکھیے کہ ادا کردیں۔ میں نے آج ہی خط لکھا ہے کل پرسوں کو پھر لکھوں گا تو اس طرف اشارہ کردوں گا۔ نقوش کی پانچ کاپیاں آپ خرید کر رکھ لیں۔ 'سب رس' کہاں سے ملا؟ قصائی مقدمے میں بری طرح الجھ گیا ہے اب میری خوشامد میں لگا ہوا ہے۔ اسے اس چکر سے میں ہی نکال سکتا ہوں۔ میں نے پہلے تو اس سے ایک خط طفیل صاحب کو لکھوایا ہے آئندہ اور بھی کام لوں گا۔ رضیہ خیریت سے ہیں۔ چشمہ ان کے چہرے پر بہت بڑا رہا اب آپ کو دوسرا ۲۲۱ نمبر کا بھجوانا پڑے گا۔ بھابی جان سے آداب، بچوں کو دعا۔ اس وقت عجلت ہے۔ کارڈ کے لئے معافی چاہتا ہوں۔

نثار احمد فاروقی

(۷۷)

۲؍فروری ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

محب گرامی، تسلیمات!

پرسوں آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ میں نے طفیل صاحب کو ایک تحریر توفیق سے لکھوادی ہے کہ اکبر علی خاں سے کوئی

معاملہ نہ کیا جائے، نسخے کا مالک میں ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ اگر کوئی شخص طفیل صاحب پر دباؤ ڈالے تو اسے یہ خط دکھا کر چلتا کردیں مگر اصل تحریر کسی کے حوالے نہ کریں۔ پچھلے خط میں لکھا تھا کہ آپ وہاں کوشش کر کے کتابوں کی بلٹی کو pre-paid کرادیں لیکن اب آپ اطمینان رکھیے مجھے فریٹ ادا کرنے کی اجازت مل گئی ہے اور امید ہے دو چار روز میں بلٹی بھی واگزار ہوجائے گی۔ اس بھاگ دوڑ میں میرا بہت وقت ضائع ہوا۔ اب کتابوں کو دیکھ کر خوشی ہوگی تو کوفت دور ہوگی۔ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے کسی پبلشر سے نسخۂ عرشی زادہ شائع کرنے کا معاہدہ ہوا ہے اور قیاس یہ ہے کہ یہ معاہدہ شیخ مبارک علی اینڈ سنز سے ہوا ہے۔[۹] لہٰذا آپ فوری طور پر وہاں کوئی ایسا ناشر تلاش کیجئے جو ہمارا نسخہ امروہہ جلد از جلد اور اچھی حالت میں چھاپ دے۔ آپ کو اجازت کی طرف سے اطمینان رکھنا چاہیے۔ اگرچہ ذرا دیر لگے گی لیکن توفیق احمد سے بالآخر ہمارا ہی agreement ہوگا۔ اب یہ کام دوسری سب باتوں پر افضل جانیے اور اسی طرح اسے صیغہ راز میں بھی رکھیے۔ اگر وہ میرے سوا کسی اور کے نام سے بھی شائع ہو تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔ توفیق اور اکبر علی خاں کے تعلقات بہت خراب ہو چکے ہیں اور دونوں میں وہی کشمکش شروع ہونے والی ہے جو شفیق اور توفیق میں ہو رہی ہے۔ مستقبل میں دیکھنا چاہیے کیا ظہور میں آتا ہے۔ وہ جو میں نے ایک خط لکھا تھا جس میں کتابوں کی فہرست کے ساتھ ایک خط بھیجنے کو کہا گیا ہے اب اس کی بھی ضرورت نہیں رہی، اگرچہ میرا یہ خط پہنچنے سے پہلے آپ نے وہ بھیج دیا ہوگا۔ نقوش میں دیوان جس طرح چھپا ہے اس میں کسی صاحب نے جی بھر کے تصحیح کی ہے اور اپنی قابلیت چھانٹی ہے حالانکہ میں نے اس کا ایک ایک حرف صحیح پڑھ دیا تھا مگر دنیا میں ایسے ایسے بقراط پڑے ہوئے ہیں جو صحیح کو غلط کرنے میں ہی اپنی قابلیت سمجھتے ہیں۔ یہی میری کتاب 'طبقات الشعراء' کے ساتھ ہوا تھا کہ جو کچھ میں نے صحیح لکھا تھا اسے وہاں کے بقراطوں نے غلط کردیا۔ جب میں نے اس کی غلطیاں نکال کر ۱۰، ۱۲ صفحوں کا غلط نامہ اور معذرت کی تحریر بھیجی تو بعض لوگ اس سے ناراض ہوگئے اور آج تک تعلقات شگفتہ نہیں ہیں۔ اب مجھے یہی رنج ہے کہ میں نے طفیل صاحب کو صاف لفظوں میں لکھ دیا تھا کہ اسے جوں کا توں رہنے دیں مگر انہوں نے خدا جانے کس عقل کل کے سپرد کردیا جس نے نہایت افسوسناک غلطیاں کی ہیں مگر میں نے اس کی شکایت انہیں نہیں لکھی ہے آپ بھی خاموش رہیں۔ مجھے اس پر بہت ہی تاؤ آتا ہے کہ کسی لکھنے والے کو خود اس کی تحریر کا ذمہ دار کیوں نہیں رہنے دیا جاتا۔ جس طرح میں لکھوں وہی چھپ جائے تو آخر ہرج کیا ہے؟ زیادہ سے زیادہ اختلافی نوٹ دیا جاسکتا ہے مگر کس کس بات کو رویا جائے لہٰذا صبر ہی بہتر ہے۔ ابراہیم صاحب کی ۵ کتابوں کے لئے طفیل صاحب کو لکھ رہا ہوں۔ دیکھئے کیا جواب آتا ہے میں ان کے کام سے غافل نہیں ہوں، لیکن تفصیلات اتنی ہیں کہ لکھتے لکھتے انگلیاں دکھ جائیں گی اور بات پھر بھی ادھوری رہے گی اس لئے آئندہ پر اُٹھا رکھا ہے۔ یا کبھی ملاقات ہوگی تو ساری کتھا سناؤں گا۔ بچوں کو دعا۔ بھابی صاحب کی خدمت میں سلام۔ خیر خواہ

نثار احمد فاروقی

(۷۸)

۳رفروری ۱۹۷۰ء
دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

میں نے پہلے آپ کو لکھا تھا کہ بلٹی کو وہاں pre-paid کرانے کی کوشش کریں پھر کل خط میں لکھا ہے کہ مجھے فریٹ ادا کرنے کی اجازت مل گئی۔ خدا نے ایک فرشتہ غیب سے بھیج دیا اس نے آناً فاناً ساری مشکلیں آسان کردیں۔ اب میں کل تک وہ

کتابیں لے آؤں گا اور لانے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں گا۔ آپ نے بھی کتنی زحمت اٹھائی ہے اس کے لئے محض شکریہ ادا کرنے سے کہاں کم چل سکتا ہے۔ میں نے کل ہی آپ کو یہ اطلاع دی ہے کہ شیخ مبارک علی اینڈ سنز عرشی زادہ کا نسخہ چھاپ رہے ہیں۔ لاہور جانا ہو یا کوئی اور ذریعہ ہو تو اس کی مزید تفصیلات حاصل کر کے مجھے بتائیے اس فرم کو یہ بھی اطلاع ہو جانی چاہیے کہ بھوپالی شخص اور توفیق کے درمیان مقدمہ چل رہا ہے اور اب ایک نیا مقدمہ توفیق اور اکبر علی خاں کے درمیان چلنے والا ہے جس سے یہ معاہدہ منسوخ ہو گا ان لوگوں کو میں توفیق سے خط لکھوا دوں گا کہ اکبر علی خاں سے اس کا معاہدہ منسوخ ہو رہا ہے اگر انہوں نے اسے شائع کیا تو یہ بھی ناجائز ہی اشاعت ہوگی۔ لیکن یہ سب باتیں آپ لکھ کر نہ بھیجیں زبانی کسی اور ذریعے سے کہلوائیں جس میں آپ کا نام ظاہر نہ ہو۔ انصار الحق صاحب اور اقبال محمد خاں صاحب آپ کی کتابیں لے گئے ہیں۔ غالب سے متعلق ۴، ۵ اور کتابیں آئی ہوئی ہیں وہ بھی عنقریب کسی کے ہمراہ روانہ کروں گا۔ اب آئندہ کتابیں چھڑانے کے بعد آپ کو تفصیل سے خط لکھوں گا۔ ذرا یہ معلوم کر کے لکھیے کہ علامہ اقبال کی کتاب Reconstruction of thought وہاں ملتی ہے یا نہیں، ملتی ہے تو قیمت کیا ہے؟ (کتاب کی ضرورت نہیں ہے صرف قیمت معلوم کرنا ہے)۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۷۹)

۴/فروری ۱۹۸۲ء

شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی، دہلی

لطیف صاحب: (۱) میں نے ۳۰۰ روپیہ بنک ڈرافٹ سے آپ کے پاس بھجوائے تھے۔ امید ہے مل گئے ہوں۔
(۲) میں نے کئی دن خرچ کر کے اپنی پچھلی ڈائریوں سے جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں وہ فی الحال یہ ہیں کہ آپ کے ماموں نے ۱۹۰۰ روپیہ دیے تھے میں نے آپ کی خالہ مرحومہ کو 1020.85 ادا کئے (اس میں منی آرڈر فیس بھی شامل ہے) اور جو کتابیں آپ کو بھیجی گئیں ان کی قیمت 944.21 ہوتی ہے۔ (اس میں ڈاک خرچ شامل ہے) اس طرح ٹوٹل 2015.06 ہوتا ہے۔
(۳) اب آپ جو کچھ مجھ سے توقع رکھتے ہوں وہ مجھے بتا دیجئے، پیش کر دوں گا لیکن یہ دستی خط میں ہو تو اچھا ہے۔

نثار احمد فاروقی

(۸۰)

۵/فروری ۱۹۷۰ء

لاہور

محترمی لطیف صاحب، السلام علیکم!

آپ کا کارڈ کل موصول ہوا۔ ایک دستی لفافہ اور کتابیں مل گئی تھیں۔ اس سے پہلے مرسلہ کارڈ بھی مل گیا تھا جس کی روشنی میں میں نے دفتر نقوش میں طفیل صاحب سے گفتگو کی۔ انہوں نے تین چار دن کے بعد آنے کو کہا تھا چنانچہ میں پھر گیا اور ان سے حسب ذیل پانچ کتب لے آیا ہوں۔ (۱) 'غالب نام آورم' (۲) 'کلیات غالب فارسی' جلد اول (۳) 'کلیاتِ غالب فارسی' جلد دوم (۴) 'العلم غالب نمبر' (۵) 'مہر نیم روز' پانچ کتابیں ہیں۔ یہ دو ایک نے بھیجی ہیں اور دو میں اپنے پاس سے بھیج رہا ہوں۔ اس طرح نو کتابیں ہو گئیں۔ آپ کے انوار احمد خاں صاحب کے مندر پر بھی حاضری دی۔ فلک نما میں رہتے ہیں۔ پہلے

دن نہیں ملے۔ دو تین دن بعد میرے بتلائے ہوئے پتے پر دو کتابیں اور دو تہمد دے گئے تھے۔ انشاء اللہ اب میں یہ چیزیں کسی کے ہاتھ روانہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

نثار احمد فاروقی

(۸۱)

۶ / فروری ۱۹۷۰ء
دہلی کالج، دہلی-۶

محبِ گرامی قدر، تسلیمات!

آپ کا ۲۷ / جنوری کا خط ملا تھا اور کل وہ خط بھی ملا جس میں میری فرمائش پر آپ نے مرسلہ کتابوں کی فہرست دوبارہ بھیجی ہے۔ ابھی تک آپ کا کوئی خط ضائع نہیں ہوا ہے سب مل رہے ہیں بس وہ نہیں ملا تھا جس میں مسلم ضیائی کے مضمون کی cutting تھی۔ قصائی (۲۰) کی نقل بھی مل گئی تھی۔ کتابوں کا review بھی مل گیا تھا۔ (۱) آپ کو غالب کا وہ خط تو یاد ہو گا جس میں اس نے لکھا ہے کہ 'آج فقیر غالب علیشاہ بہت خوش ہیں...... وغیرہ بس یہی حال میرا ہے۔ کتابوں کے سلسلے میں کتنی مجھے کوفت اور دردسری ہو رہی تھی اس کا اندازہ آپ نے پچھلے ۲، ۴ خطوں سے کر لیا ہوگا۔ سخت عاجز تھا کہ خدا نے ایک فرشتے سے ملاقات کرا دی اور جو کام تین ہفتے سے نہ ہوا تھا وہ تین دن میں ہو گیا۔ کل میں پیکٹ لے آیا۔ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ آپ مجھ سے آئندہ کبھی شکریے کے طالب نہ ہوں اس لئے کہ میں بقدر کرم شکریہ ادا نہیں کر سکوں گا۔ اب بھی نہیں کر رہا ہوں۔ (۲) آج چچا جان کا خط بھی آیا ہے ڈاکٹر آل احمد صاحب ۹ / فروری کو آرہے ہیں، چچا جان نے ان کے ہمراہ کچھ کتابیں بھیجنے کو لکھا ہے۔ (۳) انصار الحق صاحب روانہ ہو گئے ہیں امید ہے ان سے کتابیں آپ کے عزیز نے لے لی ہوں گی۔ (۴) اقبال محمد خاں صاحب بھی غالباً چلے گئے ہیں ان کے ہمراہ بھی کتابیں گئی ہیں۔ (۵) کل میں پھر عارف مرزا صاحب کے گھر گیا۔ وہ پکچر دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ زنان خانے میں سے کسی نے کہلا کر بھیجا کہ وہ تو ۲۷/ کو جانے کو کہہ رہے تھے مگر ہم عید کے بعد جانے دیں گے۔ میں آج امروہہ جا رہا ہوں، اگر آج ان سے ملاقات ہوئی تو کچھ کتابیں دے دوں گا اور ان کی فہرست آپ کو بھیجوں گا۔ ورنہ ڈاکٹر آل احمد سرور صاحب کے ہاتھ بھیجوں گا۔ چشمہ بھی ڈاکٹر صاحب واپس لے جائیں گے اور چچا جان کو دے دیں گے وہاں سے آپ کو مل جائے گا۔ رضیہ کے فریم کا نمبر ۴۲ یاد رکھئے۔ اگر عارف مرزا صاحب عید کے بعد گئے تو ان کے ہمراہ بھی کتابیں بھیج دوں گا۔ (۶) غالب پر میرا personal collection قابل رشک ہو گیا ہے۔ تقریباً ۱۲۵ سوا سو کتابیں اعلیٰ درجے کی ہو گئی ہیں اور تمام اچھے غالب نمبر بھی جمع ہو گئے۔ اب جو رہ گئے ہیں ان کے لئے وقتاً فوقتاً آپ کو زحمت دیتا رہوں گا۔ یہاں کتابوں کو hunt کرنا پڑتا ہے، روز اردو بازار جاتا ہوں تب کہیں ایک ایک کر کے کتاب جمع ہوتی ہے یہاں کے بکسیلر بالکل پھکڑ ہیں ان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ کسی کتاب کی ۱۰، ۵ جلدیں منگا کر رکھ لیں اور فروخت کریں جب کہیں سے آرڈر آتا ہے تو کتاب فراہم کر لیتے ہیں یا کوئی کتابیں رکھ جائے اور فروخت کے بعد رقم لے لے۔ اس لئے جو کتابیں چھپتی ہیں وہ بھی بازار میں نہیں آتیں براہ راست آرڈر دے کر منگانے سے ایک تو کمیشن نہیں ملتا دوسرے وی پی کا خرچ سر پر پڑتا ہے اور کتاب اس طرح سوائی قیمت میں ہاتھ آتی ہے۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں جو بھی کتاب غالب پر جس وقت ملے گی میں اسے

حاصل کرنے میں قصداً تساہل نہیں کروں گا لیکن جو مجبوریاں ہیں ان کا کچھ خیال رہے۔(۷)طفیل صاحب اور آپ یہ ہرگز نہ سمجھئے کہ میں مضمون کی طرف سے غافل ہوں۔ بھوپالی مضمون نگار تو واقعی (in the time sense of the word) 'پاگل' ہے یہی حال توفیق کا ہے۔ بھوپالی دماغ لوگوں نے چڑھا دیا ہے وہ ڈیڑھ سو کتابیں طلب کرتا ہے۔ گویا فیصلہ ہونے میں بھی ۲۵، ۳۰ کتابوں تک آنا ہو۔ طفیل صاحب ۱۰ جلدیں دینا چاہتے ہیں میں ۵، ۷ سے زیادہ نہیں۔ اس کے برعکس اس کے مضمون کی حیثیت پھر بھی 'مستند' نہیں ہوگی۔ میں نے جو پلان بنایا ہے وہ ذرا long-term کا تو ہے لیکن زیادہ موثر ہوگا۔ قصائی کا معاہدہ رامپوری بزرگ سے منسوخ ہونے والا ہے اور یہی معاہدہ ان شاء اللہ ہم سے ہوگا اور زیادہ باعزت شرائط پر ہوگا۔ طفیل صاحب کو ایک خط میں نے بھجوادیا ہے جس سے وہ بدمعاشوں کو ٹال سکتے ہیں۔ ان سے کہیے کہ وہ سینہ سپر ہو کر رہیں اور کسی سے دبیں نہیں۔ اگر ان پر دباؤ زیادہ ہوگا تو میں خود مضمون لکھ کر دے دوں گا۔ بعد میں جو انجام ہوگا بھگت لوں گا۔ آپ بھی اس میں شرمندگی محسوس نہ کریں۔ دراصل ساری کہانی زبانی ہی بتائی جاسکتی ہے۔ (۸) 'تلاش غالب' کی جلد بندی ہو رہی ہے اس خبر سے خوشی ہوئی خدا کرے ایک آدھ جلد ڈاکٹر صاحب کے ساتھ آجائے۔ (۹) مولانا اسماعیل میرٹھی کی کتابیں بھجوا چکا ہوں۔ کمک اردو سفینہ اردو وغیرہ یہاں نہیں ملتیں لکھنؤ کو میں نے خط لکھا ہے۔ (۱۰) آئندہ کسی کے ہاتھ دال موٹھ وغیرہ بھیج دوں گا۔ یہ تو آپ نے آگرے کو خط لکھ کر اقبال صاحب سے منگائی ہوتی وہاں اچھی ہوتی ہے۔ بچوں کو دعا، بھابی کی خدمت میں تسلیمات۔ والسلام!

نثاراحمد فاروقی

(۸۲)

۱۴ر فروری ۱۹۷۰ء
دہلی کالج، دہلی-۶

محب گرامی قدر، بہت انتظار کے بعد آج ۸ فروری کا خط ملا۔ یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ کتابوں کا پیکٹ مجھے مل گیا ہے۔ کئی دن تک سخت پریشان رہا اچانک ایک دوست مل گئے جو بہت موثر ثابت ہوئے انہوں نے دو دن میں سارے ہفت خواں طے کرا دیے۔ 'ماہ نو' میں نے عبدالقوی صاحب کو بھیج دیا ہے۔ 'راوی' ان کتابوں میں نہیں تھا آجائے تو وہ بھی بھیج دوں گا۔ مشفق خواجہ صاحب کو انجمن کی کتابوں کے لئے شکریے کا خط لکھ دیا ہے۔ توفیق سے میں نے ایک خط طفیل صاحب کو بجھوا دیا تھا دوا ور لکھوا رہا ہوں وہ آہستہ آہستہ راہ راست پر آرہا ہے اور امید ہے کہ آئندہ ہمارے پلان کے مطابق کام ہوجائے گا۔ طفیل صاحب تو خواہ مخواہ گھبراتے ہیں اور دوسروں کو بھی پریشان کردیتے ہیں۔ کتابوں کے لئے انہیں لکھیے کہ براہ راست مجھ سے بات کریں۔ ایک بار کسی نے غالب کے آٹھ غیر مطبوعہ خطوں کے ان سے دس ہزار طلب کیے تھے یہاں انہیں مفت میں یہ گوہر نایاب مل گیا پھر بھی انہیں ... معاملہ کرنا نہیں آیا؟ وہ ایسی بات مجھے لکھیں تو اچھا ہے میں کسی وقت خود بھی لکھوں گا مگر یہ سوچتا ہوں کہ avoid کرنا ہی اچھا ہے۔ ڈاکٹر آل احمد صاحب کے لئے جو کتابیں چچا جان نے لی ہیں وہ شاید آگئی ہوں گی مگر ان میں میرے لئے نئی کوئی بھی نہیں ہے۔ انصار الحق صاحب بچوں کی کتابیں چھوڑ گئے ہیں وہ ان کے چھوٹے بھائی لے کر جائیں گے۔ اقبال محمد صاحب سے اب تک کتابیں مل چکی ہوں گی۔ عارف مرزا صاحب کے گھر دوبارہ جا چکا ہوں اب تک نہیں ملے۔ آج میں ایک

ہفتے کے لئے دہلی سے باہر جا رہا ہوں۔ بہر حال کوئی اور جانے والا ملے گا۔ میں ایڈیٹر صاحب کو تفصیل سے خط کسی فرصت میں لکھوں گا مجھے ان باتوں سے بہت غصہ آتا ہے اس لئے خاموش ہوں کہ میں کچھ لکھوں گا تو سر سے پیر تک بارود سی لگ جائے گی۔ اسی لئے میں نے آپ کو لکھا تھا کہ ان حضرات کا ابھی آپ کو تجربہ نہیں ہے۔ تہذ اور حج کی کتابیں کس پتے پر بھیجنی ہیں۔

نثار احمد فاروقی

(۸۳)

۲۳؍فروری ۱۹۷۰ء

برادر گرامی، تسلیمات!

آج کل بہت پریشان اور عدیم الفرصت ہوں۔ نہ جلد جلد خط لکھ سکتا ہوں نہ تفصیل سے۔ آپ کا ۱۰؍فروری کا خط ملا ہے۔ طفیل صاحب آپ کو خواہ مخواہ ڈرا رہے ہیں آپ اس موضوع پر ان کے بات ہی نہ کریں۔ میرے اوپر چھوڑ دیجئے۔ آج میں نے انہیں خط لکھا ہے کہ آپ کو پانچ جلدیں اور بھیج دیں۔ نہ بھیجیں گے تو دیکھا جائے گا۔ کتابوں کا پیکٹ میں چھڑا لایا تھا۔ شکریہ تو بہت حقیر سا لفظ ہے۔ کیا عرض کروں ماہ نو عبدالقوی صاحب کو بھیج دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ آپ کی مرسلہ کتابیں 'سخن' اور 'اشاریہ غالب' ملیں۔ چچا جان نے 'نقوش' کے دفتر سے 'کلیات غالب' فارسی اول و دوم، 'مہر نیم روز' اردو ترجمہ، اور 'غالب نام آورم' بھیجی ہیں۔ ۲، ۳ دن ہوئے عبدالرشید واپس آیا ہے اس کے ہمراہ ایک پرزہ ہے جس کو بعینہٖ نقل کرتا ہوں (ذرا طفیل صاحب کی کفایت شعاری کی داد دیجئے) '۱۔انتخاب غالب، ۲۔قومی زبان، ۱۔دبستان، ۱۔ہمدرد صحت، ۱۔گلفشاں، ۱۔راوی، ۱۔غالب ایک مطالعہ، ۱۔نقوش اول، ۱۔اردو، ۱۔غالب ذاتی تاثرات، ۱۔جنگ، ۱۔غالب کا فن، ۱۔فلسفہ کلام غالب، ۱۔ہنگامہ دل آشوب، ۱۔رود کوثر، ۲۔نقوش نسخہ امروہہ'

اس کے علاوہ ۲۹ ناموں کی ایک فہرست ہے جن کے لئے نقوش حصہ دوم ہے۔ اب ستم سنئے میری مذکورہ بالا کتابوں میں سے ۷ (بقول عبدالرشید) یرغمال ہو گئیں جن میں ۲ قومی زبان، ۱۔دبستان، ۱۔غالب مطالعہ، ۱۔نقوش اول، ۲۔نقوش دوم اور ۲۹ کی فہرست میں سے نقوش سات کم ہیں۔ گویا کل ۹ نقوش یرغمال اور پانچ دوسری کتابیں۔ جو کتابیں اور یرغمال ہوئیں ان کے نام: (انتخاب غالب، گلفشاں، راوی، نقوش اول، فلسفہ کلام غالب)۔ یہاں تک بھی صبر تھا اب وہ سو ورقوں کی ایک کتاب مجھ سے مزید طلب کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ میں نے راہزنوں کو نذر کر دی تھی! کہیے کون سی دیوار سے سر پھوڑ لوں؟ یہ پہلا موقع ہے کہ کتابوں کے سلسلے میں نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ دونوں سے سابقہ پڑا ہے! آئندہ کے لئے احتیاط رکھیے کسی پڑھے لکھے آدمی کا انتخاب ہی ٹھیک رہتا ہے۔ 'تلاش غالب' کے لئے آپ نے مژدہ سنایا تھا کہ جلد بندی ہو رہی ہے امید ہے اب وہ تیار ہو گی اور کسی ذریعے سے مجھ تک پہنچے گی۔ سجاد باقر صاحب کو لکھ دیجئے وہ کسی کے ہاتھ ۵، ۱۰ جلدیں بھجوانے کا بندوبست کر دیں گے۔ شیخ مبارک علی بیرون لوہاری دروازہ کو یہاں سے بھی قصائی نے خط لکھا ہے آپ کا جانا ہو تو آپ بھی ان سے 'اخلاقی سطح' پر گفتگو کریں۔ سہیل صاحب کو اپنے پاس والا مسودہ دے دیجئے۔ یہاں سے باقی مسودہ ان کا جواب اثبات میں ملنے پر ایک ہفتے کے اندر اندر بھیج دوں گا۔ طفیل صاحب اس کے تنہا مالک نہیں ہو سکتے یہ ان کی دھاندلی ہے۔ جن 'بقراط' نے میرے مسودے کی تصحیح فرمائی تھی ان کا اسم مبارک جاننے کی بہت خواہش ہے۔ انصار الحق نے بھی ظلم کیا۔ آدھی سے زیادہ کتابیں چھوڑ گئے۔ اقبال محمد صاحب کا

بھی پتا نہیں اور عارف مرزا صاحب کے گھر میں گیا تو وہ ملے نہیں وہ کالج آئے تو اس دن جس روز روانہ ہو رہے تھے اور میں امروہہ گیا ہوا تھا۔ خیر کوئی اور ملے گا۔ یہ سلسلہ تو چلتا ہی رہتا ہے۔ تہذ اور حج کی کتابیں مل چکی ہیں۔ حاجی عبدالسلام خاں صاحب کو روانہ کر دی جائیں گی۔ اگر کوئی کتابیں وغیرہ لانے لے جانے پر آمادہ نہ ہو تو آپ اس سے رنجیدہ نہ ہوا کریں ہر شخص کا مزاج اور حالات مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً میں خود ہی سفر میں ذرا سا سامان بھی زیادہ لے کر چلنے سے ہولنے لگتا ہوں۔ اگر کوئی شخص معتبر ملے اور خوشی خاطر سے آمادہ ہو تو سبحان اللہ۔ باقی پھر کبھی لکھوں گا۔ آج کل میرے خطوں میں بے ربطی بھی ہے اور فرصت بھی نہیں ہے۔ اس لئے آپ نہ زیادہ انتظار کریں نہ اختصار سے رنجیدہ ہوں۔ بھابی کو سلام بچوں کو دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۸۴)

۲۷ر فروری ۱۹۷۰ء

امروہہ

برادر گرامی، تسلیمات!

کئی دن سے آپ کا خط نہیں آیا ہے۔ میں ۳ دن سے امروہہ میں ہوں شاید یہاں سے واپس جا کر پرسوں اور کوئی خط ملے گا۔ کل ڈاکٹر آل احمد صاحب واپس ہوئے ہیں ان کے ہمراہ آپ کے لئے میں نے آٹھ کتابیں بھیجی ہیں ان کے نام لکھتا ہوں:۔(۱) Mirza Ghalib by Malik Ram (۲) Ghalib Studies No. 2 (۳) Mirza Ghalib by R.K. Kuldip (۴) Ghazaliyat-e-Ghalib: Muslim Progressive Group (۵) قاطع برہان ورسائل متعلقہ: قاضی عبدالودود (۶) غالب کے تخلیقی سرچشمے: حامدی کاشمیری (۷) اصطلاحات غالب: نظم طباطبائی (۸) دلی سے دلی تک: ضمیر حسن

ڈاکٹر صاحب لاہور میں قیام نہیں کریں گے سیدھے کراچی جائیں گے۔ ان کے بیٹے کی علالت کا تار آیا تھا اس لئے فوراً پروگرام منسوخ کر کے چلے گئے۔ میں نے انہیں یہ زحمت دینا مناسب نہ سمجھا کہ وہ کتابیں آپ تک پہنچا دیں۔ آپ کو ان کا پتا لکھ رہا ہوں اپنے کسی عزیز کو لکھئے کہ ان کے گھر جا کر یہ کتابیں لے آئیں اور آپ کو ڈاک سے بھیج دیں۔ ڈاکٹر صاحب کا ایڈریس یہ ہے: (ڈاکٹر سید آل احمد رضوی، ۱۱۵/ ۱ مارٹن روڈ کوارٹرز، کراچی-۵) اس خط کی رسید سے مطلع فرمائیں۔ بھابی کو سلام بچوں کو دعا۔ ایک اور صاحب ۹ مارچ کو کراچی جا رہے ہیں کچھ کتابیں ان کے ہمراہ بھیجوں گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۸۵)

۴ر مارچ ۱۹۷۰ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

محب گرامی، تسلیمات!

۲۵ر فروری کا پوسٹ کارڈ ملا۔ (۱) انصار الحق صاحب بچوں کی سب کتابیں یہاں چھوڑ گئے۔ صرف سات کتابیں

اپنے ساتھ لے گئے ہیں جن کے نام آپ کو لکھ چکا ہوں۔وہ کتابیں کوئی صاحب ان کے گھر جا کر ہی لیں گے تو ملیں گی۔بچوں کی کتابیں میں لے آیا ہوں اور اب ایک اور صاحب کے ذریعے بھیجوں گا ان کا ایڈریس بعد میں لکھوں گا۔(۲) اقبال محمد خاں صاحب کو بھی ۱۴ کتابیں بھیجی گئی تھیں ان میں صرف ایک کتاب غالب پر ہے۔ان سے بھی حاصل کیجئے۔کتابوں کے نام آپ کو لکھ چکا ہوں۔(۳) ڈاکٹر احمد صاحب ۲۷ر فروری کو گئے ہیں ان کے ہمراہ آٹھ کتابیں بھیجی ہیں ان میں سے سات غالب پر ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا پتا یہ ہے: (ڈاکٹر سید آل احمد رضوی، 115/1 Martin Road Quarters، Karachi-5 ۔ان کے گھر کسی کو بھیج کر آپ کتابیں منگالیں وہ اپنے بیٹے کی علالت کا تار پا کر پریشانی میں گئے تھے ان سے یہ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی کہ خود بھیج دیں۔(۴) عارف مرزا صاحب خالی ہاتھ چلے گئے وہ جس دن کالج آئے میں امروہہ گیا ہوا تھا۔خیر۔(۵) ایک صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں اور غالباً ۹ر مارچ کو روانہ ہوں گے ان کے ہمراہ کچھ کتابیں بھیجوں گا۔کتابوں کے نام اور ان کا ایڈریس بعد میں لکھوں گا۔ان سے یہ امید ہے کہ خود ہی آپ تک کتابیں پہنچا دیں گے۔(۶) 'تلاش غالب' اب تیار ہوگئی ہوگی کسی کے ہمراہ پہلی فرصت میں اس کی پانچ سات جلدیں بھجوایئے۔(۷) جی ہاں ۲۴ فروری کو 'غالب کا شکوہ ناقدری' کے عنوان سے ایک مباحثہ ریڈیو سے نشر ہوا تھا شرکا میں میرے علاوہ مالک رام صاحب اور ڈاکٹر خورشید الاسلام تھے۔مباحثے کی تاریخ اور وقت پہلے سے طے ہو چکا تھا لیکن بدقسمتی سے آپ کو اطلاع دینا یاد نہیں رہا آج کل کالج میں بھی کام کا ہجوم ہے اور ذاتی کام بھی بہت سے الجھے ہوئے ہیں۔ریڈیو سے تبصرہ کروں گا، صحیح تاریخ اور وقت سے آئندہ مطلع کروں گا ان کتابوں میں حسن اکبر کمال کا مجموعہ سخن بھی شامل ہوگا اور کسی کتاب پر آپ تبصرہ کرانا چاہیں تو لکھ دیجئے گا۔(۸) عبدالرشید نے جو گل کھلایا ہے وہ آپ کو لکھ چکا ہوں۔نوعدد تو نقوش کھو آئے اور میری کتابوں میں سے بھی آدھی یرغمال میں دے آئے۔'راوی' کا غالب نمبر بھی انہیں میں شامل ہے۔ان سب پر مزید مجھ سے 'دیوان غالب کا ایک نسخہ' بھی طلب کر رہے ہیں۔میں یہ تفصیل طفیل صاحب کو بھی لکھ چکا ہوں۔(۹) اب آپ کتابیں بھیجنے یا منگانے میں عجلت نہ کیجئے ان کے ضائع ہونے کا صدمہ پہلی بار میں نے جھیلا ہے۔کوئی معتبر انسان ہی ملے تو بھیجئے لیکن حاصل کر کے وہاں جمع کرتے رہیے۔(۱۰) چکروتی کا اوتھیک وغیرہ میں فراہم کر کے رکھ لوں گا اور عندالموقع بھیج دوں گا۔ماموں صاحب کے لئے دو کتابیں اور تہمد ملا ہے انہیں ڈاک سے بھیج رہا ہوں۔(۱۱) میں نے پاسپورٹ کے لئے درخواست دے دی ہے امید ہے کہ تعطیلات گرما سے پہلے مل جائے گا تو ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہی سفر کروں گا۔اس بار کراچی میں ایک ماہ گزارنا چاہتا ہوں۔اپریل میں Harward کا مسئلہ بھی طے ہوجائے گا اگر جانا ہوا تو اس سال کے آخر میں ہوگا۔(۱۲) میں غالب پر اپنے کلکشن کی فہرست vacation میں بنا کر بھیجوں گا۔ابھی اس میں بہت سی پاکستانی کتابیں نہیں ہیں۔مثلاً مقام غالب (عبدالصمد صارم) مقام غالب (موسیٰ کلیم) غالب سب اچھا کہیں جیسے (کرار حسین) کتاب لاہور (غالب نمبر) دیوان غالب طاہر ایڈیشن سنگ میل پبلی شرز لاہور) نذر غالب (وحید قریشی) اردوئے معلّٰی (مرتبہ مرتضی حسین فاضل) کلیات غالب فارسی (مرتبہ مہر) قادر نامہ غالب (تحسین سروری) مثنوی ابر گہر بار (مرتضی حسین فاضل) راوی (غالب نمبر) (۱۳) دیوان غالب نسخہ امروہہ کی ساری روداد کتابی صورت میں لکھوں گا۔اس کے بارے میں جتنے حقائق کا مجھے علم ہے وہ شاید ہی دوسروں کو ہو۔آپ اس کی طباعت کا مسئلہ وہاں کسی اچھے پبلشر سے طے کر لیجئے۔اب اسے قاضی عبدالودود صاحب اور میں اشتراک میں ایڈٹ کریں گے۔قاضی صاحب آج کل دہلی میں تشریف فرما ہیں ان سے بات طے ہوگئی ہے دیوان پر ایک تحقیقی

مقدمہ ان کے قلم سے ہوگا اور ایک میرے قلم سے۔ متن میں edit کردوں گا وہ نظر ثانی کریں گے۔ ظاہر ہے کہ ان کی شرکت سے اس کا text اور بھی مستند ہو جائے گا۔ آپ پبلشر سے بات طے کرلیں اور اسے طباعت کے وقت تک راز رکھیں۔ (۱۴) طفیل صاحب کو میں نے سمجھا کر لکھ دیا تھا آئندہ وہ آپ کو پریشان نہیں کریں گے۔

اتنے اختصار کے ساتھ بھی خط اتنا طویل ہو جاتا ہے اور بعض امور کو آئندہ پر ملتوی کرنا پڑتا ہے۔ بچوں کو دعا کہیے۔ بھابی کی خدمت میں تسلیمات۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۸۶)

۵؍مارچ ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

محبی تسلیمات!

۲۷؍فروری کا خط ملا۔ میں برابر خطوط لکھ رہا ہوں وہ بھی آپ تک پہنچے ہوں گے۔ ایک خط آج ہی بھیجا ہے ایک کل لکھا تھا۔ انصار صاحب سے کتابیں ۶ ملیں۔ چلیے اچھا ہوا۔ ایک کتاب شاید انہوں نے رکھ لی غالباً مثنوی 'گلزار نسیم' تھی۔ دو کتابیں، اور ۳۵ کتابیں بچوں کی میں نے ان کے گھر سے لے لی ہیں۔ آپ کے لئے کچھ غالب کے سلسلے کی کتابیں اور لے کر رکھی ہیں۔ ایک صاحب اگلے ہفتے کراچی جارہے ہیں ان کے ہمراہ بھیجوں گا ان کا نام پتا اور کتابوں کے نام پھر لکھوں گا۔ امید ہے آپ لاہور ہو آئے ہوں گے اور 'تلاش غالب' کا قضیہ طے کر دیا ہوگا۔ اس کا بھی منتظر ہوں۔ حیات اللہ انصاری کا ناول بھیج دوں گا مگر میں نے سرسری پڑھا ہے بالکل بکواس ہے اور قیمت ستر روپے رکھی ہے۔ بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا اتنے روپوں میں تو اعلیٰ درجے کے ستر ناول مل سکتے ہیں۔ 'دیوان غالب' صدی ایڈیشن اور بھیج دوں گا دوسری فرمائشیں بھی نوٹ کر لی ہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۸۷)

۱۰؍مارچ ۱۹۷۰ء

۸۳۷-ٹیلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی

محبی و مکرمی، تسلیمات!

آپ کا ۲۲؍فروری کا مکتوب مجھے ۵؍مارچ کو ملا۔ میرے خط نہ لکھنے سے آپ 'خدشات' کا بالکل خیال نہ کیجئے۔ یہ بتائیے کہ اور کون ہے جسے میں نے خط لکھا ہے؟ محمد طفیل صاحب کے ابھی تین خط جواب طلب پڑے ہیں۔ آپ سے مجھے یہ شکایت ہے کہ آپ میرے خط کا سیدھا مفہوم نہیں سمجھتے۔ مختصر آپ کے لئے ناکافی ہوتا ہے اور طویل لکھنے کی مجھے فرصت نہیں۔ میرے شب و روز کا آپ نے وہاں بیٹھ کر ابھی تک اندازہ نہیں لگایا۔ خالہ صاحب والا سلسلہ میں نے اس وقت قصداً اور بعض مصلحتوں کی وجہ سے بند کر دیا تھا اب اگر آپ کا اشارہ ہو تو پھر شروع ہو سکتا ہے۔ (۲۱) مشفق خواجہ صاحب والا معاملہ بھی کچھ ایسا

بڑا معاملہ نہیں ہے کہ ہماری خط و کتابت پر اثر انداز ہو جاتا۔(۲۲) آپ نے میرے خطوط کی اشاعت کی جو بات لکھی ہے وہ مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔ یہ آپ صرف اس صورت میں چھپوا سکتے ہیں کہ میں ان پر نظر ثانی کروں اور جو عبارت خلاف مصلحت سمجھوں اس کو حذف کر دوں۔ اگر میری گفتگو کے حوالے سے کوئی صاحب آپ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہیں تو جب تک میں زندہ ہوں انہیں جواب دے سکتا ہوں۔ براہ کرم آپ اس بارے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ اگر آپ نے میری مرضی کے برخلاف ان خطوط کو چھپوایا تو مجھے یقیناً آپ سے شکایت ہوگی اس لئے کہ مجھے یہ امید نہیں ہے کہ آپ ان کے سیاق و سباق کو پوری طرح روشن کر دیں گے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ میں خطوط کی اشاعت کی بات سن کر بہت سراسیمہ ہوا ہوں اور آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ انہیں میری مرضی کے خلاف شائع نہ کریں گے۔ جس خط کو میں نے ضائع کرنے کے لئے لکھا تھا اس کا ضائع نہ کرنا بھی حیرت انگیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ 'میری خوش قسمتی سے' وہ محفوظ رہ گیا۔ دوسرے پہلوؤں پر آپ نے دھیان نہ دیا۔

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی!

آپ نے کتابوں کے لئے لکھا ہے۔ کتابیں کیا بھیجوں۔ یہاں سے ۳،۴ سال پہلے ۱۹، ۲۰ کتابیں سید معین الرحمٰن صاحب کے لئے بھیجی تھیں اور ان کو خط بھی لکھ دیا تھا انہوں نے آج تک کسی خط کا جواب نہ دیا نہ وہ کتابیں ان صاحب سے منگوائیں جو لے گئے تھے اور اب میں کراچی گیا تو دیکھا کہ وہ سب تتر بتر ہوگئی ہیں اور بیس میں سے ۴، ۵ کتابیں وہاں پڑی تھیں۔ آپ کے لئے جو کتابیں جمع کی تھیں وہ بھی یہاں پریشان پھرتی رہیں۔ میں جہاں رہتا ہوں یہاں اُدھر کا جانے والا کوئی نہیں ملتا۔ آنے والے اُدھر ہی سے نکل جاتے ہیں۔ اب تو شاہد صاحب کی والدہ جا بھی چکی ہوں گی۔ میں فی الحال کالی کٹ جا رہا ہوں وہاں کچھ لیکچر دینا ہیں واپسی میں مدراس ٹھہروں گا اپریل کے دوسرے ہفتے میں دہلی آنا ہوگا۔ پھر مجھے طفیل صاحب لاہور بلانے کا تقاضا کر رہے ہیں۔ ایک دو ہفتے کے لئے لاہور آنے کا پروگرام بھی بناؤں گا اور اس وقت جو کچھ ممکن ہوگا آپ کے لئے لیتا آؤں گا۔ بچوں کو میری دعائیں کہیے اور بھابی صاحب سے سلام۔ اور مجھے خطوط کے سلسلے میں آپ یہ اطمینان دلایئے کہ انہیں آپ مجھے دکھائے بغیر شائع نہیں کریں گے اگر اس کے بعد بھی آپ نے انہیں شائع کیا تو مجھے بہت رنج ہوگا۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۸۸)

۱۱/ مارچ ۱۹۷۰ء

امروہہ

برادرِ گرامی، تسلیمات!

آپ میری پریشانی پوچھتے ہیں، ۵/ مارچ ۱۹۷۰ء کو اللہ نے ایک چاند سا بیٹا دیا تھا، مگر پھر مجھ بدنصیب کو اس نعمت کا اہل نہیں سمجھا اور اسے واپس بلالیا۔ میں دہلی میں تھا اس کی شکل بھی نہیں دیکھ سکا۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ مرضی الٰہی یہی تھی اس لئے کہ کلیم الزماں مرحوم کی طرح وہ بھی مرا نہیں مارا گیا ہے۔ اللہ میرا قصور معاف کرے۔ بھائی اپنی جان کی قسم اب سمجھ میں آیا ہے کہ کلیم کے گزرنے کا آپ پر کیا صدمہ پڑا ہوگا۔ بقول یگانہ:

سمجھتے کیا تھے مگر سنتے تھے ترانۂ درد
سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا

ظاہر ہے آپ بھی سب دنیا والوں کی طرح یہی کہیں گے کہ صبر کرو اور میں بھی صبر نہ کروں گا تو کیا کروں گا حال یہ ہے کہ:

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا

آپ پر یہ مصیبت گزر چکی ہے اس لئے میرا دکھ آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ چاروں طرف سناٹا سا معلوم ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوا ہوس۔ یہاں میرے ایک عزیز آئے ہوئے ہیں وہ ۱۶؍ مارچ کے بعد کسی دن کراچی کے لئے روانہ ہوں گے انہیں کچھ تو وہ کتابیں دے دوں گا جو انصار الحق صاحب چھوڑ گئے ہیں اور کچھ نئی کتابیں دے رہا ہوں، کتابوں کی فہرست پیچھے لکھی ہے۔ ان کا دفتر کا پتا یہ ہے (گھر کا آئندہ خط میں لکھوں گا)۔ مسعود گوہر ہادوی، برٹش انفارمیشن سروس، فنلے ہاؤس، میکلوڈ روڈ، کراچی۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ کتابیں آپ کو رجسٹری سے بھیج دیں۔ ورنہ آپ اُن سے منگوا لیجئے گا۔

نثار احمد فاروقی

(۸۹)

۱۲؍ مارچ ۱۹۷۰ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

محبِ مکرم، تسلیمات!

غالب پر چند کتابیں جو میرے ذخیرے میں نہیں ہیں ان کی فہرست حاضر ہے۔ انہیں فراہم کرنا ہے۔ (۱) نقش چغتائی دیوان غالب مصور، ایون اشاعت، لاہور (۲) کلیات غالب اردو، اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی، مکتبہ کارواں، لاہور (۳) غالب از غلام رسول مہر، طبع چہارم، شیخ مبارک علی (۴) روح المطالب فی شرح دیوان غالب شاداں بلگرامی، شیخ مبارک علی (۵) سید نظیر حسین زیدی: غالب تاریخ کے آئینے میں، مسعود اکیڈمی، ڈی ۲/۲۳، مسعود منزل، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی (۶) عبدالصمد صارم: مقام غالب، ادارہ علمیہ، ۵۔ دمنی رام روڈ، انارکلی، لاہور (۷) محمد موسیٰ کلیم: مقام غالب، لاہور (۸) سید رفیع الدین بلخی: تجزیہ کلام غالب، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ، کراچی (۹) دیوان غالب: آئینہ ادب، چوک انارکلی، لاہور (۱۰) دیوان غالب، حنیف رامے، نیا ادارہ، لاہور (۱۱) کلیات غالب فارسی مرتبہ غلام رسول مہر، شیخ مبارک علی (۱۲) سرگذشت غالب، ناصر عابدی، الکتاب آرام باغ روڈ، کراچی نمبر ۱ (۱۳) غلام رسول مہر: دیوان غالب عکسی، شیخ غلام علی اینڈ سنز (۱۴) ماہ نامہ کتاب، لاہور، غالب نمبر فروری ۱۹۶۹ء (۱۵) دیوان غالب، طاہر ایڈیشن، سنگ میل پبلشر، لاہور (۱۶) راوی، گورنمنٹ کالج، لاہور (۱۷) سیر بین، دفتر امریکی اطلاعات، کراچی۔ باقی آئندہ۔

نثار احمد فاروقی

۱۹/مارچ ۱۹۷۰ء، ایک بجے شب

شعبہ عربی وفارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

محبی، تسلیمات! بہت کچھ غور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل چار عنوان سمجھ میں آئے ہیں جن پر کام کرنے کی گنجائش ہے اگر ان میں سے کوئی عنوان آپ کو پسند ہے تو اسی کو Ph.D کے لئے منظور کرا لیجئے۔ ۲۳(۱) غالب کا سیاسی، سماجی اور تہذیبی ماحول (۲) غالب اور جدید افکار (۳) غالبیات کا تنقیدی مطالعہ [۱۸۶۹ء سے ۱۹۶۹ء تک] (۴) غالب اور اہلِ فرنگ۔

میں ذاتی طور پر عنوان نمبر ۳ کے حق میں ہوں اس کی لپیٹ میں سارا لٹریچر آجائے گا جو اب تک غالب پر لکھا گیا ہے۔ مکرر: آپ کا خط ۱۴/مارچ کا ملا۔ تازہ کتابوں پر تبصرہ ۴/اپریل ۱۹۷۰ء کو ساڑھے نو بجے شب میں آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام سے نشر کروں گا۔ اگر عرش صاحب کی کتاب مل گئی تو شامل ہوگی۔ حسن اکبر صاحب کی کتاب 'سخن' بھی۔ مسعود گوہر صاحب کو آپ کے لئے کتابیں دے دی ہیں مگر وہ وسط اپریل میں روانہ ہوں گے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

نثار احمد فاروقی

۱۴/مارچ کے خط کا جواب بھی مختصراً لکھتا ہوں: (۱) قاضی عبدالودود صاحب آج کل دہلی میں تشریف فرما ہیں کل تقریباً ۷ گھنٹے ان کے ساتھ رہا 'دیوان غالب' ان کے تعاون اور اشتراک سے ایڈٹ کیا جا رہا ہے لیکن اس سلسلے میں 'گل رعنا' کی ضرورت ہے۔ یہ لاہور میں چھپی ہے اور اس کے مکمل off-print شیخ محمد اکرام صاحب نے مجھے بھجوائے تھے۔ اگر اب مکمل چھپ گئے ہوں اسے آپ فوراً بھجوائیے۔ اس دیوان کو یہاں غالب سنٹری کمیٹی چھاپے گی وہاں آپ کسی صاحب یا کسی اور بڑے پبلشر سے بات کر لیجئے۔ (۲) اگر غالب ببلیوگرافی کے لئے کتابوں کی دوسری قسط بھیجنے کا آپ کو پرمٹ مل جائے تو ضرور لے لیجئے اب اتنی دشواری نہیں ہوگی اور جب تک وہ فرشتہ موجود ہے تب تک تو یہ سب سے زیادہ آسان طریقہ ہے۔ (۳) آئندہ کتابیں کراچی نہیں بھیجواؤں گا۔ مسعود گوہر صاحب کو جو کتابیں دی ہیں وہ آپ کو رجسٹری سے بھی دیں گے۔ ان کے گھر کا پتا اور ٹیلیفون نمبر لکھتا ہوں: بلاک نمبر ۲، مکان نمبر ۲۷۔ این (PECHS)، کراچی، ٹیلی فون نمبر: 40662)

(۴) 'تلاش غالب' کی سخت تلاش ہے۔ اگر تیار ہوگئی ہو تو بھجوائیے۔ (۵) حیات اللہ انصاری کے ناول کی قیمت ۷ انہیں ستر ۷۰ روپے اور ناول بالکل بکواس ہے۔ آپ کہیں تو خرید کر بھیج دوں۔ (۶) یہاں غالب سے متعلق ۳۵۰ کتابوں کا ذخیرہ ایک صاحب فروخت کر رہے ہیں لیکن قیمت بڑی fabulous بتاتے ہیں۔ اگر معاملہ پٹ گیا تو آپ کو تبادلے میں اپنے کتب خانے سے کچھ کتابیں دینی ہوں گی کیا ابراہیم صاحب ایسا کریں گے؟ میں ان کتابوں کی فہرست آپ کو قسط وار نقل کر کے بھیجوں گا۔

(۷) بچوں کو دعائیں اور بھابی صاحبہ کو سلام۔

نثار احمد فاروقی

۲۱؍مارچ ۱۹۷۰ء

شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات!

کل آپ کا خط ۱۴؍مارچ کا لکھا ہوا ملا تھا، جس کا جواب دے چکا ہوں۔ اس میں غالب پر ریسرچ کے لئے چار نئے عنوان بھی تجویز کیے ہیں۔ آج ۱۲؍مارچ کا اور ۱۷؍مارچ کا خط ساتھ ملا۔ حیرت ہے ۱۲ اور والا ۱۴ ار کے بعد اور ۱۷ ار کے ساتھ کیوں آیا؟ آج ہی حسن اکبر کمال صاحب کا خط بھی ملا۔ انہیں جواب لکھ دیا ہے۔ کتابوں پر تبصرہ ۴؍اپریل (ہفتہ) کو شب میں ساڑھے نو بجے اردو پروگرام سے نشر ہوگا۔ آپ بھی سماعت فرمالیں، حسن اکبر صاحب کو بھی لکھ دیں۔ انصار الحق ساتویں کتاب یہیں چھوڑ گئے تھے۔ یہاں ان کی چھوڑی ہوئی سب کتابیں مل گئی ہیں۔ مسعود گوہر صاحب کو دے دی ہیں، ان کا پتا لکھ چکا ہوں آج ہی ان کا خط ملا ہے وہ ۲۴؍مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ کچھ کتابیں مشفق خواجہ صاحب کے لئے بھیجی ہیں ورنہ آپ کے لئے اور اضافہ کر دیتا۔ وہ خود کراچی سے پیکٹ بھیج دیں گے۔ ڈاکٹر آل احمد صاحب سے بھی آپ کو کتابیں مل چکی ہوں گی۔ اس ماہ کے آخر تک یہاں غالب سے متعلق ۷، ۸ نئی کتابیں اور چھپ جائیں گی وہ کسی جانے والے کے ہمراہ بھیجوں گا۔ میرا ارادہ یہی ہے کہ ۱۵؍مئی تک کسی تاریخ کو یہاں سے روانہ ہو کر دس دن لاہور میں قیام کروں۔ لیکن مجھ سے گرمی برداشت نہیں ہوتی اس لئے اگر موسم سخت ہوا تو فوراً کراچی چلا جاؤں گا اور وہاں اپنے ایک عزیز کے مکان پر قیام کروں گا۔ آپ بھی تعطیلات وہاں بسر کرنے کا پروگرام بنالیں۔ رضیہ کا پاسپورٹ تیار نہیں ہے وہ شاید میرے ساتھ نہ جاسکیں۔ یہاں 'تلاش غالب' کی آخری کاپی (ابتدائی صفحات) چھپ گئے ہیں، اس ہفتے میں سرورق تیار ہو جائے گا تو کتاب بازار میں آجائے گی۔ وہاں کی خبر نہیں کیا ہوا۔ آپ ولید میر کے واجبات ادا کر کے کوئی بڑی ذمہ داری اپنے سر ہرگز نہ لیں۔ اگر کتاب ضائع ہوتی ہے تو ہو جانے دیجئے۔ میں جن کتابوں کی فرمائش آپ سے تیار کرتا رہا ہوں یا آئندہ کروں، اس کا آپ ہرگز ہرگز یہ مطلب نہ لیں کہ اسے فوری کرنا ہے یا ضرور کرنا ہے یا آپ نہ کریں گے تو میں ناراض ہو جاؤں گا وغیرہ۔ بلکہ بہت ہی معمولی طور پر اور قطعاً non serious قسم کی بات سمجھئے۔ میرا حال یہ ہے کہ نہ آئے کی خوشی نہ گئے کا غم۔ اگر کوئی کام ہو جائے تو واہ واہ نہ ہو تو سبحان اللہ۔ البتہ ان کتابوں کی فہرست کہیں محفوظ رکھیے تا کہ جب باآسانی مل جائیں اور آپ بغیر کسی زحمت کے بھیج سکیں تو بھیج دیں۔ ماموں جان کے لئے تہد اور کتابیں پارسل سے بھیج دی تھیں رسید نہیں آئی۔ خالہ صاحب کی طرف سے آپ مطمئن رہیں میں اگر کہیں باہر بھی گیا تو ان کے لئے مناسب بندوبست کر کے جاؤں گا۔ قاضی صاحب (قاضی عبدالودود) آج کل دہلی میں تشریف فرما ہیں ان کے مشورے کے مطابق دیوان غالب کی ترتیب کا کام ہو رہا ہے وہ پٹنہ واپس جا کر مقدمہ وغیرہ لکھیں گے۔ آپ وہاں کے ادبی رسالوں اور اخباروں میں ایک خبر اس مضمون کی چھپوا دیجئے کہ دیوان غالب نسخہ امروہہ کا نیا ایڈیشن قاضی صاحب اور نثار کے اشتراک سے تیار ہو رہا ہے اور عن قریب منظر عام پر آجائے گا۔ اس سے یہ ہوگا کہ جو 'جھوٹے موٹے لوگ' اس کی گھات میں ہوں گے وہ شاید باز آجائیں۔ اس اعلان کا مختصر اور جامع مضمون آپ خود سوچ سمجھ کر بنا سکتے ہیں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام پہنچائیے اور بچوں کو دعا۔ مہ جبیں سلمہا کا امتحان ختم ہو چکا ہوگا۔ آج ہی مشفق

خواجہ صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ کچھ اور کتابیں بھی لطیف الزماں صاحب کو (میرے لئے) بھجوادوں گا۔ آجائیں تو رکھ لیجئے۔

مسعود گوہر صاحب کو آپ کے لئے یہ دو کتابیں اور دے رہا ہوں: پیغمبران سخن (کبیر میر غالب) از سردار جعفری اور مجاز کا المیہ (ڈاکٹر سلامت اللہ)۔ دس کتابوں کے نام پہلے لکھ چکا ہوں۔ ۱۲ر تو یہ ہوئیں اور باقی اس فہرست میں کی ہیں جو انصار الحق صاحب چھوڑ گئے تھے۔ جب مل جائیں تو مطلع کیجئے گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۹۲)

۲۵ر مارچ ۱۹۷۰ء

دہلی

محبی، تسلیمات! چوتھی اپریل کو ساڑھے نو بجے ریڈیو سے مندرجہ ذیل کتابوں پر تبصرہ کروں گا: (۱) سخن: حسن اکبر کمال، (۲) تیشۂ لفظ: سجاد باقر (۳) فن اور فیصلے: یحییٰ امجد (۴) دیدۂ یعقوب (اگر مل گئی!) اگر کوئی خاص مصروفیت نہ ہو تو سماعت فرمائیں اور اپنی رائے لکھیں۔ مسعود گوہر ہادوی بلاک نمبر۲ مکان نمبر ۲۷۔ این PECHS کراچی ٹیلی فون نمبر 40662 آپ کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں لے گئے ہیں اور وعدہ کیا ہے کہ خود آپ کو بھیج دیں گے۔ میرا ارادہ مئی میں آنے کا ہے آپ کو مجھ سے جو چیزیں منگانی ہوں بے تکلف فہرست بنا کر بھیج دیجئے بس یہ خیال رہے کہ ایسی کوئی فرمائش نہ ہو جس پر کسٹم کے قانون کو اعتراض ہوتا ہو۔ (۱) دیوان غالب: کتاب گھر لکھنؤ (۲) دیوان غالب: دارالاشاعت لکھنؤ (۳) غالب کا تنقیدی شعور: اخلاق حسین عارف (۴) دیوان غالب: فریدا اینڈ کو (۵) غالب کی زندگی: امیر حسن نورانی (۶) دیوان غالب: تیج کمار لکھنؤ (۶) گنجینۂ معنی: سید جعفر رضا (۷) مطالعہ غمگین: یونس خالدی (۸) فکر و نظر میگزین غالب نمبر (۱۰) غالب (انگریزی) محمد مجیب (۱۱) پیغمبران سخن: سردار جعفری (۱۲) مجاز کا المیہ: سلامت اللہ۔ ان کے علاوہ باقی وہ کتابیں ہیں جو انصار الحق صاحب یہاں چھوڑ گئے تھے۔ اب میں نے دیکھا تو .... کتابیں حیدر آباد کی چھپی ہوئی ہیں خرید کر آپ کسی کو دے دیں لکھنؤ کی چھپی ہوئی بعد کو بھیج دوں گا۔

نثار احمد فاروقی

(۹۳)

۲۸ر مارچ ۱۹۷۰ء،

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات!

آپ کے دونوں خط (۱۹ر مارچ اور ۲۱ر مارچ) ملے۔ تعزیت اور غمگساری کا شکریہ میں جانتا تھا کہ اس خبر کا آپ پر کتنا برا اثر ہوگا اور کتنے بے چین ہو جائیں گے۔ لیکن یہ بھی ممکن نہ تھا کہ اطلاع نہ دیتا۔ آپ کبھی نہ کبھی پوچھ ہی لیتے اور پھر معلوم ہوتا تو شکایت کرتے۔ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا، اب میں اس موضوع پر کیا لکھوں؟ سوچنا بھی نہیں چاہتا اس سے دل دکھتا ہے۔ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو میری شادی کے تین سال پورے ہوں گے، مجھے تو نہیں لیکن رضیہ کو اولاد کی بہت تمنا تھی۔ اس سے پہلے ایک

abortion ہو چکا تھا، اس لئے جب آثار ظاہر ہوئے تو میں نے بہت پابندی سے انہیں طبی نگرانی میں رکھا۔ ہر ہفتے check up کے لئے لیڈی ڈاکٹر کے پاس جاتی تھیں اور ۲۰، ۲۵ روپے اس کی فیس، دوا اور ٹیکسی وغیرہ میں خرچ کر آتی تھیں مگر میں نے اس کو ان کی صحت اور سلامتی کے لئے ضروری سمجھا اور سخت تاکید رکھی کہ وہ اسے پیسے کا زیاں نہ سمجھیں، ڈاکٹر کا مشورہ اور نگرانی مفید بات ہے۔ جب وضع حمل کا زمانہ قریب آیا تو میں طلبہ کے نقصان کے خیال سے رخصت نہ لے سکا اس لئے کہ ۲۷؍مارچ کو کلاسز suspend ہو رہی تھیں اور امتحان قریب تھا۔ میں ۳؍مارچ کو امروہہ سے واپس آیا اور ۵؍کو پھر واپس آنے کا رضیہ سے وعدہ کیا۔ لیکن ۵؍مارچ کی صبح کو ۵ بجے ٹرین سے مجھے جانا تھا، ۴، ۵ کی درمیانی شب میں حسن نعیم ملنے کے لئے آگئے اور رات کے اڑھائی بجے تک جاگنے کی وجہ سے ان سے گپ کر رہا تھا اور وہاں رضیہ پر تکلیف گزر رہی تھی۔ اڑھائی بجے جاگنے کی وجہ سے صبح کی ٹرین سے نہ جا سکا اور دن میں گیارہ بجے قاضی عبدالودود صاحب سے ملنے چلا گیا۔ اگلے دن صبح کو جانا چاہا تو رات کو معین احسن جذبی آگئے اور وہ ایک بجے تک ساتھ رہے تو ۶؍کو بھی نہ جا سکا۔ ۷؍کو ہفتہ تھا میں نے سامان اٹھا کر رکھا اور چپراسی کو بلانے گیا کہ یہ سامان باہر ٹیکسی تک پہنچا دے تو ایک صاحب کا ٹیلی فون آگیا ان سے باتیں کر کے نمٹا تو گاڑی چھوٹنے میں صرف ۱۰ منٹ باقی تھے۔ پھر سفر ملتوی کیا اور یہ سوچا کہ اتوار گزار کر جاؤں گا اتوار کو حاضری وغیرہ کے ریکارڈ تیار کر دوں گا۔ پیر کے دن صبح کی ڈاک میں پہلا یہ خط ملا کہ بچہ پیدا ہوا، لیکن اس کا دم گھٹ گیا تھا بروقت ڈاکٹر کی مدد نہ ملی اور وہ گزر گیا۔ بہت تندرست اور خوبصورت اور متناسب جسم کا بچہ تھا، ۱۰ پونڈ وزن تھا اور نہایت گورا رنگ۔ اس میں بہت سی غلطیاں میرے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ہوئیں۔ میں نے جس لیڈی ڈاکٹر کے کلینک میں انتظام کیا تھا وہاں رضیہ کو داخل نہیں کیا گیا، جن ڈاکٹروں سے کہہ آیا تھا کہ مشورے میں شریک رہیں ان کو اطلاع نہیں دی گئی۔ ایک دوست کو اس کام پر متعین کر آیا تھا کہ اگر فوری طور پر مراد آباد یا دہلی منتقل کرنا ہو تو موٹر وغیرہ کا انتظام فوراً کر دیں لیکن گھر پر میری والدہ اور خوش دامن صاحبہ تھیں اور چھوٹا بھائی تھا وہ خود بیمار تھا۔ خوشدامن صاحب نے گھبراہٹ میں جتنے فیصلے کئے سب غلط کئے اور بجائے کلینک جانے کے وہ دو نرسوں کو گھر پر بلوا لیا۔ ان دونوں میں پیسے کی رقابت بھی تھی ایک تو بالکل الگ تھلک سی بیٹھی رہی اور دوسری نے گھبراہٹ میں آنول نال بچے کی گردن میں پھنسا دی جس سے اس کا دم گھٹ گیا۔ اگر لیڈی ڈاکٹر موجود ہوتی وہ فوراً انجکشن وغیرہ دے کر case سنبھال لیتی۔ کلینک کا معاملہ ہوتا تو آکسیجن دے دی جاتی مگر یہ سب سہولتیں گھر پر کہاں۔ رضیہ نے سارے سال بہت تکلیف اٹھائی اور اب بے چاری ہاتھ جھاڑ کر بیٹھی ہیں۔ ہماری خوشدامن صاحبہ کو اپنی غلطی کا احساس ہے اور نادم سی ہیں مگر میں نے رضیہ کی وجہ سے کچھ نہیں کہا اور کچھ کہنے سے فائدہ بھی کیا ہوتا؟ آپ نے جتنی دلسوزی اور محبت سے تعزیت کے کلمات لکھے ہیں ان سے مجھے جینے کا حوصلہ ملا ہے۔ مہ جبیں سلمہا کا فوٹو میری ڈائری میں رہتا ہے۔ انیس سلمہ کی تصویر اب آپ نے بھیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو علم اور اقبال کے ساتھ طویل عمریں عطا کرے اور والدین کو صحت و عافیت سے سروں پر سایہ افگن رکھے وہ آپ کی آنکھوں کی روشنی اور دل کا سکون ہیں تو میرے لئے بھی اپنی حقیقی اولاد کی طرح ہیں۔ آپ نے جس محبت سے اپنی اولاد کو میری آغوش شفقت میں دیا ہے اس کا میں کیا جواب دے سکتا ہوں۔ سوائے اس کے کہ میں نے چاروں بچوں کو آپ سے لے لیا۔ خدا ان کی سرپرستی اور تعلیم و تربیت کے لئے آپ کا سایہ ان کے سروں پر رکھے آپ میری نیابت میں میرے ان بچوں کو اچھی تعلیم اور اچھی تربیت دیتے

رہیں۔ کئی دن تک طبیعت میں سخت وحشت رہی۔ گھر رہ کر رضیہ کی اداسی دیکھی نہیں جاتی تھی میں پھر چلا آیا۔ وہ اب تندرست ہیں اور چل پھر رہی ہیں مگر دل بجھا بجھا سا ہے۔ میں نے بھی زندگی کے معمولات میں پھر دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔ دیکھیے اتنی بڑی قیمت ادا کر کے غالب کا صرف ایک مصرع سمجھ میں آیا ہے میں نے اس کیفیت میں ایک دن یہ شعر گنگنایا:

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

ذرا غور کیا تو خیال ہوا کہ شعر میں کچھ سقم ہے۔ پہلے مصرع میں کہتا ہے: آزادوں کے غم کی کیفیت لمحاتی ہوتی ہے دوسرے مصرعے میں اس دعوے کی دلیل ہے کہ ہمارے ماتم خانے کی شمع برق سے روشن کی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ برق سے شمع روشن کرنا عادۃً محال ہے، یہ تشبیہہ کسی اردو یا فارسی کے شاعر نے استعمال نہیں کی۔ اگر مان لیں کہ صحیح ہے تو اس سے برق کی لمحاتی کیفیت تو ثابت ہوتی ہے شمع کی نہیں۔ شمع خواہ برق سے روشن کی گئی ہو وہ تو ساری رات جل سکتی ہے۔ اگرچہ تمام دواوین میں شعر کا یہی متن ہے اور تمام شارحین نے یہی معنی لکھے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ کسی نے بھی شعر کو صحیح نہیں سمجھا۔ اگر یہ مفہوم لیں کہ 'برق کو شمع ماتم خانہ بنا کر روشن کرتے ہیں' تو مصرع کے الفاظ مفہوم سے زائد ہو جاتے ہیں 'برق کو کرتے ہیں (اپنی) شمع ماتم خانہ ہم' مفہوم پورا ہو گیا۔ 'روشن' کی کیا ضرورت ہے؟ اچانک ذہن میں یہ لمعان ہوا کہ پہلے زمانے میں یائے معروف و مجہول کا فرق نہیں تھا اس لئے کہ فارسی رسم الخط میں یائے مجہول ہے ہی نہیں۔ غالب نے 'برق سی' لکھا ہو گا۔ اب شعر کو دوبارہ دیکھئے:

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سی کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

مطلب: آزاد طبع لوگ غم کی کیفیات سے چشم زدن میں گزر جاتے ہیں (چنانچہ) ہم بھی اپنے ماتم خانے کی شمع کو برق کی طرح روشن کرتے ہیں (ایک ثانیے میں جلی اور اور روشنی کر کے بجھ گئی!) ذرا اس text پر اور اس مطلب پر غور کیجئے۔ اپنے احباب کو دعوتِ فکر دیجئے اور نتیجے سے مجھے مطلع کیجئے۔ مسعود گوہر صاحب اپریل کے پہلے ہفتے میں جائیں گے اور وہاں سے آپ کی کتابیں بھیج دیں گے۔ عرش صدیقی صاحب کا بھی خط کل آیا تھا انہیں جواب دے دیا ہے مگر 'دیدۂ یعقوب' مل نہیں سکی آئندہ کبھی اس پر تبصرہ کر دوں گا۔ میرا ارادہ مئی میں آنے کا ہے۔ آپ اپنی مطلوبہ اشیاء کی فہرست بنا کر بھیج دیجئے میں ان معاملات میں بہت کند ذہن واقع ہوا ہوں۔ یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کس کے لئے کیا چیز لے کر جانا چاہیے۔ اگر آپ کی طرف سے رہنمائی نہ ملی تو میں یا تو کوئی چیز اپنے ساتھ نہ لا سکوں گا یا ایسی غلط سلط چیزیں لے آؤں گا جنہیں دیکھ کر آپ سوچیں گے کہ خواہ مخواہ پیسہ اور وقت برباد کیا۔ بے تکلفی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اپنی، بھابی صاحبہ اور بچوں کی طرف سے فرمائش کی فہرست خود ہی بھیج دیں۔ آپ نہیں بھیجیں گے تو میں برا مانوں گا۔ 'اردو نامہ' کے دفتر سے خط آیا ہے آئندہ میرا رسالہ آپ کو ملا کرے گا۔ مشفق خواجہ صاحب کو بھی بعض کتابوں کے لئے لکھا ہے کہ آپ کو بھیج دی جائیں۔ جب تک یہ خط آپ کو ملے گا آپ ریڈیو سے تبصرہ سن چکے ہوں گے۔ آپ کے تاثرات کا انتظار رہے گا۔ بھابی صاحبہ کو سلام کہیے گا اور بچوں کو پیار۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۹۴)

۱۷/اپریل ۱۹۷۰ء
شعبہ عربی و فارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

برادر محترم، تسلیمات! ۱۰/اپریل کا خط بہت انتظار کے بعد ملا۔ میں نے مسعود گوہر صاحب کو آج پھر خط لکھ دیا ہے کہ کتابیں آپ کو بھیج دیں۔ ان کا پتا اور فون نمبر آپ کو لکھ ہی چکا ہوں آپ احتیاطاً اپنے کسی عزیز کو بھی مامور کر دیجئے کہ ان سے کتابیں لے آئے۔ 'تلاش غالب' آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک گئی ہے۔ طفیل صاحب بھی موجی آدمی ہیں اگر فقیر کی موج آئی تو چاہے ایک ہفتے میں اسے تیار کر دیں ورنہ پڑی رہے گی۔ خیر۔ آپ کو 'غالبیات' پر کام کرنے کی اجازت مل گئی ہے یہ تو بہت اچھا ہوا۔ میں اس کا synopsis بنا کر بھیج دوں گا ورنہ ۱۰ مئی تک مجھے لاہور آنا ہے وہیں تیار کر کے دے دوں گا یہ ذرا غور و فکر سے تیار ہوگا اس لئے کہ سارے کام کا مدار اس کے خاکے structure پر ہی ہوتا ہے۔ آپ نے ۹ کتابیں کن صاحب کے ہاتھ بھیجی ہیں؟ ان کا پتا بھی لکھ دیا ہوتا۔ ہمارا کالج بند ہو چکا ہے اور میں زیادہ تر امروہہ میں رہتا ہوں۔ آپ بھی آئندہ مجھے امروہہ کے پتے پر خط روانہ کریں۔ کتابوں پر تبصرے کا مسودہ علیحدہ رجسٹری سے بھیج رہا ہوں۔ یہ اگر اشاعت کے قابل ہو تو اسے آپ شائع کرا سکتے ہیں۔ خبر نہیں کہ حسن اکبر کمال صاحب نے بھی سن لیا تھا یا نہیں اگر نہ سنا ہو تو سخن کے تبصرے کی نقل آپ انہیں بھیج دیں۔ یحییٰ امجد صاحب کی فرمایشی ساڑھی ضرور لے آؤں گا بشرطیکہ کوئی خاتون ساتھ ہوئیں غالب پر صرف ۲، ۳ کتابیں اور آئی ہیں وہ آپ کو مل جائیں گی۔ دیوان غالب نسخہ امروہہ کی طباعت کا کام میرے زمانہ قیام ہی میں ہو جائے گا۔ میں اپنے ساتھ اس کا مسودہ لے کر آؤں گا۔ قاضی صاحب سے بات ہو تو گئی ہے مگر وہ اپنے کاموں کے لئے بھی وقت نہیں نکال پاتے اور مہینوں نہیں برسوں ٹالتے رہتے ہیں۔ آپ نے سہیل صاحب سے معاملہ کر لیا اچھا ہوا اب میں وہاں رہ کر اس کی تکمیل کر دوں گا۔ میں غالباً ۱۰/مئی یا زیادہ سے زیادہ ۱۵/مئی تک آ سکوں گا۔ آنے کی اطلاع آپ کو پہلے سے دوں گا تا کہ ممکن ہو تو آپ لاہور تشریف لے آئیں۔ مجھے روانہ ہونے سے قبل بہت سے کام سمیٹنے ہیں اس لئے آج کل اطمینان سے خط لکھنے کا موقع بھی نہیں ملتا قدرت نقوی صاحب کا خیال صحیح ہے کہ دیوان کی editing میں خامیاں رہ گئی ہیں۔ مگر میں نے اسے کب own کیا ہے۔ اسی لئے اپنے نام سے نہیں چھپوایا۔ میرے مضمون کی حد تک وہ جو کچھ لکھیں گے اس میں جو بات قابل قبول ہوگی وہ شکریے کے ساتھ تسلیم کی جائے گی۔ ان کے لئے بھی اب کوئی نئی بات کہنا مشکل ہے اس عرصے میں دیوان کے تقریباً سارے پہلو مختلف تحریروں اور مضامین کے ذریعے سامنے آ چکے ہیں۔ بچوں کو دعا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۹۵)

یکم مئی ۱۹۷۰ء
چاہ غوری، امروہہ (ضلع مراد آباد)

برادر گرامی، تسلیمات! بہت دنوں سے آپ کو خط نہیں لکھ سکا نہ آپ کا خط ملا۔ اگر کوئی آیا ہوگا تو دہلی میں پڑا ہوگا۔ میں اس عرصے میں دہلی سے باہر رہا اور اب چند روز سے امروہہ میں ہوں۔ پاسپورٹ ابھی نہیں ملا ہے شاید ۸، ۱۰ دن اور لگ

جائیں۔ ملنے پر اطلاع دوں گا اور آنے کی تاریخ وغیرہ طے کر کے بعد میں لکھوں گا۔ یہاں کئی دن سے گرمی بہت سخت ہو رہی ہے اس لئے میں دہلی سے بچا بچا پھر رہا ہوں۔ اگر گرمی کا یہی حال رہا تو میرے لئے ریل سے سفر کرنا بہت دشوار ہوگا اور ہوائی جہاز سے سیدھا کراچی پہنچوں گا۔ اس صورت میں یہی نقصان ہے کہ سامان بہت مختصر ہو جائے گا یعنی صرف چند کپڑے پہننے کے لے جاسکوں گا۔ کتابوں کے بنڈل چھوڑنا پڑیں گے۔ اگر جہاز سے سفر کا ارادہ ہوا تو کتابیں کسی اور کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ آپ کو یہ خط ۸رمئی تک ملے گا۔ جواب امروہہ کے پتے پر دیجئے۔ وہ مجھے ۱۰رمئی تک مل سکے گا۔ اس دوران میں ممکن ہے پاسپورٹ بھی تیار ہو جائے۔ اگر میں امروہہ میں رہا تو خط ملے گا ورنہ زبانی باتیں ہوں گی خط وکتابت کا وقت نہیں رہا۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں تسلیمات۔ نیاز مند!

نثاراحمد فاروقی

(۹۶)

۲۱رمئی ۱۹۷۰ء

شعبہ عربی وفارسی، دہلی کالج، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات! آپ کے سب خطوط ملے ہیں جو دہلی کے پتے پر آئے وہ بھی، اور جو آپ نے امروہہ کے پتے پر لکھے تھے وہ بھی۔ اکبر علی خاں صاحب کے خط کی نقل اور جواب بھی پہنچا۔ میں ان دنوں گرمی سے عاجز رہا، آپ خبروں میں سن رہے ہوں گے کہ یہاں کتنی شدید گرمی ہے۔ گھر میں کچھ مرمت کا کام شروع کرا دیا تھا اس میں الجھ گیا۔ کل پھر دہلی آیا اور اپنا پاسپورٹ حاصل کیا۔ آج ویزا کے لئے درخواست دے رہا ہوں وہ مل جائے اور سیٹ رزرو کرالوں تو آپ کو اطلاع دوں کہ کب آرہا ہوں۔ میرا ارادہ تو مئی کے شروع ہی میں آنے کا تھا مگر کسی نہ کسی سبب سے ملتوی ہوتا رہا۔ اب یہ خیال ہے کہ یہاں سے ۳۱ مئی کی شب میں نکلنا ہوگا اور ان شاء اللہ یکم جون کو لاہور پہنچوں گا۔ آپ احتیاطاً یکم جون کو لاہور آجائیں بشرطیکہ کوئی زحمت نہ ہو اور کسی کام کا ہرج نہ ہو۔ میں اپنے آنے کی اطلاع تار کے ذریعے طفیل صاحب کو دوں گا ان سے آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ نوے فی صدی امکان یکم جون ہی کو آنے کا ہے۔ دس فی صدی یہ ہو سکتا ہے کہ ۱، ۲ دن پہلے یا بعد میں پہنچوں۔ اب آپ سے زبانی گفتگو ہوگی۔ آپ نے جن بھلے مانس کے ہاتھ کتابیں بھیجی ہیں ان کا پتا بھی نہیں بتایا آخر اتنے پوشیدہ رکھنے کی کیا بات تھی؟ مجھے ابھی تک کتابیں نہیں ملی ہیں اور اندیشہ یہ ہے کہ میں دہلی سے چلا جاؤں گا تو کہیں یہ کتابیں ضائع نہ ہو جائیں۔ آپ کے لئے کتابیں جمع کر رہا ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ یہاں بازار میں مہینوں کوئی نئی کتاب نہیں آتی خصوصاً غالب پر کتابوں کا سلسلہ اب تقریباً بند ہو گیا ہے۔ بہر حال جتنی بھی ملیں گی وہ جمع کی جائیں گی۔ بعض اور دوستوں کے لئے بھی چند کتابیں لینا ہیں۔ آپ کی دوسری فرمائش بھی حتی الوسع پوری ہوگی۔ میں نے ہوائی جہاز سے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اب ریل سے سفر کرنا ہی طے پایا ہے۔ لاہور میں آپ کے سامنے سب امور طے پا جائیں گے۔ آپ کے خط سے بھابی صاحبہ کی علالت کا حال معلوم ہو کر بہت تشویش ہوگئی خدا کرے اب وہ بخیر ہوں۔ سہیل صاحب کو میرے آنے کی اطلاع کر دیجئے گا۔ مسودات میں اپنے ساتھ لاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ ضروری نہیں ہاتھ کے ہاتھ طے ہو جائیں۔ بچوں کو دعائیں، بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ والسلام!

نثاراحمد فاروقی

(۹۷)

۱۰؍جون ۱۹۷۰ء، امروہہ

محبت گرامی قدر، تسلیمات!

آپ نے دیکھا دردؔ نے کیا کہا ہے:

سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک
اور تو یاں کچھ نہ تھا ایک مگر دیکھنا

کبھی کبھی خط لکھ کر ایک دوسرے سے کہہ سن لیا کرتے تھے تو اب یہ حال کہ نامہ ہے نہ قاصد پیغام زبانی ہے! میں نے دو مرتبہ حاجی عبدالسلام خاں صاحب کو خط لکھ کر آپ کی خیریت معلوم کی مگر انہیں بھی کچھ علم نہیں تھا۔ آج یہ خط سعید بھائی کی معرفت بھیج رہا ہوں۔ آپ اسی پتے سے جواب دے سکتے ہیں۔ Mr. A.H. Saeed, Jaddah Oil Refinery, Post Box No.1604, Jeddah (S. Arabia)۔ طفیل صاحب سے ملاقات ہو یا ٹیلی فون پر گفتگو ہو تو میرا اسلام کہہ دیجئے گا۔ دیوان کا قصہ یہاں چل رہا ہے تفصیل تو کبھی زبانی ہی بتاؤں گا۔ اس عرصے میں انہوں نے اور کیا کیا چھاپ ڈالا؟ وہاں کے حالات کا بھی کسی طرح علم نہیں ہوتا بس متفرق ذرائع سے کچھ لوگوں کی خیریت مل جاتی ہے۔ آپ ذرا تفصیل سے لکھئے اور سب کا حال لکھئے۔ آپ کی خالہ صاحبہ کی خدمت برابر جاری ہے اطمینان رکھیے۔ بچوں کو بہت بہت پیار۔ بھابی کو تسلیمات۔ باقی آپ کا خط آنے پر، بہت کچھ پھر لکھوں گا۔ بیوی اور بچہ بخیریت ہیں۔ والسلام! آپ کا

نثار احمد فاروقی

(۹۸)

۱۱؍جون ۱۹۷۰ء

ادارہ فروغِ اردو، لاہور

برادر محترم، میاں صاحب کا آج والا پروگرام تو ملتوی ہو گیا۔ اب وہ پیر کے دن مل بیٹھنے کو کہتے ہیں میرا ابھی یہاں سے چل چلاؤ ہے۔ آپ کے سامنے بہت سے امور تصفیہ طلب ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہفتہ یا اتوار کو ۲، ۳ دن کے لئے آجایئے۔ بچوں کو دعائیں اور پیار۔ امید ہے بھابی صاحب خیریت سے ہوں گے میرا آداب۔

نثار احمد فاروقی

(۹۹)

۱۳؍جون ۱۹۷۰ء

ادارہ فروغِ اردو، لاہور

برادر مکرم، ۱۷؍جون (بدھ) کا رزرویشن تیز گام سے کرالیا ہے۔ آپ اگر لاہور نہ آسکیں تو بدھ کی شام کو تیز گام پر سیکنڈ کلاس میں مجھے تلاش کرلیں۔ انیس سلمہ یا گڑیا کو اپنے ساتھ لے کر آئیں۔ میاں سہیل سے شاید پیر کی شام کو ملاقات ہوگی بھابی کو آداب۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۰)

۲۰؍جون ۱۹۷۰ء
گلشنِ اقبال، کراچی

برادر محترم، تسلیمات!

میں خیریت سے پہنچ گیا۔ آپ نے جس محبت سے استقبال کیا اور اپنا قیمتی وقت میری خاطر ضائع کیا اس کا شکریہ کن لفظوں میں ادا کروں۔ یہاں ملاقات اور تقریبات کا آغاز ہو چکا ہے۔ اگلا ہفتہ پورا بک ہو گیا ہے۔ آپ موقع پا کر چلے آئیں تو خوب گزرے گی لیکن اپنی سہولت کا خیال کریں۔ مشفق خواجہ صاحب اسی روز مل گئے تھے۔ کتابیں انہیں پہنچ چکی ہیں اور ۵۰ جلدیں انہوں نے دکان پر رکھوادی ہیں۔ مجھے جن بزرگوار سے یہاں روپے لینا تھے ان سے نہیں مل سکے اور طفیل صاحب نے بھی اپنے خسارے کا ذکر کر کے ڈرادیا ہے اس لئے بہت سے پروگرام منسوخ کرنا پڑیں گے۔ اس لئے سہیل صاحب سے بات کر کے وہ معاملہ کرنا اور ضروری ہو گیا ہے۔ کیا آپ نے انہیں فون کیا تھا؟ بھابی صاحبہ سے میرا اسلام کہیے اور بچوں کو دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۱)

۲۴؍جون ۱۹۷۰ء، کراچی

برادر محترم، تسلیمات! آپ کا خط ہے نہ ٹیلی فون ہے نہ خیر خبر ہے۔ یہاں اتنی مصروفیت ہے کہ خط لکھنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟ کراچی آنے کا ارادہ ہے؟ کیا آپ نے میاں صاحب سے ٹیلی فون پر بات کی تھی؟ کل فرمان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انجمن میں اچھا مجمع ہو گیا تھا۔ آج اردو بورڈ میں ہے کل کو گلڈ میں ہوگا۔ بھابی سے آداب اور بچوں کو دعا کہیے گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۲)

۲۷؍جون ۱۹۷۰ء، کراچی

برادر گرامی، تسلیمات! آپ کو دو تین خط لکھ چکا ہوں مگر نہ جواب ہے، نہ رسید ہے۔ نہ آپ کا کوئی ٹیلی فون آیا۔ یہ بھی خبر نہیں کہ آپ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ خدا کرے بھابی کا مزاج اچھا ہو، ان کی صحت کے لئے دعا گو ہوں۔ آج رضیہ کا خط بھی آیا ہے انہوں نے آپ دونوں کو سلام لکھا ہے اور خیریت معلوم کی ہے۔ یہاں مصروفیت حد سے سوا ہے۔ احباب اور عزیزوں سے ملاقات کے لئے ایک سال بھی ناکافی ہے۔ دو تین جلسے بھی اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ کو اگر فرصت ہے تو ایک دو دن کے لئے آجایئے۔ کل مشفق خواجہ صاحب کے گھر دعوت تھی۔ نظیر صدیقی صاحب بھی موجود تھے۔ آج ایک محفل مشاعرہ ہے۔ رائٹرز کلب میں پرسوں جلسہ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری نے صدارت کی۔ 'اردو نامے' کے تازہ شمارے میں سید قدرت نقوی نے پھر ایک مضمون داغ دیا ہے۔ میں ان بزرگوار کو اتنی اہمیت نہیں دیتا کہ ان کے فرمودات کی تردید کی جائے۔ درماندہ محقق جو ٹھہرے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے رامپوری دوست کی فرمائش پر یہ تحقیق کرتب دکھارہے ہیں۔ آپ مجھے خط لکھیے خواہ انجمن کے پتے پر خواہ میری فرودگاہ کے پتے پر یا ٹیلی فون پر بات کیجئے یا خود آیئے۔ یہ مُہر سکوں تو ٹوٹے۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام۔ والسلام

نثار احمد فاروقی

(۱۰۳)

۱۷ر جولائی ۱۹۷۰ء، کراچی

برادر محترم، تسلیمات!

آج میں نے تیزگام سیکنڈ کلاس میں ۲۱ر جولائی (سہ شنبہ) کا رزرویشن کرالیا ہے آپ سے ۲۲ر (چہارشنبہ) کی صبح کو ملتان کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی، ان شاء اللہ۔ آپ میرے ساتھ ہی لاہور چلیں۔ وہاں مجھے صرف ۲۳ر کو رہنا ہے اور ۲۴ر (جمعہ) کو بارڈر پار کرلینا چاہتا ہوں۔ آپ کا ساتھ چلنا یوں ضروری ہے کہ جو کتابیں میں نہ لے جاسکوں گا وہ آپ کی تحویل میں چھوڑ دوں گا۔ امید ہے اب بھابی صاحب کا مزاج اچھا ہوگا۔ آپ نے اس زمانے میں ان کی علالت سے بہت پریشانی اٹھائی اور کچھ میں نے آپ کو پریشان کیا۔ بھابی سے میرا سلام کہیے گا۔ اس کا افسوس رہے گا کہ میں چندروز کے لئے ملتان نہ آسکا اگلی بار ان شاء اللہ ملتان کا بھی پروگرام رہے گا۔ بچوں کو بہت سی دعائیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۴)

۵ر اگست ۱۹۷۰ء

لطیف بھائی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ سے رخصت ہو کر 'بخیر و عافیت' دہلی پہنچا۔ آپ نے میری خاطر کتنی زحمت گوارا کی، کتنے زیر بار ہوئے اور کیسی محبت اور انسانیت کا برتاؤ کیا اس کا تصور کر کے دل جذبات تشکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔ مگر شکریے کے الفاظ زبان یا قلم سے ادا نہیں ہوتے! بھابی اور بچوں سے نہ مل سکنے کا ابھی تک قلق ہے۔ زندگی بخیر ہے تو آئندہ سال ملاقات ہوگی۔ آپ ضرور آنے کا ارادہ کیجئے میں ہمہ تن انتظار ہوں اور یہ لالچ بھی ہے کہ میری کتابیں آپ کے ساتھ آئیں گی۔ مجھے اپنی اس کوتاہی کا بھی شدید احساس ہے کہ آپ کے thesis کا خاکہ وہاں تیار نہیں کرسکا۔ یہ کام اب آپ کے یہاں آنے پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے جلدی آیئے۔ مشفق خواجہ صاحب کو خط لکھ کر معلوم کیجئے کہ میں نے جس کام کے لئے انہیں لکھ کر دیا تھا وہ کب تک ہوگا۔ ابھی میں بہت دنوں تک آپ کو تفصیلی خط نہیں لکھ سکوں گا ڈاک کا بڑا انبار جمع ہوگیا ہے۔ بچوں کو دعائیں، بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۵)

۱۸ر اگست ۱۹۷۰ء

لطیف بھائی، سلام محبت!

آپ کے دو خط ملے ایک ۷ر اگست کا دوسرا ۱۲ر اگست کا۔ میں خود آپ کی تحریر کا شدید انتظار کر رہا تھا یہ تو وہم نہیں

کرسکتا کہ آپ ناراض ہوجائیں گے۔لیکن بھابی کی طبیعت کا حال معلوم ہے اس لئے سخت فکر تھی۔ بعد کو مجھے یاد آیا کہ میں نے ایک خط آپ کو فیروز پور کے اسٹیشن سے بھی لکھا تھا وہ آپ کو ملا نہیں۔ مجھے بھابی اور بچوں سے نہ مل سکنے کا کتنا ملال اور کیسی شرمندگی ہے۔اظہار نہیں کرسکتا مجھے کبھی ریل میں نیند نہیں آتی مگر کم بخت اسی دن آنے کو رہ گئی تھی۔اس کی تلافی اب یہی ہوسکتی ہے کہ آئندہ چندروز کے لئے آپ کے گھر آکر قیام کیا جائے۔آپ کے اجازت نامے کی نقل آگئی ہے تو اصل بھی آجائے گی اور باقی مرحلے بھی طے ہوجائیں گے آپ مجھے تاریخ کی صحیح اطلاع دیں گے تو فیروز پور آجاؤں گا۔طفیل صاحب کو وہاں تک کھینچ لایئے گا۔ یہاں تو وہ آپ کے ساتھ کیا آئیں گے۔اس روز میں نے رسالہ 'نونہال' بہت تلاش کیا نہیں ملا۔معلوم ہوا کہ اب کسی اور شہر سے نکلنا شروع ہوگا۔ بہر حال دوسرے میگزین تھے ان سے کام چل گیا۔لہٰذا آپ جو مضامین اس رسالے کے لئے لکھنا چاہتے تھے وہ فی الحال رہنے دیجئے۔'تلاش غالب' یہاں چھپ گئی ہے وہ صفحہ نہیں بدلا جاسکا مگر میں نے ابھی release نہیں ہونے دی ہے آپ کے آنے تک روک سکا تو روک لوں گا۔آپ آئیں تو میری فرمائشیں نوٹ کرتے رہیے۔کچھ جلدیں تو 'تلاش غالب' کی ضرور ساتھ لایئے گا۔اور ایک درجن LUBNA SOAP کی ٹکیاں، نیز ۳ چھوٹے سائز کے تبت پاؤڈر کے ڈبے۔کتابوں میں اگر 'دائرۃ المعارف' (اردو انسائی کلوپیڈیا) جسے پنجاب یونیورسٹی نے چھاپا ہے اور پانچ جلدیں چھپ گئی ہیں وہ بہت عمدہ کپڑے کی جلد میں ملیں گے۔اس کی سب جلدیں لے آئیں۔ یہ تو میں نے اب لکھ دیا ہے پھر کوئی بہت ضروری چیز یاد آئے گی تو لکھوں گا۔مسعود گوہر صاحب کو اطمینان سے خط لکھوں گا۔ پہلے آپ میری بھیجی ہوئی فہرست میں سے چیک کرکے ان کتابوں کے نام لکھئے جو ان کے ہاتھ بھیجی گئی تھیں اور آپ کو نہیں ملیں۔مشفق خواجہ صاحب کو ابھی تک خط نہیں لکھ سکا ہوں ذرا سکون ملے تو لکھوں گا۔آپ کے thesis کا خاکہ تیار کرنے کے لئے فرصت کا منتظر ہوں۔قصائی وغیرہ خیریت سے ہیں۔ پرسوں میرے ہاتھ سے پٹ گئے اور شاید ابھی اور پٹیں گے۔ بچوں کو بہت بہت دعائیں اور بھابی صاحبہ کی خدمت میں تسلیمات (نہایت شرمندگی کے ساتھ)

نثار احمد فاروقی

(۱۰۶)

۱۹/اگست ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، کل خط لکھا ہے ایک ضروری بات لکھنے سے رہ گئی تھی۔ مجھے غالب کے سلسلے کی ۹ کتابوں کا بنڈل مل گیا ہے۔اس پر محصول بھی زیادہ نہیں ہے اور غالباً وقت بھی کم لگا ہے۔اگر آئندہ بھی کچھ کتابیں آئیں تو بہت اچھا ہے۔بھیجنے والے کا وہاں کا پتا معلوم ہو تو میں بھی کتابیں انہیں بھیج دوں، بیگم یحییٰ امجد صاحب کے لئے ساڑی رکھی ہوئی ہے اگر آپ آرہے ہیں تو آپ کے ساتھ ہی جائے گی ورنہ کسی معتمد آدمی کی تلاش کروں گا۔امجد صاحب سے اور 'اجازت نامہ' حاصل کرنے کی کارروائی شروع کرنے کو کہیے۔میں ابھی تک مشفق خواجہ صاحب کو خط نہیں لکھ سکا کوشش کروں گا کہ آج وقت مل جائے۔امید ہے بھابی کی طبیعت اب ٹھیک ہوگی اور آپ لاہور کی سیر کرآئے ہوں گے۔والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۷)

۱۱؍ستمبر ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات!

ایک خط لکھ چکا ہوں۔ آج کل فرصت کم ہو رہی ہے۔ کل ایک چھوٹا بچہ ملتان جانے والا اتفاق سے مل گیا۔ میں نے اسے مندرجہ ذیل کتابیں آپ کے لئے دی ہیں۔ (۱) گل رعنا مرتبہ مالک رام (۲) غالب شخصیت اور شاعری از رشید احمد صدیقی (۳) مجلہ سفینہ: غالب نمبر (۴) غالب اپنے آئینے میں: اختر صدیقی (۵) نگار غالب از علی عباد امید (۶) شرح مرثیہ غالب (۷) ہماری زبان ۸ ستمبر ۱۹۷۰ء۔ اس میں 'قادر نامہ' غالب پر ایک مضمون ہے۔ آپ 'کمال الدین' احب، غوث اسپورٹس، صدر بازار ملتان چھاونی سے مل کر یہ کتابیں لے لیں اور مجھے رسید سے مطلع کریں۔ یہ بچہ ادھر سے ڈیڑھ ماہ بعد واپس آئے گا۔ اگر آپ اسے بارڈر تک چھوڑ سکیں تو یہاں میں اس کا استقبال کر لوں گا۔ اس کے ہمراہ میرے لئے ضروری کتابیں بھیج دیجئے گا لیکن اس کی ویسی ہی مدد کرنا ہوگی جیسی طفیل صاحب نے کی تھی۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام، والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۰۸)

۲۱؍ستمبر ۱۹۷۰ء

برادر گرامی، تسلیمات!

آپ کا خط کئی دن سے نہیں ملا۔ خدا کرے مانع بخیر ہو۔ میں نے مسعود گوہر صاحب کو بھی خط لکھ دیا تھا اور مشفق خواجہ کو بھی۔ دونوں ہی جواب گول کر گئے۔ طفیل صاحب کے تین خط ملے انہیں جواب دیا گیا اب وہ شاید لندن سے چل پڑے ہوں گے اور تہران میں ہوں گے۔ میں نے یہاں سے ایک بچے کے ہمراہ آپ کو کچھ کتابیں بھجوائی تھیں اور لکھا تھا کہ کمال الدین صاحب، غوث اسپورٹس، صدر بازار ملتان سے مل کر آپ وہ کتابیں لے لیں۔ یہ بچہ کچھ دن کے بعد واپس بھی آئے گا۔ آپ اس کے ہمراہ میرے لئے کچھ بھجوا سکیں تو بھیج دیجئے مگر وہ بچہ تنہا ہے کوئی چیز زیادہ وزنی نہیں لا سکے گا اور قابل اعتراض بھی نہ ہو۔ میں نے کتابوں کی فہرست جو اس کے ہمراہ بھیجی تھیں آپ کے نام ایک کارڈ میں روانہ کر دی تھی۔ یہاں 'ہماری زبان' میں ایک مضمون اکبر علی خاں کا شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ لاہور میں خواجہ محمد حسن صاحب کے پاس جو گل رعنا کا قلمی نسخہ غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس کے مکمل عکس سید معین الرحمٰن صاحب نے اکبر علی خاں کو بھجوائے ہیں اور وہ اس عکس کو 'مقدمہ و حواشی کے ساتھ' جلد ہی شائع کر رہے ہیں۔ معین صاحب سے تو آپ کے بھی مراسم ہیں پھر انہوں نے آپ کو اس مخطوطے کا عکس کیوں نہ دیا؟ اور اشاعت کی اجازت خواجہ محمد حسن صاحب نے تو معین الرحمٰن صاحب ہی کے توسط سے دی ہے۔ براہ کرم اس سلسلے کی ضروری باتیں معلوم کر کے مجھے تفصیل لکھئے۔ میں آج کل بعض بہت ضروری کاموں پر الجھا ہوا ہوں لیکن آپ کے خاکے والے کام سے غافل نہیں ہوں۔ کچھ شروع کیا ہے اگر ممکن ہوا تو اسی ہفتے میں بھجواؤں گا۔ بھابی صاحبہ سے میرا اسلام کہیے بچوں کو دعائیں۔ میں تو ابھی بہت دنوں تک قاعدے کا خط لکھنے کے قابل نہیں ہوں آپ لکھیے اور وہاں کے حالات بتائیے۔ کیا طفیل صاحب کا کوئی خط آیا؟

نثار احمد فاروقی

(۱۰۹)

۲۴ر ستمبر ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادر مکرم، تسلیمات!

آپ کو دو خط لکھ چکا ہوں۔ جن میں یہ اطلاع دی ہے کہ ایک بچے کے ہمراہ آپ کے لئے کچھ کتابیں بھیجی تھیں۔ آپ کمال الدین صاحب غوث اسپورٹس صدر بازار، ملتان سے مل کر وہ کتابیں لے لیں۔ رسید کا انتظار ہے۔ طفیل صاحب کے تین خط آئے جواب دیا گیا اب وہ گول ہیں۔ مشفق خواجہ نے بھی خط نہیں لکھا۔ مسعود گوہر نے چپ سادھ لی۔ اصل میں ہر آدمی برتاؤ میں آ کر کھلتا ہے۔ اب یہ خط دو باتوں کے لئے لکھ رہا ہوں ایک تو یہ کہ ۳ر اکتوبر کی شب میں غالباً ۹ بجے (وقت صحیح یاد نہیں) ہندستانی وقت کے مطابق، میں آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام میں کتابوں پر تبصرہ کروں گا۔ 'محاسن الفاظ غالب' اور 'اشاریہ غالب' تبصرے میں شامل ہیں۔ ایک آدھ اور کوئی کتاب لے لوں گا۔ آپ ضرور سنیں۔ معین الرحمٰن اور نذیر صاحب کو وقت ملے تو اطلاع کر دیں۔ کل سے ایک ہفتے کی چھٹی ہے میں امروہہ جا رہا ہوں۔ ۲ر اکتوبر کی شب میں واپس آؤں گا۔ دوسری بات یہ کہ معین الرحمٰن صاحب نے یہاں 'گل رعنا بخط غالب' کے عکس بھجوائے ہیں۔ آپ ان سے اس کتاب کے عکس قیمت پر حاصل کریں اور مجھے بھجوائیں اس سلسلے میں پوری کوشش کیجئے۔ اگر معین صاحب اس کے عوض میں دس پانچ 'دیوان غالب' کے نسخے لیں تو میں یہاں ابراہیم صاحب کو دے دوں گا۔ میں نے 'ہماری زبان' میں خبر دیکھی تھی کہ یہاں 'گل رعنا بخط غالب' چھپ رہی ہے۔ بچوں کو دعا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۰)

۳ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

برادر گرامی، تسلیمات آپ کا ایک لفافہ ۱۴ر ستمبر کا دوسرا، ۱۹ر ستمبر کا اور تیسرا کارڈ ۲۲ر ستمبر کا ملے۔ ایک آدھ خط راستے میں گم بھی ہوا ہے۔ ناراض ہونے کا تو سوال ہی نہیں۔ خط جانے اور آنے میں وقت لگتا ہے اور میں آج کل بیشتر سے زیادہ مصروف ہوں۔ آپ کا آنا رہ گیا۔ مگر میں نے اخبار میں دیکھا تھا کہ انتخاب کے زمانے میں کالج بند رہیں گے۔ کوشش کیجئے کہ اس زمانے میں آسکیں۔ (۱) مسعود گوہر صاحب نے جو کچھ آپ کو لکھا ہے دروغ محض ہے، افسانہ ہے، داستان ہے۔ نہ ان کے ساتھ پانچ سو کتابیں تھیں، زیادہ سے زیادہ ۳۰، ۴۰ ہوں گی۔ نہ اس وقت تک جب وہ گئے ہیں کتابوں کے جانے پر پابندی تھی۔ ہماری حکومت نے تو اب بھی پابندی نہیں لگائی ہے حکومت پاکستان کو اعتراض ہوتا ہے لیکن اگر اعتراض ہوتا تو کتابیں روک لی جاتیں۔ کسٹم تو کتابوں پر دنیا کے کسی ملک میں بھی نہیں ہے۔ پھر مسعود صاحب کو برطانیہ کی شہریت حاصل ہے ان کا پاسپورٹ اور ویزا دوسری قسم کا تھا۔ حیرت ہے کہ وہ چند ٹکٹوں کی کتابوں کے لئے اتنا جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ انہیں ایک چھدام بھی ادا نہ کریں۔ انہیں لکھئے کہ شرافت سے کتابیں بھیج دیں۔ ورنہ پھر صبر کیجئے میں جب کبھی موقع ہو گا وہ کتابیں دوبارہ بھیج دوں گا انہوں نے اتنا معتمد ہوتے ہوئے جس کم ظرفی کا ثبوت دیا ہے اس پر سوائے افسوس کے کیا عرض کر سکتا ہوں۔ (۲) مقدمہ و حواشی کا کام

ہورہا ہے آئندہ اس کے بارے میں تفصیل سے لکھوں گا۔ معین الرحمٰن صاحب نے 'گل رعنا' کے عکس اکبر علی خاں کو بھیج دیئے ہیں آپ کو کیوں نہ دیئے؟ ان سے اگر مل سکیں تو حاصل کیجئے۔ (۳) سلطان صدیقی صاحب کی کتاب پر مقدمہ دو ماہ سے پہلے نہیں لکھ سکتا۔ آج کل فرصت نہیں ہے خواہ مخواہ آپ سے شرمندگی ہوگی۔ اگر انہیں جلدی ہو تو کسی اور سے لکھوا لیں۔ (۴) آپ کے ماموں صاحب حج کے لئے جا رہے ہیں انہیں لکھئے کہ مجھ سے ضرور مل کر جائیں اور جو کچھ میں انہیں دوں وہ اپنے ساتھ لے کر جائیں اور جو منگاؤں وہ لے کر آئیں میرا لکھنا تو گستاخی ہوگی۔ آپ کا کہنا وہ نہیں ٹالیں گے۔ میں ان سے دو چار کتابیں منگاؤں گا اور کتابیں ہی انہیں دوں گا۔ آج میں نے ریڈیو سے 'اشاریہ غالب' پر تبصرہ کر دیا ہے۔ 'محاسن الفاظ غالب' پر آئندہ کروں گا۔ یہ تبصرہ کہیں شائع ہوا تو کٹنگ بھیج دوں گا۔ حبیب خاں کے خط کا اقتباس مل گیا تھا۔ میں نے بچوں کے لئے دو بار ٹکٹ بھیجے اس کا جواب نہیں ملا کہ پہنچے یا نہیں۔ باقی پھر۔ بچوں کو دعا۔ بھابی کو سلام کہیے۔ مخلص!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۱)

۱۲/ اکتوبر ۱۹۷۰ء

دہلی کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادرم تسلیمات!

آپ کے سب خط مل گئے اور حسب موقع جواب بھی لکھتا رہا ہوں۔ میں آج کل بہت سے اہم کاموں کی تکمیل میں مصروف ہوں اس لئے بہت کم وقت ملتا ہے۔ آج میرے ایک عزیز جا رہے تھے انہیں مندرجہ ذیل کتابیں آپ کے لئے دی ہیں:
(۱) مکالمہ غالب: ڈراما (۲) غالب نمبر (بلگرامی) (۳) عیار غالب (۴) دکنی کی ابتداء (۵) محمد علی جناح (از کانجی دوار کا داس)
(۶) گل رعنا (مالک رام) (۷) سیما کی تلاش (۸) مجلہ سفینہ غالب نمبر (۹) ہماری زبان یکم ستمبر ۱۹۷۰ء
ان میں سے 'عیار غالب' اور 'گل رعنا' آپ کو پہلے بھی بھیج چکا ہوں۔ اگر آپ کو دوسرے نسخے کی ضرورت نہ ہو تو یہ دونوں کتابیں پروفیسر وقار عظیم کو بھجوا دیں۔ مجلہ سفینہ کا غالب نمبر ایک بھیج چکا ہوں۔ یہ دوسرا ابھی آپ کے پاس عبدالقوی دسنوی صاحب نے بھیجا تھا۔ 'سیما کی تلاش' ایک انوکھی کتاب ہے اسے مسرت کے لئے پڑھیے اور دوسروں کو پڑھوایئے۔ ان عزیز کے جانے کی اطلاع چند گھنٹے پہلے ملی اور مجھے کتابیں تلاش کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ان کا پتا آئندہ خط میں لکھوں گا۔ کتابیں آپ خود ان سے منگوا لیں، میں نے یہی ان سے کہہ دیا ہے۔ طفیل صاحب کا کوئی خط بہت دنوں سے نہیں آیا۔ 'ہماری زبان' بھیج رہا ہوں۔ معین صاحب سے تردید کرا دیں۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۲)

۲۸/ اکتوبر ۱۹۷۰ء، دہلی

برادر گرامی، ۱۹، ۲۰/ اکتوبر کے دو خط ملے۔ تیسرے کا جواب علیحدہ لکھ رہا ہوں۔ دونوں خطوں کے اہم points کا جواب یہ ہے: (۱) میرے ماموں صاحب جو کتابیں لے گئے ہیں ان کے نام آپ کو مل گئے ان کا پتا (۴)۔ ایونیو پارک،

یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور اور نام ذکی احمد صدیقی ہے۔ کتابیں آپ دستی منگالیں یا انہیں لکھئے وہ ڈاک سے بھیج دیں گے۔ ان کا خط مجھے ۱۲ کی شام کو ملا اور اسی دن وہ جا رہے تھے۔ میرا خیال تھا نومبر یا دسمبر میں جائیں گے۔ جلدی میں یہی چیزیں دے سکا۔ جو کتابیں آپ کے لئے زائد ہوں وہ وقار عظیم صاحب کو بھیج دیں اور مجھے لکھ دیں کہ انہیں کون سی کتابیں بھیجی ہیں۔ (۲) 'ہماری زبان' کا شمارہ یکم ستمبر (جس میں 'گل رعنا' والا مضمون ہے) ذکی احمد صاحب کے ہمراہ بھیجا ہے۔ وہ آپ معین صاحب کو بھیج دیں۔ میں نے بغیر آپ کا نام ظاہر کئے تردید چھپوادی ہے۔ آپ یہاں کسی کو خط نہ لکھئے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ اعلانیہ مخالفوں کی صف میں آئیں۔ درپردہ ہی رہیے۔ (۳) آپ کے ماموں جان کو خط لکھوں گا اور وہ ملیں گے تو کتابیں بھی دوں گا اور طریقہ بھی سمجھادوں گا۔ (۴) طفیل صاحب کا خط میرے پاس بھی آگیا ہے، لاہور سے۔ (۵) آپ کی کوشش سے میرا نام اراکین وفد میں شامل ہوگیا ہے اس کا شکریہ تو آپ کے لئے واجب ہے۔ بہر حال میں نے معین صاحب اور عبادت صاحب کو بھی خط لکھ دیا ہے۔ آپ اگر خیر خبر رکھیں گے تو امید ہے کہ منظوری مل جائے گی۔ کتابیں فراہم کرلوں گا، مطمئن رہیں۔ (۶) 'تلاش غالب' کا ہندستانی ایڈیشن ابھی ریلیز نہیں ہوا ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ کو نہ بھیجا جاتا۔ (۷) مسعود گوہر صاحب نے جو غالبیات پر کتابوں کی فہرست بھیجی ہے ان میں سے آپ بے تکلف ساٹھ روپے کی کتابوں کے نام انہیں لکھ دیجئے کہ میری کتابوں کے بدلے میں یہ بھجوادیں۔ ایسے شخص کے ساتھ رعایت ہرگز ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ (۸) مشفق خواجہ میرے بھی کئی خط پی گئے۔ بتائیے کیا سر پھوڑلوں؟ پھر خط لکھوں گا۔ یہی کرسکتا ہوں۔ (۹) مولانا مہر کو خط لکھوں گا۔ حمید احمد خاں صاحب کا گھر کا پتا بھجوائیے۔ میں انہیں مجلس ترقی ادب کے پتے پر لکھنا نہیں چاہتا۔ (۱۰) دیوان غالب پر آپ اور معین صاحب شوق سے کام کریں۔ میں تو پہلے ہی آپ کو اجازت دے چکا ہوں۔ 'گل رعنا' کے عکس کی وجہ سے معین صاحب کو شریک کرنا مجھے گوارا نہ ہو رہا تھا مگر اب بات صاف ہوگئی تو مجھے ان کی شرکت سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں آپ کو مقدمہ لکھ کر آئندہ ماہ میں بھیج دوں گا۔ طفیل صاحب کو منالیا جائے گا۔ (۱۱) عرش صدیقی کی کتاب تو وہیں دو بنڈلوں میں رہ گئی۔ آجائے گی تو اس پر تفصیل سے تبصرہ ہوگا۔ 'اشاریہ غالب' والا تبصرہ تحریک میں شائع ہو رہا ہے۔ رسالہ بھجواؤں گا۔ (۱۲) درماندہ محقق کی آپ ہی خبر لیجئے۔ میں انہیں منہ لگانا نہیں چاہتا۔ (۱۳) میرے ایک عزیز جلد ہی آنے والے ہیں۔ میں انہیں خط لکھوں گا آپ بھی مندرجہ ذیل پتے پر لکھ کر رابطہ قائم کرلیں اور انہیں میرے لئے کتابیں دے دیں یہ اطمینان کے آدمی ہیں۔ ان کا فون نمبر بھی لکھتا ہوں آپ ملتان سے فون پر بھی بات کرسکتے ہیں۔ ان سے لاہور جاکر آپ کو ملنا پڑے گا۔ یا جو صورت وہ بتائیں۔ Mr. M.A.Hasan, 1458-c, Sector G-6/2-3, Islamabad, Tel: 96/20266۔ ان سے آپ پوچھیے کب جائیں گے اور کہیے کہ نثار کے لئے کتابیں دینی ہیں۔ میں جو کتابیں منگانا چاہتا ہوں ان کے نام آئندہ لکھ دوں گا۔ بچوں کو دعائیں، بھابی کو سلام، آج کل رضیہ بھی دہلی میں ہیں سلام دعا لکھواتی ہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۳)

۲۸ / اکتوبر ۱۹۷۰ء

برادرم، تسلیمات!

۱۹ / اکتوبر کا خط ملا۔ عابد صدیق صاحب کے استفسار کا جواب لکھتا ہوں: یہ غلط محض ہے کہ مولانا آزاد کی تفسیر

'ترجمان القرآن' کا مکمل مسودہ دستیاب ہو گیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد بعض لوگوں نے یہ شوشہ چھوڑا تھا لیکن ان کے مسودات اور کتابوں میں کچھ نہیں ملا۔ مولانا کی عادت تھی کہ کتاب سر پر سوار رہتی تھی اور وہ slips لکھ کر دیا کرتے تھے۔ ان سے یہ امید رکھنا کہ مسودہ لکھیں گے اور وہ نظر ثانی وغیرہ سے گزرے گا، زائد بات ہے۔ ساہتیہ اکادمی (انڈین اکیڈمی آف لیٹرز) نے ایک بورڈ بنایا تھا جس کے ذمے مولانا کی کل تصانیف کو نئے سرے سے edit کر کے چھاپنا تھا اور یہ کام مالک رام کے سپرد کیا گیا تھا۔ موصوف نے اب تک مندرجہ ذیل کتابیں چھپوائی ہیں: (۱) غبارِ خاطر (۲) تذکرہ (۳) ترجمان القرآن جلد اول و دوم۔ ان کے علاوہ ان کے متفرق مضامین کے مجموعے وغیرہ زیرِ طبع ہیں۔ یہ کتابیں آپ چاہیں تو بھیجی جاسکتی ہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۴)

۴ رنومبر ۱۹۷۰ء

بھائی لطیف، سلام شوق!

آپ کے خط کا جواب دے چکا ہوں، عبادت صاحب اور معین الرحمٰن صاحب کو بھی خط لکھ دیا تھا۔ سید امین الحسن کا پتا آپ کو لکھ چکا ہوں۔ وہ میرے ہم زلف ہیں، اور دسمبر میں یہاں آئیں گے آج انہیں بھی خط لکھا ہے۔ آپ ان سے ٹرنک کال سے بات کر لیں یا خط لکھ دیں تو وہ اپنے روانہ ہونے کی تاریخ اور لاہور میں ملنے کا پتا بتا دیں گے۔ اب تو طفیل صاحب بھی آئے ہیں وہ مشکل کشائی کریں گے ورنہ امین صاحب بطور خود یا نظامی صاحب کے ذریعے (جن کے گھر ہم آپ کے ساتھ ملنے گئے تھے) بندوبست کر سکتے ہیں۔ آپ میری کتابوں کی دونوں پیٹیوں میں سے ضروری کتابیں چھانٹ کر یک جا کرا دیں اور جتنی کتابیں امین صاحب لانے کا وعدہ کریں ان کے ہمراہ بھیج دیں۔ میں ہو سکا تو انہیں فیروز پور پر مل جاؤں گا۔ میں نے اردو انسائی کلوپیڈیا (پنجاب یونیورسٹی) کی چاروں مکمل جلدوں کے لئے انہیں لکھا ہے اگر وہ لا سکیں تو ضرور بھجوا دیں۔ جناب مشفق خواجہ کو کئی خط لکھے مگر خاموش ہیں۔ بتایئے کیا کروں؟ میں نے آج انہیں پھر لکھا ہے کہ تلاش غالب کا حساب لطیف صاحب کو بھیج دیں اور جتنی اور جلدوں کی ضرورت ہو ان سے منگا لیں۔ ورنہ جب آپ کا کراچی جانا ہوگا تب اس سے حساب فہمی کر لیجئے گا۔ مسعود گوہر کو بھی میں نے بہت تیز خط لکھا ہے۔ اگر وہ آپ کی کتابیں نہیں بھیجتے تو میں آئندہ ان سے دعا سلام بھی نہ کروں گا۔ آپ کو انہوں نے جو کتابوں کی فہرست بھیجی ہے اس میں سے اپنی مرضی کی کتابیں چھانٹ کر ان سے ضرور منگوا لیں۔ ہرگز رعایت نہ کریں۔ محمد علی صدیقی نے ۲۷ ردسمبر کے Dawn کا تراشہ بھیجا ہے جس میں 'بیاض غالب' پر تبصرہ چھپا ہے۔ تبصرہ اچھا خاصا ہے۔ 'محاسن الفاظ غالب' والی cutting آپ کو مل گئی ہوگی۔ 'تلاش غالب' پر 'اردو'، 'اردو نامہ'، 'افکار' اور 'زندگی' میں بھی تبصرہ چھپوا دیجئے۔ 'اشاریہ غالب' والا تبصرہ دسمبر کے تحریک میں چھپ رہا ہے اس کی cutting بھیجوں گا۔ پشاور سے آپ نے کتابیں منگوا لیں یا نہیں؟ پتا لکھ چکا ہوں اگر کوئی لانے والا ہو تو دستی منگا لیں ورنہ خط لکھ دیں وہ ڈاک سے بھیج دیں گے۔ آپ نے وہاں غالب سے متعلق اور کیا کیا جمع کیا؟ دسمبر میں اگر سیمینار میں شرکت ہونی ہے تو اس کی کارروائی بہت پہلے سے کرنی ہوگی۔ رشید صاحب یا سرور صاحب سے مجھے شرکت کی امید نہیں ہے ان کا نام تو برکت کے لئے ہی رکھا گیا ہے۔ بلانا ہے تو احتشام صاحب شاید آجائیں اور دوسرا نام ڈاکٹر مختار الدین کا ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں عبادت صاحب کو لکھئے۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام کہیے۔

نثار احمد فاروقی

(۱۱۵)

۱۹ر دسمبر ۱۹۷۰ء

شعبۂ عربی، دہلی کالج، دہلی

لطیف بھائی، وعلیکم السلام!

آپ کے تین خط سامنے ہیں۔ میں ان دنوں بہت پریشان اور الجھنوں میں گرفتار رہا اسی وجہ سے پچھلا پوسٹ کارڈ بھی شاید کچھ جھلاہٹ میں لکھا تھا جس کا مجھے بعد کو رنج ہوا۔ معافی چاہتا ہوں۔ میں آپ کی محبت کا دل سے قدردان ہوں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ آپ ان فاصلوں اور مجبوریوں پر ہر وقت نظر رکھیں۔ اتر دلی سے خط آیا تھا آپ کے ماموں صاحب نے لکھا تھا کہ ۱۶ر دسمبر کو دہلی سے بمبئی روانہ ہوں گا۔ میں دو بجے اسٹیشن پہنچا اور چار بجے تک سرگرداں رہا۔ انہوں نے مجھے دیکھا ہے میں نے انہیں دیکھا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ ہوں بہرحال وہ نہیں ملے اور میں سخت کوفت لے کر واپس آیا۔ اب کسی اور کے ہاتھ کتابیں ان کے پاس بھجوا دوں گا۔ اب مختصراً ضروری باتیں: (۱) پشاور سے کون سی کتابیں آئی ہیں ان کے نام لکھئے اور کون سی آپ نے وقار عظیم صاحب کو بھیجی ہیں۔ وقار صاحب کا پتا بھی لکھیے۔ (۲) آج معین الرحمٰن صاحب کا خط آیا ہے۔ درماندہ محقق کے مضمون کا تراشہ بھیجا ہے۔ طفیل صاحب کا اصرار ہے کہ کچا چٹھا لکھو۔ میں ابھی سوچ رہا ہوں۔ (۳) امین الحسن صاحب اسلام آباد سے آئے اور سیدھے دہرہ دون پہنچے۔ صرف ایک کتاب 'پنج آہنگ' ساتھ لائے باقی کی اجازت نہیں ملی واپس کر دی گئیں۔ آج خط آیا تو معلوم ہوا کہ ۱۶ کو واپس بھی ہو گئے۔ مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ کے لئے بہت سی کتابیں جمع ہو گئی ہیں مگر یہی مسئلہ ہے کہ کیسے بھیجوں۔ آپ کے وہ کابل والے دوست کیا ہوئے؟ (۴) مشفق خواجہ نے خط تو لکھا شکر ہے۔ مگر مجھے اب بھی نہیں لکھا۔ آپ تقاضا جاری رکھیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، 'تلاش غالب' کی ۶۰ یا ۶۵ جلدیں بھیجی تھیں۔ آپ انہیں ۵۰ کا بل بھیجئے اور ۲۵ فی صد کمیشن دیجئے۔ کتاب بیچنا آپ کے بس کی بات نہیں ہے یہ سارا اسٹاک طفیل صاحب کے سپرد کر دیجئے وہی اسے بھگتیں گے۔ جلد بندی کی اجرت کے لئے طفیل صاحب کو لکھ دوں گا۔ آپ ابھی انہیں ادا نہ کیجئے دوسروں کا نمٹائیے۔ (۵) وہاں جو کتابیں نئی چھپ رہی ہیں میرے لئے حاصل کر کے رکھئے۔ آپ کے لئے ایک درجن کتابیں غالب کی جمع ہو گئی ہیں۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام۔ آپ کا

نثار احمد فاروقی

(۱۱۶)

۲ر جنوری ۱۹۷۱ء

برادر گرامی، نیا سال مبارک ہو۔ خدا اسے خوشیوں کا مقدمہ بنائے۔ صحت و سلامتی، اقبال و سعادت اپنے جلو میں لائے۔ آپ کا خط ۲۱ر دسمبر کا ملا تھا۔ مختصراً کارڈ میں نے لکھ دیا تھا جس میں عبدالحکیم السعید صاحب کا ایڈریس بھی تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ آج کل کراچی آئے ہوئے ہیں ابھی خبر نہیں کب واپس ہوں گے۔ میں انہیں کچھ کتابیں بھیج دوں گا تا کہ آپ کو مل جائیں مگر وہ بہت مصروف انسان ہیں، وقت نہیں ملتا اس لئے ۲، ۳ ماہ میں کبھی ایسا کرم کر سکیں گے۔ آپ کے خط سے مہر صاحب کا تشریف لانا معلوم ہوا۔ واقعی ان کے اخلاق اور عنایات بے غایات کی بات ہے کہ آپ کو تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ یہ جان کر

خوشی ہوئی کہ وہ 'تلاش غالب' پر کچھ لکھیں گے۔ میرے لئے فخر کی بات ہوگی۔ آپ مندرجہ ذیل رسالوں کو تبصرہ کے لئے کتاب بھیج دیں یا طفیل بھائی سے بھجوادیں: (۱) اورینٹل کالج میگزین (۲) صحیفہ (۳) زندگی (۴) افکار (۵) فاران (۶) اردو نامہ (۷) اردو (۸) قومی زبان (۹) فنون۔ اردو اور قومی زبان کے لئے مشفق خواجہ صاحب کو کتابیں دی جاچکی ہیں۔ تبصرہ کا تقاضا کرنا کافی ہوگا۔ مہر صاحب یا حمید احمد خاں صاحب سے تبصرہ لکھوا کر 'نقوش' کے زیر ترتیب غالب نمبر میں دے دیجئے اور اس کا خیال بھی رکھئے کہ نقوش میں اس کا اشتہار آتا رہے۔ کتاب کا فروخت کرنا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ اسٹاک طفیل صاحب ہی کو دے دیجئے وہ اسے جلدی نمٹا دیں گے آپ کس سے تقاضے کرتے پھریں گے۔ عاصی کرنالی صاحب ۲۵ نے جو تبصرہ کیا ہے اس کی نقل ضرور بھجوایئے۔ معین الرحمٰن نے درماندہ محقق ۲۶ کے مضمون کا تراشہ بھیج دیا تھا۔ نہایت لغو مضمون ہے میں اس غریب کا کیا جھٹکا کروں؟ یہ آپ کو لکھ چکا ہوں کہ مجھے نہ امین الحسن صاحب مل سکے نہ آپ کے ماموں صاحب سے ملاقات ہوئی۔ امین الحسن صاحب صرف ایک کتاب 'پنج آہنگ' (پنجاب یونیورسٹی) لائے تھے وہ میرے پاس آگئی ہے۔ باقی کتابیں حسن صاحب کے پاس پہنچ گئی میں ان کا پتا طفیل صاحب کو لکھ چکا ہوں۔ اب کتابوں کا آنا تقریباً ناممکن ہوگیا ہے۔ آج کی مہذب دنیا میں علم پر بھی اتنی پابندی لگ سکتی ہے۔ یہ سوچ کر حیرت اور افسوس ہوتا ہے۔ مشفق خواجہ کا خط مدتوں میں میرے پاس بھی آیا ہے اور صرف اتنا لکھا ہے کہ کام جلد ہی ہوجائے گا۔ اب یہ 'جلدی' ایسا مبہم vogue word ہے کہ ۸۔۱۰ سال پر بھی apply ہوسکتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے آپ زیر بار ہوگئے میں خود آج کل شدید قسم کے crisis سے گزر رہا ہوں۔ اللہ مددگار ہے۔ آپ کے لئے غالب سے متعلق متعدد کتابیں جمع کرلی گئی ہیں۔ آئندہ کسی خط میں ان کے نام لکھوں گا اس وقت بندھا ہوا پیکٹ کھولنے کی ہمت نہیں ہے۔ بچوں کو دعائیں، بھابی صاحب کو سلام۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۷)

۱۳رجنوری ۱۹۷۱ء
شعبہ عربی، دہلی کالج، دہلی-۶

محب گرامی، تسلیمات! آپ کے دو خط یکم جنوری اور ۴رجنوری کے ملے۔ غالب سیمینار کی روداد سننے کا انتظار تھا۔ آپ امین الحسن صاحب کو لکھئے کہ وہ لاہور میں جہاں پیکٹ رکھا ہے اسے طفیل صاحب کے پاس ہی بھجوادیں میں بھی لکھوں گا۔ انہوں نے کوتاہی نہیں کی ہوگی لانا ہی مشکل تھا۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری صاحب کو آپ نے حقیقت حال بتادی بہت اچھا کیا۔ بلکہ اسے چھپوا بھی دیں تو مجھے بھلا بُرا ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ بات خلاف واقعہ ہے کہ آپ نے میری مدد کی؟ اور ابھی تک اس سلسلے میں آپ سے شرمندہ ہوں؟ درماندہ اینڈ کو اپنی پست فطرتی سے مجبور ہیں۔ کمین پن اگر کسی کے خون میں شامل ہو تو اسے بھلا دور کیسے کردے ۲۷؟ 'نقوش' غالب نمبر حصہ دوم، 'تلاش غالب' پر مضامین آجائیں تو اچھا رہے گا اور ٹائٹل کے اندرونی صفحے پر وہ اشتہار بھی دوبارہ دے دیجئے جو پچھلے شمارے میں آیا تھا میں نے بھی اس کے لئے مضمون 'غالب اور بحرِ زخار' لکھا ہے۔ صاف کرکے بھیج دوں گا۔ میں اس عرصے میں 'ہماری زبان' کے ایک دو تراشے بھی آپ کو بھیج چکا ہوں۔ مگر وہ شاید آپ کو ملے نہیں۔ کل بھی عبدالقوی دسنوی کے ایک مضمون 'برکات غالب واسد' کا تراشہ لفافے میں رکھ کر بھیجا ہے۔ پرسوں ایک تبصرے کا تراشہ بھیجا تھا جو یہاں 'ہندستان ٹائمز' میں شائع ہوا تھا۔ اگرچہ بہت احمقانہ تبصرہ ہے۔ عارف شاہ گیلانی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے میرا کیا

تعلق؟ یہ ان کا بیان ہے تو اس کا ثبوت بھی ان سے طلب کرنا چاہیے۔۲۸ آپ اس بارے میں انہیں کچھ نہ لکھیں۔ عاصی کرنالی صاحب کے تبصرہ کی نقل بھجوایئے۔ آپ کے لئے غالب کی بہت سی کتابیں جمع ہو گئی ہیں۔ دیکھئے کب اور کیسے پہنچیں۔ آپ نے تعطیلات گرما میں آنے کا اردہ ظاہر کیا ہے۔ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست۔ لیکن اپنا final پروگرام پہلے سے لکھ دیجئے گا تا کہ میں گرما میں کہیں جانے کا ارادہ نہ کروں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی نہ آئیں اور میری ساری چھٹیاں بھی انتظار ہی میں گزر جائیں۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام کہیے۔ انیس سلمہ کے لئے کچھ ٹکٹ رکھتا ہوں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۸)

۲۹ رمئی ۱۹۷۱ء

شعبہ عربی، دہلی کالج، دہلی-۶

برادر گرامی، تسلیمات! آپ کے چار خطوط (دو کارڈ دو لفافے) مجھے مل چکے ہیں۔ جن کا جواب میری طرف سے نہیں گیا ہے۔ اپریل کا مہینہ امتحان کی مصروفیت میں گزرا اور پھر evaluation کے لئے کاپیاں آنے لگیں کچھ نجی معاملات و مسائل ایسے رہے کہ مجھے خط لکھنے کے لئے قطعاً فرصت نہیں مل سکی اور اب بھی نہیں ہے۔ آپ کی تشویش رفع کرنے کے لئے یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں۔ ۱۰ رمئی سے کالج کی چھٹی ہو چکی ہے مگر میں ابھی دہلی ہی میں ہوں شاید اور ۱۰ دن رہنا پڑے۔ کالج میں بھی نہیں ہوں ایک دوست سے مکان مستعار لے لیا ہے اور بیگم بھی آج کل میرے ساتھ ہیں۔ جون میں کسی وقت امروہہ پہنچوں گا تو شاید اتنا وقت ملے کہ آپ کو تفصیل سے خط لکھ سکوں۔ افتخار سہیل صاحب ۲۹ کے انتقال کی خبر میں نے یہاں اخبار میں پڑھی تھی بے حد رنج ہوا۔ بہت مستعلیق انسان تھا۔ خدا مغفرت کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ سعید صاحب نے آپ کو چار کتابیں بھیج دی ہیں۔ اگر سید حسن اختر نقوی صاحب نے آپ کو کتابوں کے بارے میں جواب نہیں دیا ہے تو براہ کرم ایک خط سید نادر حسین عابدی ایس پی لاہور کے پتے لکھ کر یا ٹیلی فون کر کے ان سے معلوم کیجئے کہ سید علی عباس نقوی کی ہمشیرہ جو کتابیں ساتھ لائی تھیں وہ کہاں ہیں؟ یا آپ کا لاہور جانا ہو تو وہاں خود نادر حسین صاحب سے مل لیجئے گا۔ ناظرہ جبیں صاحبہ نے ابھی مجھے کوئی کتاب نہیں بھیجی ہے نہ آپ نے ان کا پتا لکھا ہے۔ اگر وہ لائی ہیں تو ضرور مل جائیں گی۔ وقار عظیم صاحب کے لئے انجمن کی کتاب 'اقبال' بھجوا دوں گا۔ آپ کے ماموں صاحب کا خط مل گیا تھا وہ جدہ سے میرا سامان لے آئے ہیں مگر میں اپنی پریشانیوں میں گرفتار ہوں۔ ابھی تک اترولی نہیں جا سکا ہوں مگر اطمینان ہے کہ سامان محفوظ ہے جب فرصت ہوئی جا کر لے آؤں گا۔ ابراہیم صاحب کو خط لکھ کر معلوم کر رہا ہوں کہ وہ کب جا رہے ہیں؟ اکبر علی خاں کے معاملے میں میں نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔ اس لئے کہ جہاں تک اخلاق، انسانیت اور values کا دامن نہ چھوٹے میں بحث یا جدال کر سکتا ہوں لیکن کمینے یا کم ظرف آدمی جس کے سامنے کوئی اخلاقی تصور نہ ہو، میں کوئی مباحثہ نہیں کر سکتا۔ ان کی تحریروں نے سنجیدہ لوگوں پر خود انہیں expose کر دیا ہے۔ کوئی بھی سمجھ دار انسان ان کی تحریروں کے مغالطے میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ بہر حال ان کی تفصیل پھر کبھی لکھوں گا۔ اس وقت موٹی موٹی باتوں کا سرسری جواب لکھ دیا ہے۔ آپ ہماری زبان کو جو کچھ بھیجنا چاہتے ہیں ضرور بھیجئے۔ بچوں کی شاندار کامیابی پر انہیں مبارکباد دیجئے۔ بھابی کو سلام رضیہ بھی بچوں کو دعائیں اور بھابی کو سلام لکھوا رہی ہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۱۹)

۷؍جولائی ۱۹۷۱ء

چاہ غوری، امروہہ (ضلع مرادآباد)

برادر گرامی، تسلیمات!

آپ کے کئی خط ملے۔ اس وقت دو سامنے ہیں ایک تو بیگم خورشید احمد صاحب نے لفافے میں رکھ کر بھیجا ہے۔ دوسرا آپ کا پوسٹ کارڈ ۲۵؍جون کا ہے۔ بھائی اس زمانے میں بہت پریشان اور مصروف رہا۔ تین ماہ سے بیوی دہلی میں تھیں اور بیوی فیملی ہسپتال میں زیر علاج تھیں میں نے ہسپتال کے قریب ہی جامعہ ملیہ میں ایک مکان لے لیا تھا ڈھائی مہینے اسی مکان میں رہا۔ ساری چھٹیاں دہلی میں ہسپتال کا چکر کاٹ کر گزاریں۔ خدا کا شکر ہے اب، وہ تندرست ہیں۔ ۲۲؍جون کو خدا نے ایک پیارا سا بیٹا بھی ہمیں دیا ہے وہ بھی تندرست ہے۔ میں دوسری جولائی کو امروہہ پہنچا ہوں اترولی میں ماموں صاحب بھی منتظر ہیں میں اپنی چیزیں لینے کے لئے ایک دن کو بھی ان کے پاس نہ جا سکا۔ اب اگست کے پہلے ہفتے میں جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ اترولی جاؤں اور علی گڑھ نہ ٹھہروں یہ ممکن نہیں اور علی گڑھ میں ایک دو دن رہ کر بھلا ہوتا نہیں وہاں اپنے دوستوں اور عزیزوں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ دس دن میں بھی سب سے نہیں مل سکتا۔ وقار عظیم صاحب کی مطلوبہ کتابیں دہلی جا کر بیگم خورشید احمد صاحب کو دے دوں گا اور بھی کتابیں جو دستیاب ہوں گی دے دی جائیں گی یا حبیب احمد صاحب [کو] بھیج دوں گا۔ ابراہیم صاحب اگر آنے سے پہلے خط لکھ دیتے تو میں ان سے ضرور ملتا۔ میں تو اس زمانے میں جامعہ ملیہ میں رہا وہ میرے کمرے پر کالج میں گئے ہوں گے۔ نادر حسین عابدی صاحب کے پاس جو کتابیں رہ گئی ہیں وہ آپ کو ضرور مل جائیں گی میں یہاں ان کے عزیز سے خط لکھوا دوں گا۔ اب مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ انہیں کون سی کتابیں دی تھیں ڈائری میں دیکھوں گا۔ معلوم ہوا ہے کہ درماندہ محقق نے 'گل رعنا' چھاپی ہے۔ مالک رام اور وزیر الحسن عابدی نے اچھا خاصا کام اس کتاب پر کر لیا ہے اب یہ تھوکا ہوا چاٹنا ان حضرت ہی کو مبارک ہو۔ یہ ہوئے، زادہ صاحب ہوئے، یہ منہ لگانے کے قابل نہیں ہیں۔ دشمن میں بھی کچھ انسانی اقدار کا تصور ہونا چاہیے یہ لوگ اخلاقی تصورات سے بالکل عاری ہیں۔ اب میں آپ کو خط لکھتا رہوں گا۔ ۱۵؍جولائی تک دہلی پہنچوں گا آپ وہیں کے پتے پر لکھیے۔ ۱۶؍جولائی کو شب میں پونے نو بجے (ہندستانی ٹائم) آل انڈیا ریڈیو کی اردو سروس سے ایک تقریر ہوگی موضوع ہے 'حضرت نظام الدین اولیا کے ملفوظات: فوائد الفواد' اگر یہ خط وقت پر مل جائے تو سنیے گا۔ آپ کے خط کی باقی جواب طلب باتوں کو آئندہ خطوط میں بالاقساط لکھتا رہوں گا۔ بچوں کو پیار، بھابی کو سلام۔ سلطان صاحب کی کتاب کا مقدمہ جلد بھیجوں گا۔ ان سے میرا سلام کہیے گا اور مزاج پرسی کیجیے گا خدا کرے وہ جلد صحت یاب ہوں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۰)

۱۱؍نومبر ۱۹۷۱ء

شعبہ عربی، دہلی کالج، دہلی-۶

حبیبی، تسلیمات!

بہت دنوں میں آپ کے سواد خط سے آنکھیں روشن ہوئیں۔ میں نے ایک تفصیلی خط دستی بھیجا تھا وہ شاید آپ کو ملا

نہیں۔یہی حال ان کتابوں کا ہوا ہے جو پچھلے سال اپنے ایک دوست کی ہمشیرہ کے ہاتھ بھیجی تھیں ان کا پتا بھی مجھے معلوم نہیں اور ان دوست کے پاس یہاں ٹیلی فون نہیں۔جانے کے لئے وقت چاہیے۔دہلی تو فاصلوں کا شہر ہے۔اب کسی دن وہ حضرت ملیں تو ان سے پوچھوں گا کہ آپ کی بہن کا پتا کیا ہے اور انہوں نے آخر وہ کتابیں کہاں چھوڑی ہیں؟ دراصل قصور میرا بھی ہے۔انہیں آپ کا پتا نہیں دیا تھا۔بعد کو خیال آیا۔سید ضمیر حسن صاحب گئے تو ایسے کہ مجھے جانے کے دن بتایا۔اور آئے تو اس طرح کہ طفیل صاحب سے ملے ہی نہیں حالانکہ ان سے بہت تاکید سے کہہ دیا تھا کہ ان سے مل کر آئیں۔اب یہ آپ کے ذمے ہے کہ زادہ صاحب ؒ کی تحریریں کسی طرح مجھے بھجوائیں۔میں نے یہاں ان پر مقدمہ دائر کر دیا ہے اور اس کے لئے ان تحریروں کی سخت ضرورت پڑے گی۔آپ کوشش کیجئے یا طفیل صاحب کو تاکید کیجئے کہ وہ کسی آنے والے کو تلاش کریں۔اب حالات ایسے ہیں کہ ان میں خط و کتابت کا مزا بھی نہیں ہے۔بہت مجبوری اور ضرورت کے خطوط لکھتا ہوں، ورنہ طبیعت سخت مکدر رہتی ہے۔بچہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہے۔نجم الہادی نام رکھا ہے۔اس کی والدہ بھی بخیریت ہیں۔مگر بچہ انہیں مصروف بہت رکھتا ہے۔آج کل دونوں دہرہ دون میں ہیں۔مجھے پروفیسر حمید احمد خاں کا گھر کا پتا درکار ہے۔اگر آپ کو معلوم ہو تو لکھئے کچھ ایسا خیال ہوتا ہے کہ نمبر ۵، بیگم روڈ، مزنگ، لاہور ہے مگر میں اس کی تصدیق چاہتا ہوں تاکہ خط لکھوں تو ان کو مل ہی جائے۔'نقوش' کا تیسرا نمبر بھی مجھے مل گیا ہے۔اس سے پہلے شمارہ نہیں ملا۔اگر آپ کے پاس عبدالحکیم السعید صاحب کا ایڈریس ہے تو زادہ صاحب کی تحریریں انہیں بھیج دیجئے وہ میرے پاس بھجوا دیں گے۔اصل آپ محفوظ رکھئے۔عکس بھیجئے۔تاکہ ضائع ہوں تو عکس دوبارہ لئے جا سکیں۔ کبھی کبھی خط لکھتے رہیے۔اور نئی کتابیں جو شائع ہوں ان کی اطلاع دے دیا کیجئے۔سب سے زیادہ افسوس یہی ہے کہ کتابیں پڑھنے سے بھی گئے بقول درد:

سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک
اور تو یاں کچھ نہ تھا ایک مگر دیکھنا

اللہ بس ماسویٰ ہوس۔'نقوش' میں آپ کا کیا ہوا ترجمہ دیکھا۔ماشاء اللہ، قابل داد ہے۔بچوں کو دعائیں۔بھابی کو سلام کہیے۔والسلام! مخلص

نثار احمد فاروقی

(۱۲۱)

۲۴/جون ۱۹۷۵ء

خوشہ شادی لال، کوٹلہ عالی جاہ، حیدر آباد-۲۳

محبت گرامی، تسلیمات!

آپ کا نوازش نامہ ۲۹/مئی کا مجھے اس وقت ملا جب بہت سے کام سر پر سوار تھے اور میں ۱۲/جون ۱۹۷۵ء کو دہلی سے روانہ ہونے والا تھا اور الحمدللہ ۱۵/جون کو یہاں پہنچا اور ایک ماہ قیام رہے گا۔مقصد تعطیلات گرما میں دہلی کی شدید گرمی۔ نجات حاصل کرنا اور یہاں کچھ عرصے کتاب خانوں کی سیر کرنا ہے۔آنے سے پہلے میں 'تلاش غالب' کے دو نسخے رجسٹری سے آپ کے نام بھجوا دیئے تھے۔ان میں سے ایک نسخہ آپ سید معین الرحمٰن صاحب کو بھیج دیں۔اسی طرح 'غالب اور شاہان تیموریہ'

کا دوسرا نسخہ بھی سید معین الرحمٰن صاحب کے لئے ہے میں نے ان کا نام کتاب پر لکھ بھی دیا تھا۔ آپ نے جن کتابوں کے نام لکھے ہیں اور جن کی ضرورت ظاہر کی ہے وہ سب میں نے نوٹ کرلی ہیں مگر بازار میں دستیاب نہیں تھیں جوں ہی ملیں گی بھجوادوں گا۔ اطمینان رکھئے۔ یہاں آنے سے پہلے خالہ صاحبہ کی خدمت بھی کرتا آیا تھا اور یہاں سے دہلی جا کر پھر ان کی خبر گرمالوں گا۔ امید ہے عبدالستار صاحب بلند شہر پہنچ چکے ہوں گے اور وہ آپ کی دی ہوئی کچھ کتابیں بھی لائے ہوں گے مگر وہ مجھے دہلی میں تلاش کریں گے اور میں حیدر آباد میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ان کو بھی ایک خط لکھ رہا ہوں۔ بچوں کے فوٹو آپ کو اگست بھیجوں گا۔ ان شاء اللہ آج کل سب بچے اور بیوی دہرہ دون میں ہیں۔ آپ اب تک مجھے غلط پتے پر خط لکھتے رہے ہیں۔ دہلی یونیورسٹی کا پتا نہیں دہلی کالج کا ہونا چاہیے۔ یونیورسٹی اور کالج میں ۱۰ کلومیٹر کا فاصلہ پر اور میں کبھی کبھی ادھر جاتا ہوں۔ البتہ اب آپ میرا گھر کا پتا نوٹ کر لیجئے اور آئندہ تمام خط و کتابت اسی پتے پر ہونی چاہیے جو اس خط پر چھپا ہوا ہے۔ بھابی صاحب سے میرا اسلام کہیے اور بچوں کو بہت سی دعائیں۔ آپ کا

نثار احمد فاروقی

(۱۲۲)

۳۰رجنوری ۱۹۷۶ء

غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

محب مکرم، تسلیمات!

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ غالب انسٹیٹیوٹ نئی دہلی کا سہ ماہی مجلّہ 'غالب نامہ' اپریل ۱۹۷۶ء سے منظر عام پر آرہا ہے۔ اس میں غالبیات پر تحقیقی و تنقیدی مضامین ترجیحی طور پر شائع ہوں گے لیکن ادبیات اردو و فارسی کے دوسرے پہلوؤں پر سنجیدہ علمی مضامین کے لئے بھی اس کے دامن میں گنجائش رکھی گئی ہے۔ شائع ہونے والے تمام مضامین کے لئے لکھنے والوں کی خدمت میں مناسب نذرانہ بھی پیش کیا جائے گا۔ وقت تنگ ہے اور شمارہ اول کا ایک حصہ پریس کو بھیجا جا چکا ہے۔ خواہش ہے کہ اس میں آپ کی کوشش تحریر بھی شامل ہو۔ ممنون ہوں گا اگر آپ قریب وقت میں اپنا کوئی مضمون مرحمت فرمادیں گے۔ گذشتہ چھ سال میں غالبیات کے موضوع پر جو قابل ذکر کتابیں چھپیں ہیں ان میں سے کسی ایک پر مفصل تبصرہ (ریویو آرٹیکل) بھی ہم خوشی سے شائع کریں گے۔ اگر فی الوقت کوئی مضمون ممکن نہ ہو تو یہ ریویو آرٹیکل ہی تیار کر دیجئے۔ آپ کے جواب 'باصورت' کا انتظار رہے گا۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۳)

۹رمارچ ۱۹۷۶ء

غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

برادرم، تسلیمات!

آپ کا خط ملا۔ اس کے ساتھ ہی دو مضامین بھی پہنچے شکریہ۔ عبدالرزاق صاحب والا مضمون تو ضرور شائع ہوگا اور عروض سے متعلق جابر علی سید صاحب کے مضمون کو پڑھ کر فیصلہ کروں گا۔ امید تو یہی ہے کہ اس کے لئے بھی جگہ نکل آئے گی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کی تین کتابیں:۔(۱) بین الاقوامی سیمینار ۱۹۶۹ء کے اردو مقالات: مرتبہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں (۲) بین الاقوامی سیمینار ۱۹۶۹ء کے انگریزی مقالات: مرتبہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں (۳) قاطع برہان و رسائل متعلقہ: مرتبہ قاضی عبدالودود۔

کل آپ کو رجسٹری سے بھیجی گئی ہیں۔ رسید سے مطلع فرمایئے۔ اور ہمارے انسٹی ٹیوٹ کے لئے وہاں کی چھپی ہوئی غالبیات کی کتابیں بطور تحفہ بھجوا دیجئے۔ ممنون ہوں گا۔ قاطع برہان و رسائل متعلقہ اس سے پہلے دوبار آپ کو اور بھیج چکا ہوں۔ حوالہ میری ڈائری میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی چند اور کتابیں بھی بھیجی تھیں۔ بہر حال آپ کچھ کتابیں ہمارے انسٹی ٹیوٹ کے لئے ضرور بھجوایئے اور مضامین بھی۔ تفصیل سے لکھنے کی آج کل فرصت مطلق نہیں ہے۔ بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام کہیے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۴)

۱۵ر ستمبر ۱۹۷۶ء

ذاکر حسین کالج، اجمیری گیٹ، دہلی-۶

برادرم تسلیمات! بشیر ملک صاحب جو کتابیں لائے تھے وہ انہوں نے ڈاکٹر عابدی کے پاس رکھ دی تھیں میں دہلی سے باہر چلا گیا تھا اگست میں وصول کر سکا۔ اس عرصے میں آپ نے یوسف صاحب کو خط لکھا۔ ادارے سے جن اشخاص کی وابستگی ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے بات سخت قابل اعتراض تھی اور اسی بنا پر مجھے 'غالب نامہ' کی ادارت سے علیحدہ ہونا پڑا۔ تفصیل کبھی زبانی ہی [بیان] کر سکوں گا۔ کتابیں جب بھی سہولت سے آسکیں آپ بھیجیں یا میں منگواؤں لیکن اس کے لئے جزع فزع نہ کیجئے اور آج کل تو خاص طور سے۔ مشکل یہ ہے کہ اجمال آپ سمجھتے نہیں تفصیل میں لکھتا نہیں۔ آئندہ آپ مجھے ذاکر حسین کالج کے پتے پر خط لکھئے اور جواب میں دیر ہو تو برا نہ مانیے بچوں کو دعائیں۔ بھابی کو سلام کہیے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۵)

۱۴ر جون ۱۹۷۷ء

۱۲/۳۳۲-بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی

برادرم مکرم، تسلیمات! آپ کا خط ملا ہے۔ شکریہ، میں خود بھی آپ کو خط لکھنے کے لئے بہت دن سے سوچ رہا ہوں لیکن یہاں ایسی مصروف اور سراسیمہ زندگی ہوگئی ہے کہ کچھ بھی نہیں ہو پاتا۔ پچھلے دنوں اپنے thesis میں الجھا رہا۔ مارچ میں داخل کر دیا۔ آئندہ ماہ تک award کا اعلان ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ۔ آج کل دو ایک ضروری اور پرانے project مکمل کرنے میں لگا ہوا ہوں۔ آپ میرے لئے اسلامیات خصوصاً تاریخ اسلام اور تصوف کی کچھ کتابیں بھجوایئے۔ چند کتابوں کے نام لکھتا ہوں۔ اگر اردو انسائیکلوپیڈیا (پنجاب یونیورسٹی) کی جتنی جلدیں چھپ گئی ہوں وہ bound بھیج دیں تو کیا کہنا! (۱) کلیات امیر خسرو: لاہور سے چھپا ہے کئی جلدوں میں ڈی لکس ایڈیشن (۲) فوائد الفواد: ملفوظات حضرت نظام الدین اولیائؒ مرتبہ لطیف ملک صاحب ایم اے ڈی لکس ایڈیشن (۳) تاریخ ادب عربی: لاہور سے تین جلدوں میں۔

ان کے علاوہ ملفوظات کی کتابیں، صوفیا کے تذکرے قدیم متون مثلاً تاریخ فیروز شاہی، سیر الاولیا(امیر خورد کرمانی) اخبارالاخیار (عبدالحق محدث دہلوی) اور ایسی ہی کتابیں اگر چھپی ہوں تو وہ بھجوایئے۔ اسلامیات اور تصوف کی کتابوں کے catalogue بھجوادیں تو انتخاب میں آسانی ہو۔ آپ نے جن دو کتابوں کے نام لکھے ہیں وہ یہاں آسانی سے دستیاب نہیں ہیں محنت کرکے فراہم کی جاسکیں گی خیال رکھوں گا۔ آپ کے لئے بھی کتابوں کا catalogue بھیجوں گا اس میں سے انتخاب کرکے نام لکھ دیجئے گا جو ممکن ہوگا ضرور بھیجوں گا۔ جو کچھ پہنچ جائے اس پر شکر اور جو نہ مل سکے اس پر صبر کرلیجئے گا۔ آپ سے بہت سی باتیں زبانی ہی ہوسکتی ہیں میرا تجربہ یہ ہے کہ تحریر میں مختصر عبارت کو آپ ہمیشہ اُلٹا سمجھتے ہیں اور اشارہ کنایہ آپ کے لئے بے معنی۔ محمد طفیل ایک بزرگوار لاہور میں ہوا کرتے ہیں وہ بھی ناراض ہیں۔ دو خط بہت غصے میں بھرے ہوئے آئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ 'اقبال نمبر' کے لئے دو مضمون لکھو۔ میں نے آج تک اقبال پر دو سطریں نہیں لکھیں! اب ان کی فرمائش پوری کرنا یا یوں کہیے کہ ناراضگی دور کرنے کے لئے بیٹھا ہوا طبع آزمائی کررہا ہوں۔ آپ مجھے جو کتابیں بھیجنا چاہیں وہ ۷؍جولائی تک اس پتے پر بھجوادیں۔ اور لکھ دیں کہ یہ نثار فاروقی کے لئے ہیں۔ جناب زیڈ اے نظامی، ڈائریکٹر ماسٹر پلان کے۔ ڈی۔ اے اسکیم، سید نہم، ریز روایر، مسلم آباد، کراچی نمبر ۵۔

انیس الزمان سلمہ کو دعا کہیے اب تو وہ غالباً B.A میں ہوں گے! ان کے بہن بھائیوں کو بھی دعا اور بھابی کو سلام کہیے۔ ہمارے بچے نجم الہادی (۴ سال) شمیسہ Shumaysa (ساڑھے چار سال) نذر الہادی (اڑھائی سال) اور باسمہ Basima (۸ ماہ) خیریت سے ہیں۔ ان کی ممی بھی۔ باتیں بہت سی لکھنا ہیں لیکن اب خط و کتابت کا سلسلہ پھر شروع ہورہا ہے تو کئی قسطوں میں سب باتیں ہوجائیں گی۔ اور ہاں۔ میری کتاب 'تلاش غالب' کے کچھ نسخے ضرور بھجوادیجئے بہت سے دوستوں کا تقاضا ہے۔

نثار احمد فاروقی

(۱۲۶)

۱۵؍جون ۱۹۷۷ء

برادرم تسلیمات!

آپ کے لئے کچھ کتابیں بھیج رہا ہوں جو بھی اس وقت مل سکیں۔ آپ اس پتے پر کسی کو بھیج کر منگوالیں تو اچھا ہے وہاں کسی کو پارسل کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

Razi Ahmad Rizvi, 11/13 Firdous Colony, Gulistan-e-Baba Farid, Karachi, (Tel: 611810)

نثار احمد فاروقی

(۱۲۷)

۲۶؍فروری ۱۹۷۹ء

۱۳/۲۲۔ فردوس کالونی، کراچی۔

برادرم مکرم، السلام علیکم! میرا پروگرام اچانک کراچی آنے کا بن گیا اور میں ۲۲؍ کو Air سے یہاں پہنچا۔ آپ کا

ٹیلی فون نمبر معلوم نہیں اس لئے ابھی تک یہی سوچتا رہا کہ ٹرنک کال کروں۔ آپ سے ملاقات بہت ضروری ہے۔ میرا پروگرام مختصر ہی ہے۔ ۱۰۔۱۲ مارچ تک دہلی واپس پہنچ جانا ہے۔ درمیان میں ایک دن کے لئے ہوائی جہاز سے لاہور جاؤں گا تا کہ نور چشمی محمد طفیل سلمہ سے ملاقات کرسکوں۔ آپ کو اپنے لاہور کے پروگرام کی اطلاع کس نمبر پر دوں فوراً لکھئے تا کہ آپ بھی لاہور آجائیں اگر کسی وجہ سے میرا سفر لاہور منسوخ ہوا تو پھر آپ سے کراچی میں ملاقات ہو۔ بچوں کو بہت بہت دعائیں اور بھابی کو سلام کہیے۔ آپ کے خط اور ٹیلی فون کا منتظر ہوں گا۔ ٹیلی فون پر میرا صبح ۱۰ بجے تک ملنا یقینی ہے اس کے بعد کے اوقات کا کچھ بھروسا نہیں۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۸)

۲۱ مارچ ۱۹۷۹ء

۸۳۷۔بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی

برادر گرامی، السلام علیکم!

میرا کراچی جانا اچانک ہوا۔ فوراً ارادہ کیا اور فوراً ہی ویزا مل گیا۔ ہوائی جہاز سے پہنچا اور ارادہ ایک ہفتہ ٹھہرنے کا تھا مگر ۲۰۔۲۱ دن رہنا ہوا اور اپنے عزیز و اقارب اور احباب میں ایسا وقت گزرا کہ آپ کو نہ اطمینان سے خط لکھ سکا نہ ٹیلی فون پر بات ہوسکی۔ دن رات جلسے اور دعوتیں اور ملاقاتیں۔ طفیل صاحب سے ۳،۴ بار ٹیلی فون پر بات ہوئی۔ اب میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ دوبارہ صرف لاہور کے لئے آؤں گا اور اس وقت آپ سے بھی ملاقات رہے گی۔ آپ کا پوسٹ کارڈ یکم مارچ کا لکھا ہوا کراچی میں مل گیا تھا۔ سہیل احمد خاں صاحب کے لئے 'طلسم گوہر بار' تلاش کروں گا۔ اگر مل گئی تو اس کا zerox کرا کر بھجوا دوں گا۔ میرا خیال ہے کہ رامپور میں ضرور ہوگی کیونکہ وہاں داستانوں کا ذخیرہ بہت عمدہ ہے مگر photostate کا انتظام نہیں ہے۔ مشفق خواجہ صاحب سے خوب ملاقات رہی اور وہ میرے حال پر بہت مہربان رہے اپنا بہت وقت انہوں نے میرے ساتھ خرچ کیا۔ انجمن کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ وہ کسی مصنف کی رائلٹی ادا کر سکے میں نے اس موضوع پر ان سے بات ہی نہیں کی۔ اب وہ روپے جو آپ نے عنایت فرمائے تھے میں نے آپ کے حساب میں لکھ لئے ہیں جس طرح آپ کہیں وہ کیا جائے گا۔ انیس میاں ماشاء اللہ اب خوب بڑے ہو گئے ہوں گے۔ کون سی جماعت میں ہیں؟ بھابی سے میرا سلام کہیے اور بچوں کو دعائیں۔ خط گھر کے پتے پر لکھتے رہا کیجئے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۲۹)

۳۰ مئی ۱۹۷۹ء

عربیک اینڈ پرشین سوسائٹی، دہلی یونیورسٹی، دہلی

برادر مکرم، السلام علیکم!

آپ کا خط مل گیا تھا۔ میں ۵، ۶ ماہ کے شدید نزلہ زکام میں مبتلا ہوں۔ اس وجہ سے کوئی کام جی لگا کر نہیں کرسکتا طبیعت اکھڑی اکھڑی رہتی ہے۔ آپ نے جو کتابوں کی طویل فہرست بھیجی ہے وہ میں نے محفوظ کرلی ہے اس میں سے جتنی

کتابیں ممکن ہوں گی فراہم کرکے بھیج دوں گا۔ اگر آپ کے لئے آسانی سے ممکن ہو تو میری کتاب 'تلاش غالب' کے چار پانچ نسخے میرے لئے ضرور بھجوا دیں۔ میں آج اجمیر شریف جارہا ہوں۔ وہاں سے ۳رجون کو واپسی ہوگی۔ پھر چند دن دہلی رہ کر امروہہ جاؤں گا اور تعطیل کا زیادہ زمانہ امروہہ میں ہی گزرے گا وہاں کتابوں کا فراہم کرنا دشوار ہے اس لئے دہلی آکر جولائی میں آپ کو پہلی قسط بھیجوں گا۔ بچوں کو بہت سی دعائیں۔ بھابی کو سلام کہیے۔ آپ کا

نثار احمد فاروقی

(۱۳۰)

۸راپریل ۱۹۸۰ء

برادرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا ۲۹رمارچ کا خط ملا جو آپ نے پورے جلال کے ساتھ لکھا ہے مجھے آپ کے جذبات کا اندازہ ہے اس لئے جو تکلیف آپ نے محسوس کی ہے اس میں اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔ اپنی کوتاہیوں پر شرمندہ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرا عذر قبول کرلیں گے۔ معاملہ دراصل ایسا ہے کہ میں اسے خط لکھ کر واضح نہیں کرسکتا۔ مجھ پر جو گزری ہے وہ بس میں ہی جانتا ہوں۔ دوسرے یہاں کی جو مصروف زندگی ہے اس کا تعلق 'بڑے آدمی' ہونے سے نہیں ہے۔ میں یونیورسٹی سے ۲۶ کلومیٹر کے فاصلے پر رہتا ہوں اور آنا جانا ۵۲ کلومیٹر ہوتا ہے اگر کسی شخص کو دہلی کی بسوں میں روزانہ ۵۲ کلومیٹر سفر کرنا پڑتا ہو تو اس کے دل و دماغ کی کیفیت کا آپ اندازہ کرہی نہیں سکتے۔ غصے میں آنا یا جذبات کا اظہار کرنا میرے لئے بھی اتنا ہی آسان ہے جتنا کسی دوسرے شخص کے لئے ہوسکتا ہے پھر یہ کہ میں شہر کے بالکل ایک کنارے پر ہوں۔ یہاں کسی شخص سے سرراہے ملاقات ہونے کا امکان بھی نہیں ہے۔ ذاتی اور متعلقین کے حالات میرے بھی انتہائی کرب انگیز رہے ہیں۔ مگر کیا کریں اس دنیا میں زندہ جو رہنا ہے! مجھے یہ جان کر دلی صدمہ ہوا ہے کہ آپ کی خالہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ بھائی میں کیا کہوں؟ آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا پورا impact مجھ پر ہوا ہے اور شرمندہ ہوں۔ آپ کی خالہ زاد بہن کہاں ہیں اور ان کا کیا پتا ہے۔ یہ آپ مجھے ضرور لکھ بھیجئے۔ بہر حال آپ سے کچھ زبانی گفتگو ہی ہوگی اور مجھے امید ہے کہ آپ میری معذوریوں کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ لیں گے۔ 'دوستی' کسی کی کمزوریوں کو گوارا کرنے کا نام ہے۔ اس سے زیادہ صحیح اور جامع تشریح آج تک نہیں کی گئی۔ میں تو اپنے دوستوں کو 'مجموعی طور پر' قبول کرلیتا ہوں۔ اس لئے ان سے شکایت پیدا نہیں ہوتی۔ آپ سے بھی یہی توقع ہے۔ میں اس وقت کچھ زیادہ لکھ نہیں سکتا اور لکھنا بھی نہیں چاہتا۔ خطوط کی اشاعت کے لئے میں نے اس لئے منع کیا تھا کہ وہ خطوط اشاعت کے لئے نہیں تھے اور اس میں میرے اور آپ کے کرم فرماؤں کے بارے میں کچھ سخت الفاظ بھی ہوسکتے ہیں۔ ابھی یہاں آپ کے ایک کرم فرمانے آپ کا خط چھاپا ہے اور اس پر کوئی نوٹ بھی نہیں دیا جس سے پڑھنے والے پر ظاہر ہے کہ پوری صورت حال واضح نہیں ہوتی۔ میں نے انہیں لکھا کہ اس پر وضاحتی نوٹ ہونا چاہیے تھا تو وہ میرے خطوط کو بھی 'پی گئے'! اور مجھے یہ حرکت اچھی نہیں لگی کہ انہوں نے آپ کا خط آپ کی اجازت کے بغیر چھاپا۔ ایک صاحب نے میرے ساتھ بھی یہی 'کرم' کیا تھا ان کی طرف سے آج تک میرے دل پر غبار ہے۔ رہا یہ ہے کہ کوئی شخص آپ کو 'جھوٹا' ثابت کرنا چاہتا ہے تو وہ شخص کون ہے؟ اور وہ 'جھوٹ' کیا ہے؟ اس کی آپ نے کوئی تشریح نہیں کی۔ میں نے آپ کو کس معاملے میں جھوٹا ثابت کیا ہے؟ وہاں کیا کھچڑی پک رہی ہے مجھے

اس کا علم کیسے ہو؟ وحی کے ذریعے دروازے تو بند ہو چکے ہیں میں یہ جانتا ہوں کہ اس طرح کے مسائل میں خصوصاً جو دیوان کے متعلق ہیں آپ مجھے خط اس طرح لکھیں کہ وہاں سے کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ ورنہ ان سب باتوں کو ملاقات پر منحصر رکھیے۔ آپ نے ڈاک سے کتابیں بھیجنے کو لکھا ہے۔ بھائی میں نے ایک کتاب بھیجی (آپ کو نہیں) اس کی سات روپیہ قیمت تھی اور ۱۹ روپیہ محصول ڈاک پر لگا۔ میری ہمت تو پڑتی نہیں۔ اور آپ کو بھی اس عیاشی کا مشورہ نہیں دے سکتا اگر آپ کسی project کے سلسلے میں میں اس کی ضرورت ہوتی تو یہ بھاری محصول بھی ادا کرتا اور بھیج دیتا محض شوق۔ اچھی بات ہے، مگر اسے 'شوقِ فضول' کہا جائے گا۔ آگے جو آپ کا حکم ہو۔

نثار احمد فاروقی

(۱۳۱)

۱۶/اکتوبر ۱۹۸۱ء

شعبہ عربی، کالی کٹ یونیورسٹی، کالی کٹ، کیرالا

لطیف صاحب، وعلیکم السلام!

آپ کا ۲۵/ستمبر کا خط مجھے دہلی سے ری ڈائریکٹ ہو کر یہاں ملا ہے۔ میں دو ماہ سے کالی کٹ (کیرالا) میں بطور مہمان پروفیسر (عربی) مقیم ہوں، اور ان شاء اللہ نومبر کے آغاز میں دہلی واپس جانے کا ارادہ ہے۔ دشواری یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں ممکنات اور احتمالات کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شدید قسم کی جذباتیت ہے جو کسی عذر کو بھی قبول نہیں کرسکتی۔ میں ۵/مارچ کو اچانک اسلام آباد پہنچا تھا۔ صرف دو دن میں سارے انتظامات کئے تھے۔ وہاں جاتے ہی جن حضرات کو میں نے اپنے پروگرام کی اطلاع دی تھی ان میں سب سے پہلا نام آپ کا تھا۔ دوسرا خط میں نے لاہور سے لکھا اور یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح آپ سے ملاقات ہو جائے تو میں اپنی والی پوری کوشش کروں کہ آپ میرے موقف کو سمجھ سکیں اور میرے عذر کو قبول کرسکیں۔ غالباً ۴ یا ۵/اپریل تک میں پاکستان میں رہا اور آپ کا کوئی خط نہیں ملا اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ نہ ملنا چاہتے ہیں نہ خط لکھنا چاہتے ہیں۔ اب آپ اس خط میں کہتے ہیں کہ طفیل صاحب کی معرفت مجھے خط بھیجا تھا اور یہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مجھے مل بھی گیا تھا۔ یہ آخر کیسے معلوم ہوا؟ مجھے وہاں آپ کا کوئی خط نہیں ملا۔ اگر ملتا تو میں ضرور جواب دیتا۔ رہا حساب کا معاملہ، اس سے مجھے کبھی انکار یا گریز نہیں ہے۔ آپ دہلی یا علی گڑھ میں کسی کو متعین کر دیجئے جسے میں واجبات کی فرد بنا کر دے دوں اور جو کچھ ادا کرنا ہو ادا کر دوں یا اتنی مہلت دیجئے کہ مارچ تک کسی وقت خود لاہور آؤں تو اپنے ساتھ لیتا آؤں اگر آپ کے پاس تیار ہے تو کسی کے ہمراہ دستی بھجوا دیجئے۔ میں اسے بلا چون و چرا تسلیم سر کرلوں گا اس کے لئے آپ مجھے کبھی نادھندہ نہیں پائیں گے تاخیر کا سبب یہ ہے کہ مجھے اپنی پرانی ڈائریاں تلاش کرنا ہوں گی اور ان کی [کذا۔ سے] statement تیار ہو سکے گا۔ آپ تعلق باقی رکھیں یا نہ رکھیں لیکن جو کچھ آپ کا واجب ہے وہ کبھی سوخت نہیں ہوگا وہ ہر حال میں آپ کو ملے گا اس میں دیر ہو سکتی ہے۔ اندھیر نہیں ہے۔ رہا مستقبل کا سوال تو جب تک آپ اس طرح کے تلخی بھرے خط لکھتے رہیں گے تعلقات کا نارمل ہونا ہم دونوں کے لئے عملاً دشوار ہوگا۔ بہر حال فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ خوش رہیں اور آپ کس طرح خوش رہ سکتے ہیں۔ یہ آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے اس سے پہلے خط میں بھی مجھے میرے خطوط کی دھمکی دی تھی اور اس میں بھی ایسا لکھا

ہےاس سے مجھے صرف شدید صدمہ ہوتا ہے کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو کتنا غلط سمجھا تھا۔ اگر میں گھٹیا آدمی ہوں تو آپ کو اپنی بلند سطح پر رہنا چاہیے تھا۔ بہرحال میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ آپ ان خطوط کی اشاعت یا فروخت یا جس طرح جو کچھ کرنا چاہتے ہوں وہ شوق سے فرمائیں صرف مجھ سے اس کا تذکرہ نہ کریں۔ اس لئے کہ میں اس طرح کے انتقامی جذبات سے خود کو ہمیشہ خالی رکھنا چاہتا ہوں۔ اور اسے گوارا نہیں کرتا کہ جس شخص سے ایک طویل عرصے تک دوستی اور محبت کا رشتہ رہا ہے اب میں اس کے لئے اپنے دل میں نفرت کے جذبات کی پرورش کروں۔ آپ یقین کریں کہ مجھے ذرا بھر شکایت نہیں ہوگی نہ کوئی ملال ہوگا نہ خدا کے فضل و کرم سے ان باتوں سے میرا کچھ بگڑے گا۔ آپ کو اگر تعلقات باقی رکھنا ہیں تو میں سو فی صدی وہی ہوں جو پہلے تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بیس سال کے عرصے میں آپ ایک دن کے لئے بھی تصورات کی دنیا سے نہ نکال سکے جو یہ دیکھتے کہ میں کیسی زندگی گزارتا رہا ہوں۔ آپ شاید تصورات کی دنیا میں زیادہ رہے ہیں اسی لئے بہت جلدی محبت کر لیتے ہیں اور پھر ایسی ہی عجلت سے اسے نفرت میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ میں نے واضح لفظوں میں آپ سے معذرت کی تھی اور آپ مجھے عربی کے عالم ہونے کا طعنہ دیتے ہیں، میں نے عربی میں صرف اتنا پڑھا ہے کہ 'معذرت کو صرف شریف آدمی قبول کیا کرتے ہیں'۔ ''العذر عند کرام الناس مقبول''۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا بیکار ہے۔ اپنے بچوں کو میری دعائیں اور بھابی صاحبہ سے تسلیمات کہیے۔ والسلام!

نثار احمد فاروقی

(۱۳۲)

۱۴/دسمبر ۱۹۸۱ء

شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی، دہلی-۶

محبِ مکرم، تسلیمات! ابھی چند روز ہوئے ڈاکٹر عابد پشاوری جموں سے دلی آئے ہوئے تھے۔ انہیں یہاں کسی نے اردو کا رسالہ (شانِ ہند) دیا کہ اسے آپ پڑھیں۔ انہوں نے جموں جا کر مجھے خط لکھا کہ بھائی کالی داس گپتا رضا سے کیا عداوت ہے؟ میں کچھ نہ سمجھا کیونکہ وہ رسالہ میں نے نہیں دیکھا تھا۔ آج پریم پال اشک صاحب نے وہ شمارہ مجھے دیا۔ اسے پڑھ کر مجھے افسوس ہوا کہ اس سے خواہ مخواہ میرے اور آپ کے درمیان عداوت پیدا کرنے کی سوچی سمجھی کوشش کی گئی ہے۔ میں مارچ کے پہلے ہفتے میں پاکستان گیا تھا اور وہاں مسلم علماء کی بین الاقوامی کانفرنس میں شریک بھی ہوا تھا۔ کانفرنس میں ۲۱۳ نمائندے تھے۔ ہندستان سے ۸ یا ۹ تھے۔ براہ راست اردو سے تعلق رکھنے والے شاید ۱۵-۲۰ سے زیادہ نہ ہوں گے اور وہاں کا پروگرام اتنا بندھا ہوا تھا کہ ہمیں ہوٹل اور کانفرنس ہال کے سوا کہیں جانے کا قطعاً موقع نہیں ملا۔ نہ وہاں کسی سے آپ کا کوئی تذکرہ ہوا۔ البتہ جب میں لاہور میں تھا تو 'نقوش' کے دفتر میں ۴،۵ حضرات موجود تھے (جن میں آپ کے مکتوب نگار ہرگز نہیں تھے ان کا کوئی رپورٹر رہا ہوگا) وہاں برسبیلِ تذکرہ میں نے یہ ضرور کہا تھا کہ سید جمیل الدین صاحب بمبئی میں ایک بزرگ تھے وہ اپنی زندگی میں کتب خانہ فروخت کرنا چاہتے تھے لیکن کسی نے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کیا۔ اسے کالی داس گپتا رضا صاحب نے خرید لیا اور خود اس میں اضافہ کیا تو اب ان کے پاس کتابوں کا بہترین ذخیرہ موجود ہے۔ جس سے انہیں اپنے تحقیقی کاموں میں مدد مل رہی ہے۔ اس گفتگو کا context اور اس کی spirit آپ کی مذمت کرنا ہرگز نہیں تھا بلکہ یہ بات اس سلسلے میں نکلی تھی کہ 'نسخہ امروہہ' کو اس وقت غالب اکیڈمی جیسے ادارے نے نہیں خریدا، اور ہاتھ میں آنے کے بعد واپس کر دیا۔ حافظ محمود شیرانی کا ذخیرہ پنجاب

یونیورسٹی لاہور نے دس ہزار روپے میں خرید لیا تھا تو اس وقت senate میں بڑی گرما گرم بحث ہوئی تھی کہ یہ اقربا پروری favouritism کے مترادف ہے، آج وہ پاکستان کا سب سے قیمتی ذخیرہ مانا جارہا ہے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ہم علم وتحقیق کا نام لیتے ہیں مگر علمی اور تحقیقی مزاج نہیں رکھتے۔ اس لئے کبھی بروقت صحیح فیصلہ نہیں کرتے اور دوسروں کے صحیح فیصلوں کے مثبت نتائج دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے کہ آئندہ کے لئے علمی چیزوں کی قدر و قیمت پہنچاننے میں ہوشمندی سے کام لیں۔ اب خدا جانے 'راوی' نے کیا سنا اور کیا سمجھا اور اسے جان بوجھ کر مسخ کر کے آپ کے مکتوب نگار تک پہنچایا اور انہوں نے اس بات کو بتنگڑ بنا کر آپ سے اپنے مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا۔ مجھے خدا کے فضل سے کسی سے.............. (خط کا باقی حصہ ضائع ہوگیا ہے۔)

نثار احمد فاروقی

حواشی:

۱۔ تبادلہ ۱۹۶۸ء میں ہوا۔

۲۔ مصنف شاہد احمد دہلوی

۳۔ باقر صاحب سے مراد سید سجاد باقر رضوی ہیں ان کی کتاب کا صحیح نام "مغرب کے تنقیدی اصول" ہے۔

۴۔ ڈاکٹر سجاد باقر رضوی کے شاگرد۔ باقر صاحب نے ایک اشاعتی ادارہ بنایا تھا جس کا مقصد ادبا وشعرا کو پبلشرز کی لوٹ مار سے بچانا تھا۔ یہ ادارہ زیادہ دیر نہ چل سکا کیوں کہ ولید میر نے باقر صاحب کو دھوکا دیا تھا۔

۵۔ خان صاحب نے چھبیس دن ڈیرہ غازی خان اور چند ماہ مظفر گڑھ میں پڑھایا۔ ۱۹۶۸ء کے آخری ایام میں ان کا تبادلہ ملتان ہوگیا۔

۶۔ خان صاحب کے والد نے انتقال کے وقت دو ہزار روپے چھوڑے تھے جو ان کے برادر نسبتی ابراہیم خاں کی معرفت نثار احمد فاروقی کو دیے گئے کہ ہر ماہ دس یا پندرہ روپے ان کی خالہ کو بھیج دیا کریں۔ فاروقی صاحب نے خاں صاحب کے مطابق: "فاروقی صاحب نے دو تین مرتبہ رقم بھیجی اور باقی رقم دبالی"۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ڈاکٹر اطہر حسن صدیقی کے نام خط انشائے لطیف جلد دوم مرتبہ عارف ثاقب۔

۷۔ سیفیہ کالج بھوپال میں اردو کے پروفیسر تھے۔

۸۔ نثار احمد فاروقی مرحوم محمد طفیل مدیر 'نقوش' سے رقم حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۹۔ خاں صاحب کا خیال ہے کہ یہاں نثار احمد فاروقی دروغ گوئی سے کام لے رہے ہیں۔ مرحوم محمد طفیل مدیر 'نقوش' ناراض نہیں تھے۔ وہ تو فاروقی صاحب کی طالب علمی کے زمانے سے ان کی مالی مدد کر رہے تھے۔ جب فاروقی صاحب لائبریری میں کلرک تھے ان دنوں بھی طفیل صاحب نے ان کی مالی مدد کی۔ طفیل صاحب فاروقی صاحب کی علمیت کے قدردان تھے۔

۱۰۔ مرحوم انوار انجم گورنمنٹ کالج سرسید روڈ معروف بوسن روڈ (آج کل ایمرسن کالج) ملتان میں اردو کے لیکچرر تھے۔

۱۱۔ خاں صاحب کے خیال میں فاروقی صاحب مخطوطے سے زر و مال کمانا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر اس مخطوطے کو کسی نے شائع کر لیا تو انھیں مالی نقصان ہوگا۔

۱۲۔ خاں صاحب کے مطابق یہ صریحاً غلط بیانی ہے۔ انھوں نے تو انجمن ترقی اردو کراچی، اقبال اکیڈمی لاہور، مجلس

ترقی ادب لاہور، اور مقتدرہ قومی زبان کی کتابیں گوشہء رشید احمد صدیقی آزاد لائبریری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو بھیجتے رہے ہیں۔

۱۳۔ لطیف الزماں خاں کے سب سے چھوٹے بیٹے کلیم الزماں خاں کا ڈاکٹر کی بے احتیاطی کی وجہ سے انتقال ہو گیا تھا۔

۱۴۔ عبدالقدیر تاجر پیشہ تھے۔ ابراہیم خاں برادرِ نسبتی لطیف الزماں خاںؒ کے دوست تھے۔

۱۵۔ جلال الدین صاحب نے دیوانِ غالب نسخہء امروہہ کے بارے میں مضمون لکھا تھا۔ ان کا مضمون الہٰ آباد کے کسی رسالے میں شائع ہوا تھا۔

۱۶۔ نوازش رضوی، نثار احمد فاروقی صاحب کے دوست تھے۔

۱۷۔ خاں صاحب کا کہنا ہے کہ اکبر علی خاں نے دیوانِ غالب نسخہء عرشی زادہ کے آف پرنٹ نہیں بھیجے۔ انھوں نے ایک شرائط نامہ حکیم نبی احمد خاں سویدا کو بھیجا تھا جو لطیف الزماں خاں اور طفیل مرحوم صاحب نے پڑھ کر سنایا، چھونے بھی نہیں دیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: دیوانِ غالب نسخہء امروہہ، رودادِ اشاعت از لطیف الزماں خاں مطبوعہ طلوعِ افکار، کراچی۔

۱۸۔ لطیف الزماں خاں کے بقول دیوانِ غالب نسخہء امروہہ کے تریسٹھ صفحات طفیل صاحب کو انھوں نے فراہم کیے تھے اور یہ فوٹو گرافز ابراہیم خاں نے فوٹو گرافر سے دہلی میں پانچ سو روپے میں خریدے تھے۔ نثار احمد فاروقی اور اکبر علی خاں دونوں نے عکس بنوائے اور فوٹو گرافر کو رقم ادا نہ کی۔

۱۹۔ خاں صاحب کا مؤقف ہے کہ یہ سب غلط ہے۔ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔

۲۰۔ توفیق احمد پرانی کتابوں کے تاجر تھے۔ نثار احمد فاروقی انھیں قصائی کہتے تھے۔ لطیف الزماں کے مطابق نثار احمد فاروقی نے جعل سازی کے لیے انھیں استعمال کیا اور اپنا بنایا ہوا مخطوطہ ان کے ذریعے منظرِ عام پر لائے۔

۲۱۔ فاروقی صاحب نے صرف ایک یا دو بار خاں صاحب کی خالہ کو پیسے بھیجے اور پھر یہ پیسے نہ بھیجے۔ اب وہ یہ سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی اطلاع دے رہے ہیں اور اجازت مانگ رہے ہیں۔

۲۲۔ نثار احمد فاروقی نے دورانِ سفر جب وہ کراچی سے لاہور جا رہے تھے اور لطیف الزماں خاں ملتان سے ساتھ روانہ ہوئے تو انھوں نے بتایا کہ انجمن ترقیِ اردو ڈاکٹر گیان چند جین کو تین سو روپے دینا چاہتی ہے۔ آپ مجھے یہ رقم دے دیں۔ انجمن آپ کو ادا کر دے گی۔ بعد میں لطیف صاحب نے گیان چند جین کو لکھ کر معلوم کیا کہ انھیں پیسے مل گئے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ پیسے مجھے نہیں ملے۔ لطیف صاحب نے مشفق خواجہ صاحب سے پیسے طلب کیے تو انھوں نے کہا کہ انجمن کا طریقہ یہ نہیں جس کے پیسے ہیں وہ خود آ کر لے یا وہ اجازت دے تو پھر ان کی اجازت سے کسی کو دیے جا سکتے ہیں۔ فاروقی صاحب نے وہ رقم اپنے استعمال میں لے لی اور گیان چند کو نہ دی۔ اس بات کی تصدیق فاروقی صاحب کے خط مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۹ء سے بھی ہوتی ہے۔

۲۳۔ مرحوم وقار عظیم صاحب نے لطیف الزماں خاں کو پی ایچ۔ ڈی کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مقالہ لکھنے کی اجازت دلوا دی تھی۔ میں نے وہ اجازت نامہ خاں صاحب کے کتاب خانے میں دیکھا ہے لیکن اپنی مصروفیات کے باعث وہ مقالہ نہ لکھ سکے۔

۲۴۔ فاروقی صاحب چاہتے تھے کہ ان کی کتاب 'تلاشِ غالب' مشفق خواجہ صاحب فروخت کریں اور فاروقی صاحب جو تین سو روپے ڈاکٹر گیان چند جین کے نام پر لے گئے تھے، اس طرح ادا ہو جائیں۔

۲۵۔ عاصی کرنالی ۱۹۲۷ء میں کرنال میں پیدا ہوئے ہجرت کر کے ملتان آئے اور ملتان کو اپنا مسکن بنالیا۔ اردو اور فارسی میں ایم۔اے کیا۔ 'اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر' کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھا۔ بحیثیت استاد مختلف سکولوں میں پڑھایا۔ پھر اردو کالج سے وابستہ ہو گئے۔ بعد ازاں گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ گورنمنٹ ملت کالج میں پرنسپل تعینات ہوئے اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی تدریس سے وابستہ رہے انھوں نے غزل، نظم حمد، نعت، سلام، منقبت اور مرثیہ میں طبع آزمائی کی۔ ۱۹ کتابیں تصنیف کیں جن میں ۱۱ شاعری کی ہیں۔ نعت میں 'نعتوں کے گلاب' غزل کا مجموعہ 'چمن'، مضامین کا مجموعہ 'چراغ نظر' افسانوی مجموعہ 'چہرہ چہرہ ایک کہانی' قابلِ ذکر ہیں۔ ۲۰ جنوری ۲۰۱۱ء کو ملتان میں وفات پائی۔

۲۶۔ فاروقی صاحب، سید قدرت نقوی کو درماندہ محقق کہتے تھے۔

۲۷۔ سید قدرت نقوی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۸۔ عارف شاہ گیلانی نے غالب کی فارسی شاعری پر انگریزی میں پی ایچ۔ڈی کا مقالہ تحریر کیا تھا۔

۲۹۔ افتخار حسین صاحب کے صاحب زادے۔ انھوں نے نگارشات قائم کیا تھا۔

۳۰۔ اکبر علی خاں عرشی زادہ مراد ہیں۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

نوٹ: (نثار احمد فاروقی صاحب کے اصل خطوط لطیف الزماں خاں صاحب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ان خطوط کی نقل میرے پاس موجود ہے۔)

۱۔ انجم، خلیق، (دسمبر ۲۰۰۴ء)، ''مکتوب''، طلوع افکار، کراچی۔

۲۔ ثاقب، عارف، (مرتب: ۲۰۱۰ء)، ''انشائے لطیف (خطوطِ لطیف الزماں خاں)''۔ جلد دوم، ملتان آرٹس فورم، ملتان۔

۳۔ چند، گیان، (اکتوبر ۱۹۹۸ء)، ''خودنوشتہ دیوانِ غالب اور الزام جعل سازی''، کتاب نما، دہلی۔

۴۔ خاں، لطیف الزماں، (مارچ، اپریل ۱۹۸۹ء)، ''دیوانِ غالب بخط غالب (روداد اشاعت)، طلوع افکار، کراچی۔

۵۔ ایضاً، (دسمبر ۲۰۰۴ء)، ''مکتوب''، طلوع افکار، کراچی۔

۶۔ ذبیح، فرح، (مرتب: ۲۰۰۳ء)، ''نادر ذخیرہ غالبیات''، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

۷۔ فاروقی، نثار احمد، (اگست ۱۹۹۰ء)، ''دیوان غالب بخط غالب (روداد اشاعت)''، کتاب نما، نئی دہلی۔

۸۔ ایضاً، (ستمبر ۱۹۹۰ء)، ''دیوان غالب بخط غالب (روداد اشاعت)، طلوع افکار، کراچی۔

۹۔ ایضاً، (جنوری ۲۰۰۵ء)، ''ادبی کوائف: ایک نظر میں''، اردو دنیا، نئی دہلی۔

۱۰۔ ایضاً، ''دروج خودی سرائیم''، اردو دنیا، نئی دہلی۔